ع ۲۷۲
انذار العباد
ایقاظ المخطی ع ۲۷۳

ومن یتولہم منکم فاولئک ہم الظالمون

اس عجالہ مین قابل دید علماء و فضلاء جواب باصواب ہے حافظ عبد العزیز صاحب رحیم آبادی کے اون اعتراضات واہیات پر از جہالت کا جو انہون نے محمد ثناء اللہ کی طرفداری و مددگاری و خدمتگاری مین اگر ناحق بوجہ جناب جامع الکمالات الفنونیہ بحر العلوم العقلیہ والنقلیہ حاوی الدلائل الاصولیہ والمسائل الفروعیہ مولانا مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کے اجابت نامہ چیلنج محمد مذکور پر وارد کئے ہین ناظرین کو صاف معلوم ہو جائیگا کہ رحیم آبادی صاحب کا جو کچھ شہرۂ علم و فضل ادہر ادہر تہا وہ بانگ دہل تہا دوسرا وہ ثالث من الملاحدۃ الثلاثہ ہین ومن یتولہم منکم فانہ منہم ان اللہ لا یہدی القوم الظالمین

انذار العباد

من

تولی اہل الالحاد

ملقب بہ

تنویر البلاد

بکشف

ظلام الفساد

از تصنیف

خاکسار امیدوار رحمت پروردگار محمد فقیر اللہ عفا اللہ عنہ وعافاہ

در مطبع کریمی واقع مدراس طبع گردید

۱۳۳۳

ثناء اللہ کیطرح اگر ہم بھی تعاریظ لکھنی چاہیں تو دس سے بڑھکر لوگون کی تعریظین لنبی چوڑی لکھہ سکتے ہین لیکن اس سے کیا حاصل لہذا ہم فقط ایک عالم باللہ کی تعریظ پر جو قائم مقام ایک عالم کی تعاریظ کے ہے اکتفا کرتے ہین وہ کون ہین؟ جامع علوم عقلی و نقلی حاوی فنون فروعی و اصولی حق گو حق بین عالم باللہ سیف اللہ قاطع دابر الملحدین ضارب عنق زندقۃ الزندیقین المفسدین فی الدین المتین **جناب مولانا و بالفضل اولانا قاضی مولوی عبد الاحد** صاحب خانپوری حال وارد راولپنڈی محلۂ تالاب پختہ مصنف کتاب مستطاب دابۃ الارض جو ملاحدہ خصوصاً ثناء اللہ کے رد مین جامع مطول و کافی مفصل عقائد فاسدہ ثنائیہ الحادیہ و کفریہ ہے اور وہ اپنے باب مین بے نظیر ہے جسکا مطالعہ ہر عالم و عامی اور ہر فاضل و جاہل کو ضروری ہے اور اوسکے دو حصہ ہین اور ۱۲ ار قیمت سے پتہ مذکورہ بالا سے ملتی ہے غرضکہ حضرت مولانا ممدوح بعد حمد و صلوۃ ارقام فرماتے ہین کہ ”آپکے رسائل ملاحدہ ثلثہ کے رد مین نہایت عجیب ہین جیساکہ آپ ان بے ایمانونکا تعاقب کرتے ہین ایسا کوئی نہین کرسکتا باوجود ضعف و بیماری و اشتغال کثیرہ کے جزاکم اللہ فی الدارین خیراً عنا و عن سائر المومنین۔ امید نہین کہ ان سے جواب ان کا ہو سکے کیونکہ کشمیری تو جاہل ہے اور غازیپوری عثمی اور رحیم آبادی بھی اصول و عقائد اہل سنت سے جاہل ہین ان کی عمرین فقط بحث تقلید اور آمین رفع الیدین و قراۃ خلف الامام وغیرہ فروعات مین گزر گئین اور اصول ایمان نہ انہون نے کسی سے سیکھے اور نہ پڑھائے اور باوجود اسکے خود رائی اور تکبر نے اون کو حقائق ایمانیہ اور معارف یقینیہ حقانیہ کے سمجھنے سے دور پھینکدیا فضلوا واضلوا ضلالا بعیدا فلا یستطیعون سبیلا یہ لوگ بڑے فتنہ انگیز ہین۔ بے شک ضرر انکا مرزائیون چکڑالویون سے بڑھکر ہے انہون نے کفار کے علوم کے ساتھہ فخر کیا جو اجزا ہین فلسفۂ یونانی کے اور انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے علوم کو بے قدر جانا لہذا وہ نفاق کے فتنہ مین پڑگئے الا فی الفتنۃ سقطوا پھر اون کے نزدیک ابوبکر اور عمر اور مہاجرین و انصار رضی اللہ تعالی عنہم و ارضاہم اجمعین کی کیا قدر ہوگی جنہون نے ان خرافات کو سنا بھی نہ تھا فلما جاءتہم رسلہم بالبینات فرحوا بما عندہم من العلم اللہ عزوجل انکو ہدایت کرے اگر ہدایت اون کی مقدر ہو تو ورنہ اون کو صفحۂ ہستی سے نیست کرے آمین مقلدون کا ہرگز اتنا ضرر نہین ہمکو پہونچا جتنا ان منافقون کا پہونچتا ہے ان کا اور نیچریون مرزائیون چکڑالویون کا ایک ہی اصل ہے اور رسالہ کشف الغطاء خاکسار نے نہین دیکھا براہ مہربانی ارسال فرماوین تاکہ اس سے محظوظ ہون اوسکے بعد رسالہ مطلوبہ آپکی خدمت بابرکت مین بھیجا گیا اور عریضہ ارسال کیا گیا پھر آپنے جو عنایت نامہ روانہ کیا اوس مین یہہ بھی مرقوم تھا کہ ”رسالہ کشف الغطاء کو من اولہا الی آخرہا بغور دیکھا جزاک اللہ فی الدارین خیراً آپنے نہایت عمدہ لکھا ملاحدہ کا ایسا ہی رد دندان شکن چاہیے انتہی اب اوسکے بعد مناسب بلکہ ضروری ہے کہ مولانا مولوی قاضی عبد الاحد صاحب خانپوری کی تحریر تعریظی سے جو رسالہ ایقاظ المخطی پر لکھی گئی ہے چند کلمات ضروریہ مفیدہ یہان بھی نقل کئے جائین عبرۃ لاولی

لاابصار آپ فرماتے ہین کہ یہہ لوگ اعنی ثناء اللہ کشمیری وحافظ عبداللہ صاحب غازیپوری وامثالہما باب اور دہلیز ہین واسطے
اہل الحاد وزیغ وزندقہ کے اور اصل الاصول مین تمام فرق ضالہ کے ساتہ متفق ہین اگرچہ اکثر یا بعض فروع مین اون سے
مخالف ہین اور وہ اصل انکار ترک سنت وجماعت ہے یعنی مخالفت سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخلفاء راشدین
رضی اللہ عنہم اجمعین اور مخالفت جماعت وخیر القرون کی۔ قیاس کرو ثناء اللہ کے حال کو کہ ہدایت کو باوجود وضوح دلائل
وبراہین کے اور باوجود کوشش علماء اہل سنت والجماعت کے ہرگز قبول نہین کرتا اصل انکا اتباع متشابہات اور الحاد فی المحکمات
اور اعراض از سلف امت وائمہ امت ہے اور انفرادات انکے صریح البطلان ہین بہ بداہۃ عقل قبل اسکے کہ اون کے ابطال
مین استعمال رویہ وفکر کا کیا جاوے کیونکہ اسلام وہ ہے جسکو بکمالہ وتمامہ اللہ عزوجل نے بواسطہ جبرئیل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ
وسلم پر نازل فرمایا اور اون سے اون کے شاگردون نے سیکہا وہلم جرا اور سوائے اسکے جو قول یا عمل یا عقیدہ ہے وہ جاہلیت مین
داخل ہے کیونکہ زمانہ قبل اسلام کو زمانہ جاہلیت کہتے ہین جسکو اسلام منزل نے باطل کیا پس یہان دو ہی چیزین ہین اسلام اور
جاہلیت تیسری کوئی چیز نہین اسی واسطے امام احمد فرماتے تہے ایاک ان تتکلم فی مسئلۃ لیس لک فیہا امام اور فرماتے تہے
کیف اقول ما لم یقل اور امام شافعی فرماتے ہین ولم نخرج من اقاویلہم (الصحابۃ) کلہم اور محال ہے کہ یہ مبتغین غیر الاسلام دینا
زائغین حق کو پہونچ جائین اور وہ مقدسین محروم رہین اور یہہ بغیر واسطہ وذریعہ سلف صالحین کے ہدایت کو پالین امام
اہل السنۃ شیخ الاسلام قدس اللہ روحہ نے منہاج جلد ۳ صفحہ ۶۶ مین فرمایا ویمتنع ان یکون لاحدہم علم من جہۃ الرسول
ما یخالف الصحابۃ والتابعین لہم باحسان الی قولہ وکل قول قیل فی دین الاسلام مخالف لما مضی علیہ الصحابۃ والتابعون
لم یقلہ احد منہم بل قالوا خلافہ فانہ قول باطل انتہی اور قبل ازین فرمایا فان الہدی یدور مع الرسول حیث دار ویدور
مع اصحابہ دون اصحاب غیرہ حیث داروا اور منہاج جلد ۳ ص ۱۴۱ سطر ۳۲ مین فرمایا وکل من اہل السنۃ والحدیث
فلا ینفرد عن ائمۃ الحدیث بقول صحیح الی قولہ رح ولہذا سمی اہل البدع اہل الشبہات الخ اور ص ۱۴۳ جلد ۳ سطر ۱۹ مین
فرمایا وان کل طائفۃ سوی اہل السنۃ والحدیث المتبعین آثار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا ینفردون عن سائر طوائف
الامۃ الا بقول فاسد لا ینفردون قط بقول صحیح وکل من کان عن السنۃ ابعد کان انفرادہ بالاقوال الباطلۃ والافعال
الباطلۃ اکثر انتہی اسیواسطے انفرادات ثناء اللہ اور حافظ عبداللہ کے ساتہ اقوال باطلہ کے بہت ہین اور منہاج
جلد ۳ صفحہ ۴۴ سطر ۲۵ مین فرمایا لکن المقصود من کل طائفۃ سوی اہل السنۃ والحدیث المتبعین لآثار النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لا ینفردون عن سائر الطوائف بحق انتہی پس ثابت وظاہر ہوا کہ تمام انفرادات اون کے باطل ہین اور
جاہلیت کے شاخین ہین ورنہ لازم آئیگا جہل وضلال سابقین اولین کا اور علم وہدایت ان ملحدین کا اور یہ کہ خیر القرون
نہ ہون اور یہہ ملاحدہ اون سے افضل واہدی واعلم اور یہہ محال وممتنع ہے دیکہو منہاج السنۃ جلد رابع ص ۲۰۳ پس
الحمد للہ ہزار ہزار شکر ہے کہ اللہ عزوجل نے ان مبتدعین زائغین مبتغو الفتنۃ ملاحدہ محدثین کے مقابلہ کے واسطے

آپکو قایم کیا اس زمانہ فتنہ مین جسمین منافقین جو اہلحدیث و اہل سنت نہین بلکہ اون کے مخالف ہین اہلحدیثین بتعریب داخل ہوگئے ہین اور آپکو ان کی تمیز و تبیین کے واسطے متعین فرمایا جزاک اللہ فی الدارین خیرًا اللہ عزوجل ہمکو اور آپکو اخلاص نیت عطا فرماوے آمین

کتبہ اضعف العباد و اعجزہم عبد الاحد خانپوری عفا اللہ عنہ

از شہر راولپنڈی محلہ تالاب پختہ

مخفی مباد کہ بعد ازین خالی از مناسبت ولطافت نیست کہ مضمون کالدر المکنون راکہ جناب ابو تراب مولوی عبد الغنی صاحب جودہپوری بروفق حال دجال وملحد بلا مقال نزد ما فرستادہ اند ذکر کردہ شود تا کہ عبرت گیران ازان عبرت گیرند واز پنجہ شیر ملحدان رہائی یابند

بحضور حضرت مولانا المعظم مولوی محمد فقیر اللہ صاحب لازالت شموس افاضاتہم بازغۃ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ . نامہ نامی صحیفہ گرامی با دان محمود و زمان مسعود مع رسائل ضروریہ مفیدہ ورود میمنت آمود فرمود سر احقر را باوج عزت افراشت و احقر را معزز و ممتاز ساخت فجزاکم اللہ احسن الجزاء اللہ اللہ ماچہ قدر بخواب غفلت رفتہ ہمگی متاع و حوائج را بمیدان انداختہ چنان بے خبر و بے ہوش شدہ بودیم کہ سارق سفاک [ملحد جدید ۱۲] بے رحم و بے باک بخوشدلی کامیاب شدہ و خوب خوب قطع و برید کردہ ناصح مشفق [مولانا المعظم مولوی محمد فقیر اللہ صاحب دام مجدہم ۱۲] کہ این احوال بر منوال خانہ خرابی و بربادی ما دیدہ بباعث غیرت و حمیت و ہمدردی ضبط نیاوردہ توکلا بر خدا بہمت مردانہ بمیدان در آمد و مقابلہ با ظالم سفاک کردہ نعرہ بشدت بروزد کہ ظالما از ینجا برو و غافل از عاقبۃ الامور مشو ؎ از مکافات عمل غافل مشو ؛ گندم از گندم بروید جو زجو ؛ سفاک بسوئے ناصح دید و خندید کہ از کجائی و چرائی این نخچیر گاہ من ہست ناصح مہربان اخلاص نشان ہمہ را بیدار نمودن گرفت کہ خفتگان بیدار شوید و غافل مشوید کہ گرگے بصورت بزرگے میان شما افتادہ خرابیہا پیدا و ہویدا کردہ ہست طائفۂ از انمیان بیدار و خبردار شدہ بنصرت ناصح مقابلہ اش کردہ طائفۂ از انمیان خسران نشان بغفلت ماند ناصح مہربان تودہ بنیان باز ہمگنانرا بیدار نمودن گرفت بسے از انمیان بہ بدگفتن و دشنام دادن گرفتہ و باز بخواب غفلت رفتہ و بعضے بجائے سفاک با ناصح جنگ کردن آغاز نمود و بعضے از انمیان ہمکلام سفاک بیباک شدند و گفتند کہ کیستی و چرائی گفتہ کہ خطرہ مدارید بدرقہ نیستم محافظ و بہی خواہ شما ہستم ناصح ندا در داد کہ بدرقہ ہست غافل مباشید ہوشیار شوید مبادا سم بضم شیرینی اخلاق ظاہری و چرب لسانی شما را نوشاند و کار تمام کردہ برود و متاع ایمانی را بغارت ببرد معاملہ ہمین طور ہست خداوند کریم رحیم برامت مرحومہ رحم وکرم فرماید و شر نفوس و شرور شیاطین را برباید و شخصے از غیب برون آید و کارے بکند والسلام

احقر ابو تراب مدرس مدرسۂ فیض محمدی جودہپور

اطلاع عام

جسکا مطالعہ قبل مطالعہ کتاب ہذا کے ضروری ہے

ناظرین کتاب ہذا کو چاہئے کہ پہلے ضمیمہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۱۵ء مصنفہ مولوی عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی کے
ملاحظہ سے فارغ ہو کر اس کتاب کو شروع کریں آپکو معلوم ہو جاویگا کہ آجتک کسی شخص نے سوائے ان کے پیر مولوی ثناء اللہ کے عالم پیر اہلحدیث
کہلا کر ایسی پوچ لچر باتیں پر از جہل خلاف تہذیب و ادب انسانی یا خاندانی نکی ہونگی پھر مریدان مولوی ثناء اللہ اوسکی تصدیق
و تائید کرنا اور آیۃ جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا سے دلیل پکڑنا اس بات پر کہ فخر ہندوستان بلکہ فخر کل عجم و عرب بحر العلوم النقلیۃ
والعقلیۃ جناب مستطاب مولانا مولوی **ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی** زادہم اللہ تعالیٰ مجداً و عزاً و شرفاً کا رحیم آبادی
صاحب کو واعظ لکھنا ایسا بڑا گناہ ہوا جسکی سزا وہی برابر و مثل یہہ ہے جو رحیم آبادی صاحب نے اس ضمیمہ میں دی ہے اور وہ دیسی
گالیاں ہیں جو کوئی اجہل سے اجہل و ارذل سے ارذل نہ دیگا پھر طرفہ یہہ کہ جناب حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری جو فرشتہ سیرت کہلاتے
ہیں اتنے اور ایسے منکرات پر ساکت و صامت ہیں اور اس بری مثل سے نہیں ڈرتے ہیں جو حدیث میں وارد ہے کہ الساکت
عن الحق شیطان اخرس اور یہی حال ہے اس ہماری پارٹی ثنائی و غازیپوری کا اور تمام ناظرین اخبار برعکس نام اہلحدیث کا کہ کسی بندہ
خدا نے ذرا بھر داد انصاف نہیں دیا اور ایک کلمہ خیر کسی کے قلم انصاف رقم سے صاف طور پر نہیں لکھا گیا کہ یہہ کیا ظلم و ستم بے مثل ہے حالانکہ تم ہی تو
دوسروں پر وہی کذباً و بہتاناً) گالیاں دینے کی ہمیشہ سے شکایت کیا کرتے ہیں اسکے علاوہ آیت کو بے محل بلکہ مقام المحل مثل
تاویل ابطل پر لایا گیا جس سے کذب صریح و بہتان قبیح بر کلام افصح کل فصیح لازم آتا ہے جو مستلزم ہے کفر کو لیکن ایسے جری علی الکذب اور
اوسکے یاروں کو جنکا روز و شب کا شغل یہی ہے کہ حق کی خونریزی اور اہل حق کی آبروریزی میں عرقریزی کیجاوے اور اگر کسی کے
پاس ضمیمہ اخبار مذکور نہیں ہے اور کہیں سے میسر بھی نہیں ہوسکتا ہے تو اوس ضمیمہ کی چند گالیاں کو جو بطور نمونہ کے نقل کیجاتی ہیں دیکھہ
لیں اور ہمیں بھی غور کر لیں کہ کیسے فاضل اجل عالم اکمل بے بدل مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب کے شان عالی میں استعمال کیگئی ہیں جسکی آج
کل جہات متعددہ سے نظیر نظر نہیں آتی ہے جس سے معلوم ہوا کہ رحیم آبادی صاحب ہی سب و شتم و ظلم و ستم میں بے نظیر ہیں

نمونہ شرافت و تہذیب و ادب مولوی عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی

(۱) آپ کے لئے ایک جوڑا بھی ریل گاڑی میں جگہ سے نہیں اٹھتا (۲) جھوٹا ہے جھوٹا ہے جھوٹا ہے (۳) ارے خدا سے ڈر
اتنا جھوٹ کیوں بولتا ہے (۴) انجمن حمایت اسلام کے جلسے میں بھی اون کو کوئی نہیں پوچھتا (۵) ارے اللہ کے وعید سے ڈر جو
جھوٹوں کے حق میں وارد ہے (۶) مجنونانہ بڑ (۷) بکواس (۸) ہذیان (۹) بیہودہ سرای (۱۰) جھوٹی طشیخی (۱۱)
حرکت مجنونانہ (۱۲) بیہودہ گرپٹی و کذب (۱۳) یہی حرکت مجنونانہ دیکھکر لوگ جلسہ میں اسکو تقریر کرنے کا اہل نہیں سمجھتے (۱۴)
یہ کیسی لغو و بیہودہ بکواس ہے (۱۵) احباب عقل کے ناخن لیجئے (۱۶) بٹالوی کا رہبر شیطان لعین ہے (۱۷) بات تیرے جھوٹے کی

(۸۱) بجا رچڑھ گیا (۱۹) ارے جہوٹے۔ یہہ ہے مولانا عبدالعزیز صاحب کی شرافت وصداقت۔ غرضکہ جبکہ اونہون نے بوجہ اسدرجہ کی
شرارت وسخافت ایک ملحد کی حمایت ورعایت مین خرچ کی توخاکسار (فقیر اللہ) نے بحکم نبوی وہم یدعلی من سواہم اون کی تحریر براز
تزویر کا جواب لکہکر یہہ خط حق منظر رجسٹر کرکے اون کے نام روانہ کیا

نقل خط اول بنام مولوی عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی

اللہم انصر الحق واہلہ واخذل الباطل واہلہ بسم اللہ الرحمن الرحیم از فقیر اللہ بخدمت گرامی جناب مولوی عبدالعزیز رحیم آبادی بعد
سلام مسنون الاسلام آنکہ امد مدید وعہد بعید منقضی ہوچکا اور ہنوز آپنے میری تحریر (جواب الجواب) کا جواب باوجود طلب جواب بار بار
کے نہین دیا اور کوئی عذر بہی پیش نہین کیا لہذا انتظار شدید کے بعد اس تحریر کا طبع کرواکر شائع کرنا ضروری نظر آیا تاکہ ناظرین کو
امر زیر بحث مین امر حق و باطل مین امتیاز ہوجاوے دیگر آنکہ آپکی ایک تحریر دلپذیر جو اخبار ثنا اہلحدیث ملحد ثناء اللہ مورخہ ۱۴ جمادی
الثانیہ ۱۳۳۲ء کے آخر مین بطور ضمیمہ کے بغرض نصرت وحمایت بیجا ملحد مذکور کے رد مین فہامہ دوران علامہ زمان فخر ہندوستان
عدیم النظیر من جہات شتی فی ہذا الآوان جناب مستطاب مولانا مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی متع اللہ المسلمین بطول بقائہ واضاہم
بضیائہ کے دیکہنے مین آئی جس سے آپکی عمر بہر کی لیاقت وتہذیب وشرافت اور آپکے علم وفہم کی حالت بخوبی معلوم ہوئی خاکسار جو کچہہ آپکے ساتہہ
حسن عقیدت وارادت رکہتا تہا اور جسکے سبب سے آپکو بڑے بڑے الفاظ تعظیم والقاب تکریم کے ساتہہ یاد کرتا تہا دفعۃً جاتی رہی اور آپکی
حالت زار پر بہت ہی افسوس بحد ہوا خراب بات یہہ ہے کہ آپنے اس تحریر مین جہالت بیغایت وضلالت بے نہایت دل کہولکر
خرچ کی ہے جسکا بیان مفصل نہین ہوسکتا اور جتنا بیان ہی نہین کیونکہ آپکو اپنے کردار کی خبر ہے اور جناب مولانا ممدوح بٹالوی کی ہتک
حرمت مین ملحد ثناء اللہ کے زعم مین ملحد کوئی کسر باقی نہین رکہی ہے لہذا للہ فی اللہ اون کی طرف سے آپکو جواب دینا اور آپکو ظلم وستم سے روکنا واجب
نظر آیا اور جواب بہی بعونہ تعالی پورا لکہدیا غرضکہ نصحاً لکم دل مین خیال پیدا ہوا کہ اتماماً للحجۃ وقطعاً للمعذرۃ آپکو لکہدیا جاوے کہ
آپ جناب مولانا مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی سے معافی کی درخواست کرین اور اپنی غلطی وخطا کا صاف لفظون مین اقرار کرین
اور مجہے بہی اپنی استغفار سے اطلاع دین آپکے جواب کا انتظار ہے نیز مخفی مبادکہ میرا جواب باصواب بعون اللہ الوہاب دندان شکن
ہے آپ اوسکو دیکہکر تا زیست ندامت اٹہاتے اور اپنے آپکو ملامت کرتے رہینگے آگے آپکو اختیار ہے جو چاہین کرین انتخاب بدست
مختار دیگر آنکہ آپنے محمد عمر کے نام سے میرے رسالہ ایقاظ المخطی پر دوبار جو جو اعتراض کیا ہے سب بیجا ہے اونکا جواب دو رسالہ کشف
الغطاء اور الاصلاح المزید مین دیا گیا ہے دونون کو روانہ کرتا ہون نیز ثناء اللہ کی دادی کا شادی نامہ بہی مرسل ہے ملاحظہ
فرمائین اور پہر بہی کوئی اعتراض جدید کرین اور اوسکا مزہ بہی چکہین کہان تک آپکے ظلم پر کوئی صبر کریگا دیگر آنکہ میرے اور جناب مولانا
ممدوح بٹالوی مین نفس مسائل کے سوا کچہہ نزاع وکدورت باہمی از قسم خانہ جنگی تہی جیسا کہ مابین حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے
شکر رنجی وسخت گوئی ہوگئی تہی کمافی صحیح مسلم وہ سب بعونہ تعالی مرتفع ہوگئی ہے اور جو کچہہ مجہہ سے اون کی شان عالی مین بے ادبی
کے کلمات نکلے گئے تہے مین اون سے مستعفی ہوچکا ہون اور کچہہ مضمون بہی اون کے پاس بہیجدیا ہون کہ اوسکو شائع کردین پس اب آپ

یا آپکا ملحد ثناء اللہ ہمارے نزاع سابق کا تذکرہ درمیان مین نہ لاوین اور الزام نہ دین لانہ خلاف العقل والنقل علاوہ آپ دونو ہی میری

طرح ادن سے معافی چاہتے ہین اور اگر آپ یا دونو باوجود منع کرنے کے اوسکا ذکر درمیان مین لائینگے تو انشاء اللہ تعالی پہر اسکا جواب

بہی پائینگے فقط از مقام پرنام بٹ ضلع نارتہ آرکاٹ علاقہ مدراس ۴ رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۳ھ روز شنبہ

نقل خط دوم بنام مولوی عبد العزیز صاحب رحیم آبادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم از فقیر اللہ بخدمت گرامی جناب مولوی عبد العزیز صاحب رحیم آبادی بعد سلام مسنون آنکہ خاکسار کے

نصیحت نامہ کے جواب مین آپکا رجوعنامہ ہنوز نہ آیا اور مدت جواب آنے کی گزر گئی لہذا بعد انتظار شدید و انقضاء مزید کے آپ کو

اطلاع دیجاتی ہے کہ آپکے مضمون ضمیمہ اخبار زبغ بار کے جواب مین جو رسالہ ہدایت مقالہ لکہا گیا ہے وہ بعونہ تعالی چھپنا شروع

ہو گیا ہے چند روز اوسکے ملاحظ فرمانے تک جگر تہام کر تربص و انتظار کے ایام صبر مین رسالۂ مرسلہ ہذہ در رسالۂ ہدایت الناعص جو لکے

جواب الجواب مین قابل دید اہل علم و فہم ہے) کے جواب باصواب لکہنے کا شغل رکہین اور خاطر مکدر کو کسی طرح بہلائین انشاء اللہ تعالی

بہت ہی جلد دوسرا رسالہ (رسالہ انذار العباد جسکو اب مطالعہ کرو گے) آپکے پاس پہونچیگا جسکے مطالعہ سے آپکی زبان حال بل

لسان مقال بہی کہیگی کہ یا ویلتی لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا واقعی بات یہہ ہے کہ آپنے اور حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری نے

ملحد کشمیری (ثناء اللہ) کے الحاد و فساد کو شائع کیا آپ دونو کی تعاون علی الاثم والعدوان سے ملحد مذکور نے طریقہ اہلحدیث کا

جو اتباع سیرت صحابہ و تقیاد و سائر سلف صلحاء سے عبارت ہے بگاڑ دیا اور عوام کالانعام و خواص کالعوام اہلحدیث کا اعتقاد فاسد و مذہب

کاسد کر دیا فالی اللہ المشتکی والسلام علی من اتبع الہدی ۔ ۱۰ رمضان روز جمعہ سنہ ۱۳۲۳ھ

یہ خط اور رسالۂ ہدایۃ الناعص جناب رحیم آبادی صاحب کے نام روانہ کیا گیا آپنے مارے ملنے کے اور بسبب رعب خوف و دہشت از بس

طاری ہونے کے جو اون کو خط اول سے پیدا ہو گیا اور دہڑکا و لرزہ اون کے قلب ضعیف و تحلیل بدن ناتوان مریض کو عارض ہو گیا تہا

گویا مدہوشی و بیہوشی کے عالم مین برخلاف قانون رسم و عادت مسلم عند الناظرین خط اور رسالہ واپس کر دیا پہر اسکے بعد یہ رسالہ

اور تیسرا خط بصیغۂ رجسٹر مع جواب طلب اون کے نام روانہ کیا گیا ۔

نقل خط سوم بنام مولوی عبد العزیز صاحب رحیم آبادی

از فقیر اللہ بخدمت گرامی مولوی عبد العزیز صاحب ۔ بعد سلام مسنون آنکہ آپ بہت جلد میدان مناظرہ مین شکست پڑ گئے گویا

آپکے بدن پر لرزہ طاری ہو گیا اور آپکو بخار چڑہ گیا اور ایسے مرعوب و مغلوب ہو گئے کہ خط اور رسالہ جو آپکا جواب الجواب تہا اور اوسکے

چہاپکر شائع کرنے کی خبر وحشت اثر آپکو پہلے خط مین سنا چکا تہا واپس کر دیا تاکہ آپکو اوسکے جواب لکہنے کی بلا سے کسی طرح نجات

حاصل ہو مگر کہان ہو سکتی ہے اب وہ پہر مرسل ہے غرضکہ رسالہ مرسلہ (ہدایت الناعص) کا بہت جلد جواب باصواب لکہئے اگر

کچہہ لیاقت و طاقت ہے تو ورنہ اپنے اغلاط سے رجوع اور ملحد کشمیری کی دوستی سے تبری و علیحدگی کا اشتہار دیجئے ورنہ بعونہ

تعالی آپکا تعقب شدید و مدید کیا جاویگا اور آپکو بجز فرار کے کوئی تجویز و تدبیر رہائی و مخلصی و تفصی کی نظر نہ آئیگی آپنے جو غضب

دکہلایا اور فعل بیجا اور تعدی ناروا کا کام کیا ہے وہ ایسا نہین ہے کہ اوس سے اعراض واغماض کیا جاوے یعنی آپنے جو فخر ہندوستان
عالم نبیل فاضل جلیل جناب مستطاب مولانا مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی دام مجدہم کی ہتک حرمت بیجد کی ہے بجز آپکے استغفار
کے اوس سے درگذر کرنیکا کلام نہتا لہذا آپکو نصیحۃً رقیمہ لکہا تہا لیکن آپنے اوسکی پروانہ کی پس اب آپ اپنے مضمون مندرجہ ضمیمہ اخبار
اہلحدیث کے جواب کا انتظار کرین والسلام علی من اتبع الہدے مورخہ ۶ شوال سنہ ۱۳۲۳ھ روز چہارشنبہ · خلاصۃ المرام آنکہ مولوی
عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی نے اس تیسرے خط رجسٹر شدہ جواب طلب کو اور رسالہ ہدایۃ النقاص کو بہی جو اوسکا رد ہے پہر واپس کردیا جس سے ناظرین اس کیطے
نتیجہ پر پہونچ سکتے ہین کہ رحیم آبادی صاحب نے ناحق بوجہ ملحد کشمیری کی حمایت بیجا کرنے مین شرارت وفساد وفتنہ کی آگ تو بہت جلد بہڑکادی
اور جناب مولانا ممدوح بٹالوی کی ہتک حرمت حد کو پہونچادی اور دعاوی کاذبہ لاطائلہ کی انبار لگادی اور بہادری کا دم مارا اور
للکارا مگر جب دریافت وپرسش وجوابدہی واثبات اقاویل بے اصل ودعاوی بے حقیقت کا وقت آیا اور خصیم وغنیم یا حریف علیم نے میدان
مبارزت ومناظرت مین نکلکر اوسکی اجابت ظاہر کی اور مقاومت کی لگائی اور ردوبدو ہونیکی بات سنائی اور واقعی مقابلت کی صدا
اونکے کان مین پہونچائی تو پہر کیا تہا گویا آپ دم بخود ہوگئے اور آپکی ہوش اڑگئی اور سخت لرزہ کے ساتہہ آپکو تپ محرقہ آگئی اور گویا
آپکے شجرہ زقوم عقل وحواس کو ازبیخ وبن کندہ کرکے لیگئی اور زاویہ نشین خانہ کرادی اور آپکی لاف زنی و بہادری وشیری دلیری شیخی
شوخی ایک ہی وہلہ مین سب کچہہ رخصت ہوگئی اور وہ حالت ناگفتہ بہ وزبون دگرگون ورعشہ ولرزہ کی کیفیت غیرمیمون ہوش ربا
لاحق ہوی کہ اسدیت بثعلبیت وشجاعت بجبانت ودیگر کوائف نفسانیہ کے تبدل باضداد ہا تک نوبت پہونچ گئی اور اپنے انکو
اپنے کردہ پر ملامت کرنے اور ہمیشہ کی ندامت اٹہانے اور حسرت وواویلا کرنے کی نحوست وشامت احاطۂ تامہ کرلی جسکے بیان سے قلم عاجز
وقاصر ہے پس جبکہ آپکی حالت زار قابل رحم ہورہی ہے فقط اول خط کے دیکہنے اور ہدایۃ النقاص کی آمد آمد کی خبر پہونچنے سے۔ تو
اب اسیر خدا ہی جانے کہ آپکی کیا حالت ہوگی اوسوقت کہ آپکے سیتۃ عار مضمون ضمیمہ اخبار کا جواب باصواب یعنی انشکن مخرج مواد از بطون آپکے
پیش نظر مرعوبیت اثر ہوگا یعنی اس کتاب مستطاب کا جو آپکا جواب ہے اور اب وہی شروع ہونیوالی ہے جسکا نام انذار العباد من تولی
اہل الالحاد ہے ملاحظہ کرنا پڑیگا واللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین ؎

الجہا ہے پاؤن یار کا زلف دراز مین — لو آپ اپنے دام مین صیاد آگیا

سچ ہے ذوقوا فتنتکم ھذا الذی کنتم بہ تستعجلون

حررہ الراجی رحمۃ اللہ فقیر اللہ عفا اللہ عنہ

پتہ کتاب ملنے کا — پرنام بٹ ضلع نارتہہ آرکاٹ علاقہ مدراس

۷۸۶

ومن یتولہم منکم فاولٰئک ہم الظالمون

اس عجالہ مین قابل دید علماء وفضلاء جواب باصواب ہے حافظ عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی کے اون اعتراضات واہیات پر ازجہالات کا جو اونہون نے ملحد ثناء اللہ کی طرفداری ومددگاری وخدمتگزاری مین آکر ناحق بوجہ جناب جامع الکمالات الفنونیۃ بحر العلوم العقلیۃ والنقلیۃ حاوی الدلائل الاصولیۃ و المسائل الفروعیۃ مولانا مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کے اجابت نامہ چیلنج ملی مذکور پر وارد کیئے ہین ناظرین کو صاف معلوم ہوجائیگا کہ رحیم آبادی صاحب کا جو کچھ شہرہ علم وفضل ادہر ادہر تہا وہ بانگ دہل تہا وہ سرا وہ ثالث من الملاحدۃ الثلاثۃ ہین ۔ ومن یتولہم منکم فانہ منہم ان اللہ لا یہدی القوم الظالمین

انذار العباد

من

تولی اہل الالحاد

ملقب بہ

تنویر البلاد

بکشف

ظلام الفساد

از تصنیف

خاکسار امیدوار رحمت پروردگار **محمد فقیر اللہ** عفا اللہ عنہ وعافاہ

در مطبع کریمی واقع مدراس طبع گردید

١٣٣٣

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی الف بین قلوب المحقین وجعلہم علی رد کید الخائنین وزیغ المبطلین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین الذی قال ویل لمن سواہم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین **امابعد** پس واضح ہو کہ قرب ساعت کے سبب سے حق ضائع اور باطل شائع ہو گیا اور یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا یبیع دینہ بعرض من الدنیا رواہ مسلم اور علماؤہم شر من تحت ادیم السماء من عندہم تخرج الفتنۃ وفیہم تعود کا مصداق ظہور میں آگیا مگر ان کا قلیلہ وطائفۃ یسیرۃ اہل حق کا ابھی کوئی نہ کوئی فرد ہر ایک علاقہ میں حسب پیشین گوئی صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی رہ گیا ہے اور تاقیام قیامت رہیگے اب سانحہ عجیبہ و واقعہ غریبہ یہ سنو کہ بقول

ستبدی لک الایام ماکنت جاہلا　　ویاتیک بالاخبار من لم تزود

یعنی زمانہ تیرے سامنے وہ باتیں پیش کریگا جنکی تجھے خبر نہ تھی اور مفت خبریں لاکر بتلاویگا ہمارے برادر عزیز دوست باتمیز مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی جنکو ہم عالم دینی جانتے اور سچا اہلحدیث (اہل سنت تابع سلف امت) رہبر قوم سمجھتے اور بہت کچھ امید خیر ان سے رکھتے تھے ایک دجال کے پنجہ اضلال میں گرفتار اور اوسکے یار غار ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ایک ضمیمہ اخبار ناہل حدیث ۲۸ جمادی الثانیہ ۱۳۳۳ھ میں جسکا عنوان ہے "ایڈیٹر بٹالوی اور واعظ رحیم آبادی" دیکھنے سے معلوم ہوا کہ آپ بھی ملحد جدید کشمیری (ہداہ اللہ) کے مقلد بن گئے ہیں مقلد بھی کیسے شدید التعصب مغلوب الغضب قلیل الصبر کثیر الوجد وہ بھی یہانتک کہ آپکے ہوش و حواس باختہ وعقل تاختہ مخبوط از خود رفتہ بلکل اپنے جامہ سے ہی باہر ہو گئے اور اس ملحد بالیقین کی ایسی مدح سرائی کی جیسے کہ کوئی ابلیس لعین کی ثناگوئی کرے۔ از شیطان اشجع شجعان دہا دہ ولا دروان شیر زمین تا آسمان نازان سردر گمراہ کنندگان افسر حوزمان دفخر کنان سرایان ہے کہ تمام انس وجان حتی کہ پیغمبران واولیا از ماین از من ترسان ولرزان وپناہ جویان ہیں۔ ہمارے ایسے پیارے دوست کی ایسی حالت ضلالت دیکھنے سے سخت افسوس ہوا کیونکہ ہمکو حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری کے گمراہ ہونے کے بعد اس بات سے تسلی تھی کہ ہمارے دوست مذکور خدا پرست ہیں اور راہ راست پر ہیں علاقہ پورب میں ثناء اللہ کی گمراہی نہیں آنے دینگے اور وہاں کے اہلحدیث لوگوں کو سنبھالیں گے مگر قضارا ایک تشنہ دو شد کی مثل صادق آئی اور اوسکے شکار ہو گئے اور اوسکے دام تزویر واغواء کے قیدی تابعدار اور شدید سے اسکے طرفدار اور ثانی الاثنین اور ثالث الثلثہ کے لقب پانے کے سزاوار بن گئے پس اب علاقہ بنگال ومئو کے اہلحدیثونکا خدا ہی حافظ شاید کہ وہ سبکے سب ناہلحدیث اب تک ہو گئے ہونگے یا ہو جائینگے عوام لوگ تو مقلد ہی ہوا کرتے ہیں غرضکہ دونوں حافظ غازیپوری صاحب ورحیم آبادی صاحب ثناء اللہ کے ایسے مددگار بنے جسطرح کہ نور الدین بھیروی

اور محمد حسن امروہی مرزا قادیانی کے مددگار بنے تھے اگر مرزا قادیانی کے دو فرشتہ (بھیروی و امروہی) یار وفادار نہ بنتے تو وہ کچھ بھی گمراہی نہیں پھیلا سکتا تھا کیونکہ وہ اسقدر لیاقت اضلال کی نہ رکھتا تھا جسقدر کہ یہہ دونوں رکھتے تھے اسی طرح اگر یہہ دونو حافظ ثناء اللہ کے نصیر و ظہیر نہ بنتے تو ثناء اللہ کبھی ڈر کر مخلصانہ طور پر نہیں تو منافقانہ طور پر تو ضرور اپنے الحادات و کفریات سے تائب ہو جاتا اور اسقدر فتنہ و فساد نہ پھیلاتا پس چونکہ بانی مبانی فتنہ ثناء اللہ کے یہہ دو ہی حضرت ہیں اور پہلے وہ چھپے رستم منافقانہ طور پر کارروائی گمراہی کی اور تائید باطل کی کرتے تھے اور پورے طور پر ہمکو اسپر اطلاع نہ تھی فقط شبہہ پڑتا تھا کہ مولوی صاحب رحیم آبادی ثناء اللہ کے معین و ناصر ہیں اتنے بہی تو اسکے جلسات میں شارکت فرماتے ہیں وغیرہ وغیرہ لہذا خاکسار مولوی عبد العزیز صاحب کے ساتھ بہی مخلصانہ سلسلہ مراسلت شروع کیا تھا تاکہ شاید آپکی وساطت سے انسداد باب مفتوح فتنہ ہو جاوے اور کچھ مسئلے بہی طے ہو جاویں مگر مولوی صاحب نے ایک دو تحریر کے بعد عاجز کا جواب آکر بہت جلد راستہ گریز کا لیا جس سے مولوی صاحب پر اور زیادہ شبہہ ہوا کہ آپ اسکے معین ہیں اور طالب حق و انصاف نہیں اور ہمارا حسن ظن جو ان کے ساتھ تھا وہ سب غلط ہے ہم ایسے ہی خیال اور ادہیڑ بن میں تھے کہ ناگاہ مولوی صاحب کا ضمیمہ اخبار دیکھنے میں آیا جس سے سارا راز سربستہ کھل گیا اور مولوی صاحب کا مبلغ علم و فضل و کمال و عز و شرف و جلال و تہذیب و ادب و حسن مقال و انداز تقوی و انصاف و دیگر اوصاف سب کچھ اچھی طرح معلوم ہو گیا منجملہ کمال آن برگزیدہ یا رجیدہ روزگار پسندیدہ اطوار یہہ کہ آپنے جناب مستطاب مولانا مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی دام مجدہم کے شان عالی میں جو کلمات تہذیب و ادب کے برتے اور جو القاب و خطابات انکو دئے ہیں وہ ایسے ہیں کہ چوہڑوں اور بھٹیاروں اور کونجڑوں اور جولاہوں کو بہی جو مولوی بنجاتے ہیں اور آپس میں لڑتے ہیں اور ایک دوسرے کو بلحاظ تہذیب و برعایت ادب برا بھلا کہیں اور سب و شتم کریں ان کے ساتھ زبان آلودہ کرنے سے شرم آوے اور کسی قوم کا بھلا مانس آدمی بہی اسکو زبان پر لانے سے عار کرے اور برا جانے اور خفت عقل اور کمظرفی کا سبب سمجھے مگر جناب عبد العزیز صاحب اسکو سرمایہ ناز و فخر و فضل و کمال جانتے ہیں بہر طور آپکو اس ہنر میں کمال حاصل ہے اللہ اکبر یہہ حال و مقال ہے مولوی عبد العزیز صاحب رحیم آبادی کا جنکو ہم دور دور کے لوگ ما اعتقدوا الطرفہ وغیرہ وغیرہ خیال کرتے تھے انا للہ وانا الیہ راجعون آپکے اس سوء مزاج کا سبب کیا ہے ایک تو فطرتی ہے میں نے جناب مولانا مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب آروی مرحوم سے کچھ سنا تھا جسکا خلاصہ یہہ کہ جناب رحیم آبادی صاحب ایسا غصہ کہتے ہیں کہ ایک ادنی ادنی بات سے درہم برہم ہو جاتے ہیں اسکے متعلق ایک واقعہ بہی انہوں نے بیان کیا تھا گو تمیز میں بجا بگلتہ ہیں ایک معتبر آدمی ذی علم سے سنا تھا جسکا ماحصل یہہ ہے کہ جناب رحیم آبادی صاحب کے پاس اسلحہ خوب مجادلہ و اخلاف مکابرہ بہی ہے کہ دور دور سے دیکہی اور گیدڑ بہبکی کا کام کرنا اور ڈرانا تاکہ خصم وحشت زدہ ان کے پاس نہ پھٹکے اور آڑے پاؤں پر چلا جاوے اور مطلب تک ذلت بہی نہ آوے اور اپکی فتح کا نقارہ فقط ایسی زبانی خالی باتوں پر بج جاوے چنانچہ اسٹیشن لاہور و جلسہ پشاور و علیگڈہ کے واقعات شہرت یافتہ اور آزمودہ تحریر شرافت خمیر کا برابر یہی حال ہے اور ہر ایک پورا پورا اسکا مصداق ہے سر مو فرق نہیں ہے

بلند آوازہ نادان گردن افراخت | کہ دانا از بے شرمی بینداخت
نمی داند کہ آہنگ حجازی | فرو ماند ز بانگ طبل غازی

پہر تعجب یہہ کہ اسکا نام ان کے معتقدین کے پاس کیا ہے گویا شیر ببر کا نعرہ مارنا ہے وار سے تیری بہادری و دلاوری سیچ ہے
پیران نمی پرند مریدان می پرانند" اور دوسرا سبب عارضی ہے جو مصاحبت و مجالست ہے ملحد کشمیری کی۔ ارشاد فیض بنیاد نبوی ہے

المرء علیٰ دین خلیلہ فلینظر من یخالل یعنی اثر صحبت سے آدمی اپنے ہم نشین کا ہم مشرب وہم اعتقاد ہو جاتا ہے پس جس سے دوستی
لگائی ہو اسکا حال پہلے سے دیکہنا چاہیئے سچ ہے ہرکہ با بدان نشیند نکوئی نہ بیند ؎ گر نشیند فرشتہ با دیو ✦ وحشت آموزد
وخیانت و ریو ✦ از بدان جز بدی نیاموزی ✦ نکند گرگ پوستین دوزی ✦ ؎ اسپ را با خرچو بندی مدتے یکجا بہم ✦
رنگ او بر جا بماند خوی او چون خر شود ✦ بنا بر آن جناب رحیم آبادی صاحب کی فطرتی سختی بیجا و درشتی ناروا کے ساتہہ ملحد کی آشتی و
محبت ناجائز وصحبت بد کا اثر ملکر ایک کرشمہ و نیرنگ پیدا ہوا یعنی جناب مولانا مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب جامع عالم کبیر بےنظیر
دینی سلفی کی ہتک حرمت کرنے کرانے اور اسپر خوشیاں کرنے اور بغلیں مارنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکہا ہے وہذا کما قال ابو طالب لما
تمالأت قریش علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ؎ ولما رأیت القوم لا ود فیہم ✦ وقد قطعوا کل العری والوسائل ✦ وقد جاہرونا بالعداوة
والاذی ✦ وقد طاوعوا امر العدو المزایل ✦ فقد خفت ان لم یصلح اللہ امرکم ✦ تکونوا کما کانت احادیث وائل ✦ اعبد عزیز
انتم خیر قومکم ✦ فلا تشرکوا فی امرکم کل واغل ✦ نعوذ برب الناس من کل طاعن ✦ علینا بسوء او ملح بباطل ✦ پس ہرگاہ اکہ
نوبت باینجا رسید کہ گفتہ شد لازم آمد کہ بمقتضائی این حدیث نبوی کہ فرمودہ اند و بدر فشانی زبان مبارک کشودہ اند۔ ما من مسلم
یرد عن عرض اخیہ الا کان حقا علی اللہ ان یرد عنہ نار جہنم یوم القیمۃ ثم تلا ہذہ الآیۃ وکان حقا علینا نصر المومنین وقال فی حدیث آخر
وما من امرء مسلم ینصر مسلما فی موضع ینتقص من عرضہ وینتہک فیہ من حرمتہ الا نصرہ اللہ فی موطن یحب فیہ نصرتہ عمل کردہ شود یعنی
اب ضرور ہوا کہ جناب رحیم آبادی صاحب کے سوء مزاج کا کچہہ علاج و درمان کیا جاوے اور وہ یہی ہے کہ آپکے تہذیب نامہ (ضمیمۂ
اخبار) کے چند چیدہ چیدہ مقامات کا جواب باصواب دیا جاوے اور آپکے دعاوی علوم دانی کی قلعی کہولکر عوام وخواص کے روبرو رکہدئے
جاویں کہ یہہ بالکل بے اصل و بے حقیقت تہی یعنی آپ بے انصاف و مبطل ہیں ؎ باطل است آنچہ مدعی گوید۔ کے مصداق ہیں اور
جناب مولانا ابو سعید صاحب با انصاف و محق ہیں وباللہ التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق وہا انا اشرع فی الجواب بعون الملک الوہاب
والتضرع بجنابہ الاقدس ان یہدی الملحد الکذاب ومن کان معہ من ناصریہ ومعتقدیہ من اہل الارتیاب ہو الغفور التواب یتوب علی من تاب

قولہ مولٰنا السلام علیکم ورحمۃ اللہ **اقول** ثناء اللہ آیات تقدیر میں تاویل باطل ملحدانہ کرچکا ہے یعنی جن آیتوں سے تقدیر
ثابت ہوتی تہی ان میں الحاد کیا ہے اور منکرین قدر مجوس اس امت کے ہیں اُن کی عیادت کو جانا اور اُن کے جنازہ پر حاضر ہونا
اور اونکو سلام کہنا درست نہیں ہے حدیث مرفوع میں ہے صنفان من امتی لیس لہما فی الاسلام نصیب المرجئۃ والقدریۃ دوسری
حدیث مرفوع میں ہے لا یومن عبد حتی یومن باربع الحدیث وعد منہا القدر تیسری حدیث میں ہے القدریۃ مجوس ہذہ الامۃ ان
مرضوا فلا تعودوہم وان ماتوا فلا تشہدوہم چوتہی حدیث میں ہے لا تجالسوا اہل القدر ولا تفاتحوہم مرقاۃ میں ہے ای لا تحاکموا الیہم قیل
لا تبدؤہم بالسلام پانچویں حدیث موقوف میں ہے ان رجلا اتی ابن عمر فقال ان فلانا یقرأ علیک السلام فقال انہ بلغنی انہ قد احدث

یہ سیلان عجیب منہ

فان کان قد احدث فلا تقرأ منی السلام الحدیث علاوہ انکار تقدیر کے سواء ثناء اللہ کے محدثات الحادات کفریات بسیار در بسیار ہین کتاب دابۃ الارض مصنفہ جناب مولانا مولوی قاضی عبد الاحد صاحب خانپوری کے ہر دو حصہ ملاحظہ ہوں یعنی ثناء اللہ کا کفر بھی ثابت ہے اور کفار کے حق مین سلام علی من اتبع الہدی مسنون نبوی اور تعلیم قرآن ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو ابتداءً ایسا ہی لکھا تہا اور مسیلمہ کو اسکے خط کا جواب بائین عبارت شروع کر کے دیا تہا من محمد رسول اللہ الی مسیلمۃ الکذاب سلام علی من اتبع الہدی الحدیث جس سے یہہ بہی ثابت ہوا کہ ملحدون اور دجالون کے حق مین ان کے اوصاف الحاد وغیرہ لکہنا گالی مین داخل نہین اور اگر ہے تو ایسونکو ایسی گالی دینا جائز ہے حاصل مرام آنکہ جناب رحیم آبادی صاحب وغیرہ کو ملحد ثناء اللہ کے ساتھہ یہہ برتاؤ نہ چاہیئے کہ اسکو مولانا اور السلام علیکم لکہا کرین اور اگر کہین کہ وہ ملحد بلکہ کافر تو ہے مگر ان کو ابتداءً السلام علیکم کہنا درست ہے تو ازراہ کرم اسکی سند بیان کرین اور اگر یہہ کہین کہ ثناء اللہ نہ ملحد ہے اور نہ کافر اور نہ مبتدع تو اس کی تصریح کرین تاکہ ہم آپکو بھی یقیناً ویسا ہی اسکا بہائی جانین کیونکہ اسکے الحادات برابر باقاعدہ موجود ہین اور اگر کہین کہ ابتک ہمکو معلوم ہی نہین تو یہہ صاف دروغ بے فروغ ہے اچھا اب بھی معلوم کرلین اور پھر جواب دین کہ وہ ملحد ہے یا نہ پہلی شق پر ہم اور آپ متفق ہو گئے اور یہہ آپکی سخت غلطی ہے کہ اسکی تائید مین آئے اب آپکو اوس سے توبہ و رجوع چاہیئے اور اگر دوسری شق ہے تو آپ اسکے بہائی ملحد ہوے بہر طور جناب رحیم آبادی صاحب کا ملحد کی تائید و نصرت کرنا اور ایک عالم کبیر کی ہتک حرمت بوجہ بے جرم کرنا دلیل ہے اس بات کی کہ رحیم آبادی صاحب بہی اوسکے ہمخیال و ہم اعتقاد و ہم نوالہ و ہم پیالہ ہین بلکہ آپ تو کلام مبین کے آخر مین صاف تصریح کر چکے ہین کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اہل حدیث ہین اہل سنت ہین پھر آپنے اوس سے اب تک رجوع نہین کیا ہے کہ ہمنے غلطی سے ثناء اللہ کو اہل حدیث و اہل سنت لکھدیا بالغرض کہ جناب رحیم آبادی صاحب واقعی ثانی الاثنین اور ثالث من الملاحدۃ الثلاثہ ہین اور اگر اس بات سے خفا ہوتے ہین تو ملحد سے الگ ہو جاوین اور براءۃ نامہ شائع فرماوین اور یہہ تو ہو ہی نہین سکتا کہ آپ پرانے اہل حدیث اہل سنت بہی بنین اور ملحد کا پورا پورا ساتھہ بہی دین بلکہ اوس کو بھی سچا اہل حدیث بنا دین ؎ این خیال است و محال است و جنون یہہ سراسر ظلم و ستم ہے جو آپ اوسکی اندر اندر مدت سے مدد کر رہے ہین اور اب تو ظاہر ہو چکے ہین پہر آپکو ڈر کس کا ہے گھر کے تو امیر ہین کہانے کو بافراغت ملتا ہے پھر آپکو پروا کس کی ہے پس اب کھلے ہو جائیے اور خوب ہی ڈنکا الحاد کا ماریئے اور دہوم مچائیے پھر یہہ بھی دیکھ لیجیے کہ انکار دفاحش دندان شکن مخرج مواد فاسدہ کیسا ہوتا ہے۔ حضرت من! یاد رکھیئے اگر آپ امیر ہین تو اپنے نفس کے یا اپنے گھر کے دوسرون پر آپکی فحش گوئی اب نہین چل سکتی ہے ذرا ہوش کی منائیے اور پھونک پھونک کر پاؤن رکھیئے اور سوچ سوچ کر قلم چلائیے اور بدزبانی بالکل چھوڑ دیجیئے اور سیدھے ہو کر عالمانہ تحقیق کیجئے اور میدان مین سچے مناظر بنکر آجائیے ورنہ اپنے یار کی یاری و مددگاری سے متبری ہو کر استعفاء دیدیجئے اور آخر بھی تو ہونا ہی ہے ورنہ آپکے پاس حق سے دلیل سے کچھ ہے بھی ۔ خاک ۔ کچھ بھی نہین ہے خالی ہاتھ مین رہی زبانی تیزی اور ارے ترے سو اسکو مقصد سے کیا کام اور کیا علاقہ کیا آپکو یہہ قول حکماء کا یاد نہین ہے جو انہون نے کہا ہے نہ ہر کہ در مجادلت چست در معاملت درست

۵ سنبھل کے رکھنا قدم دشت خار مین مجنون — کہ اس نواح مین سودا برہنہ پا بھی ہے

قولہ اپنے اخبار گوہر بار **اقول** افسوس کہ آپ زیغ بار ضلالہ آثار اخبار کو گوہر بار کہتے ہین معلوم ہوا کہ آپ بھی اوسکے مقلد و مرید پورے پورے ہین یا اوسکے بڑے بھائی چھپے رستم ہین اور وہ آپکا یار غار علم بردار ہے کیا جناب مولوی صاحب آپکو اتنا حوصلۂ علمی و مادۂ امتیازی بھی نہین کہ آپکو گوہر اور خرمہرہ مین فرق نہین معلوم ہو سکتا **قولہ** اس خط مین اسقدر جھوٹ ہے کہ پناہ بخدا **اقول** اسمین ایک بھی جھوٹ نہین ہے مگر آپکا گمان و ایمان برابر نہین ہے نورانیت اوسکی جاتی رہی ہے علاوہ آپ کالی عینک غصہ کی لگا کر سفید (سچ) کو کالا (جھوٹ) دیکھ رہے ہین بہت ضروری امر ہے کہ آپ اپنے گمان و ایمان کو درست کرین **قولہ** اڈیٹر بٹالوی کا ایک خط بجواب آپکے چیلنج کے دیکھا جسکو دیکھکر سخت تعجب ہوا اور مین وقف حیرت ہو گیا **اقول** بات یہہ ہے کہ ثناء اللہ امرتسری کی پرانی چال اور روباہ بازی چال یہہ ہے کہ جب اوسکے رد مین کوئی رسالہ یا اشتہار نکلتا ہے تو وہ سخت گھبرا کر عوام مین بات بنانے کیواسطے چیلنج دیدیا کرتا ہے بنا علی ہذا جب کتاب دابۃ الارض شائع ہوئی تو اس خیال سے چیلنج دیا کہ اوسکی مسخرہ بازی و حیلہ سازی کے طرف کسکو توجہ ہے کون اوسکی اجابت کرتا ہے تو اوسکی بات بنجائیگی پس جبکہ مولانا مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب نے اوسکی اجابت کی اور ہر پہلو سے اوسکو تنگ و بند کر کے بحث پر مجبور کیا تو اوسکے چھکے چھوٹ گئے اور ہوش حواس باختہ ہو گئے اور آپ اور وہ اندر دلی تجویز دن کے بعد بلائے ناگہانی آمدہ بر سر سے بجز اسکے رہائی نہ سوجھی کہ آپ اوسکی حالت زبون بیکسی و بیبسی مین دستگیری کرین پس آپکو بھی سخت تعجب و شدۃ غضب ایسا طاری ہوا کہ اوسکی دوستی و یاری کے شغف مین اپنی جان پیاری حیرت پر وقف کر دی مگر و بیان صاحب اوسکی فریاد رسی و مددگاری و کامگاری پر کہ بحث کا معاملہ درہم برہم کرنے کے واسطے پرنٹ و دیئے نا ملون و بیجا ہو گی بد زبانی او لن ترانی کی بوچھاڑ برسادی کہ مولانا ابو سعید صاحب اسطرف متوجہ ہو جاوین اور آپکا ممدوح ان کے پنجہ گرفت سے مخلصی کی پاوئے اور اوسکی مراد بر آئے اور آپکا شکریہ بجالاوے پس صد آفرین ہمین ہے مولانا تو یہہ بھی وجہ آپکے تعجب و غضب اور اوسکی حیرت مرتجب کی بیشک گربزان و روباہ بازان چنین کنند کہ ہر دو شما کردہ اید شرم شرم شرم یہہ حیلہ سازی تو ہوئی مگر کچھہ بھی کام نہ آئی کیونکہ نہ آپ آپ ہی چھٹی پا سکتے ہین اور نہ وہ فضل سعیکم فی الحیوۃ الدنیا ۵ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم ۵ نہ ادھر کے ہوئے نہ اودھر کے ہو سکے ۵

دیگر آنکہ آپ ثناء اللہ امرتسری کے اغلاط کو جو دابۃ الارض مین لکھی ہین اغلاط جانتے ہین یا نہ پہلی شق پر اونکو ضلالت اور مخالفت اہل سنت و موافقت اہل بدعت جانتے ہین یا نہ پہلی شق پر اس ضلالت کو ضلالۂ اہل الحاد و معتزلہ بداعتقادی جانتے ہین یا نہ پہلی شق پر ایسی کتنی گمراہی سے آدمی ملحد ہو جاتا ہے کیا ایک ایسی غلطی سے بھی فرق ضالہ مین داخل ہو سکتا ہے یا نہ حضرت عائشہ صدیقہ رضہ نے فقط ایک ایسی غلطی سے ایک عورت کو خارجیہ کہہ دیا تھا پس اگر آپ ہر ایک تردید کی پہلی شق اختیار کرتے جاوین تو ثناء اللہ ملحد ہوا اور آپ اوسکی تائید کر رہے ہین باین ہمہ آپ اوسکو سچا اہل سنت بھی کہتے ہین تو کیا سچا ملحد اور سچا اہل سنت دو نوع ہو سکتے ہین آپ ہی فرمائینگے کہ ہرگز نہین پس جامع ضدین کا کیا حال ہوا اور عمدۃ الملحد کو سنی بنانے والا اور اوسکی تقویت و دوستی کرنے والا کون ہوا قال اللہ تعالی ومن یتولہم منکم فانہ منہم ان اللہ لا یہدی القوم الظالمین فذلکہ اسکا یہہ ہوا کہ بر تقدیر مذکور آپ

بدولت خلاصے ملحد ہوئے اور جز تردید کی شق ثانی اختیار کرنے پر آپ دروغ گویم بر روی تو کے مثل کے مصداق ہین فلہذا آپ اسکو
ہرگز نہ بھولینگے افسوس کہ آپنے جناب مولانا مولوی ابوسعید صاحب پر زبان درازی و انتقام کشی ملحد کی طرفداری مین اگر کی وہ بھی موجب
و ناحق جسکا جرم عند اللہ و عند الناس بہت کچھہ ہے اوسکی پہلی سزا سر دست ترت تو یہہ ملی ہے کہ آپ بمنزلہ کوہ کے نظر آتے تھے اور
اب کاہ کے منزلہ مین پہونچ چکے ہین ہر کس و ناکس آپکی خونریزی انصاف و پاسداری اعتداد و اعتقاد سے ناخوش ہے مولوی
ابوسعید صاحب سے اگر کچھہ قصور و فتور آپکی جناب عالی مین ہوا تو یہی کہ انہون نے آپکو واعظ لکھا پس بس جسکا بدلہ بلکہ اوس سے بڑھکر آپ
خود لیچکے ہین اور آن انکو واعظ وغیرہ لکھہ چکے اور اگر کچھہ اور بھی اونہون نے میدان مین بلانے اور للکارنے کے متعلق لکھا تہا تو آپ
بھی ایسا ہی بدلہ اون سے لے سکتے تہے مولوی صاحب نے آپکی نسبت کوئی ایک لفظ بھی ایسا نہین لکھا جسکو خاص اوباش مع معاش
بازاری لوگونکی بول چال اور اصطلاح اور ان کا خاص محاورہ ہو اونکے الفاظ تو وہ ہین جو مبارزت و مناظرت کے وقت بولا
کرتے ہین پس افسوس صد افسوس کہ آپ ایک ایسے لفظ پر جو خدا کی صفت بھی ہے اور آپکا ابلیس محضض محرض بھی اوسکو ماہا کر
ہان اگر اوس سے طنز و اشارہ ہو تو صرف اسی طرف کہ آجکل کے اکثر واعظ لوگ کم علم ہو کر بہت کچھہ ناچتے اور کودتے رہتے ہین خیر
کچھہ بھی ہو آخر بات انصاف کی ہے تو یہہ کہ آپکا مزاج عالی ایسا اسور زدہ ہے کہ گویا گل پھینکنے کو آپ سنگ گل سمجھہ گئے اور
آپکو ایسا زخم کاری ہوا کہ جسکا بہ دستمال ہونا آپکے پاس غیر ممکن ہے ایسا غضوب آدمی مدعیان علم مین کوئی کم ہوگا کیا حضرت
قاضی صاحب آپکے پاس یہی انصاف ہے جو آپنے کیا کیا کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کا یہی اقتصاص و اعتیاض مقرر ہے کیا ان اللہ
یامر بالعدل کا یہی تقضی ہے کیا فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدی علیکم پر یہی عمل ہے جو آپسے صادر ہوا اب مین بھی آپکا حوصلہ و ظرف
علمی و مبلغ و پایہ علم معلوم کر کے آپکو قاضی جانتا ہون کیونکہ آپ علما اکابر مین ہرگز داخل نہین ہین آپ تو تنگ حوصلہ کم پایہ ہو
کم استعداد و کم لیاقت آدمی ہین تبہی تو صرف بناوٹی باتین گھڑتی باتین بناتے ہین باقی علمی پایہ ہیچ اگرچہ آپ مجھہ کو بہت کچھہ
گالیان دینگے اور بہانڈون کی ہجو گوئی کرینگے اور پہلے بھی بہت کچھہ محمد عمر کے نام سے کتنے بار دیساکر چکے ہین اور اخبار مین چہاپ
چکے ہین جسکے جواب مین دو رسالہ بھی بن کر ہین کشف الغطاء ۔ الاصلاح المزید ۔ منگاکر انکا مطالعہ کیجئے اور پہر آئندہ میرے رسالہ
کے الفاظ پر اعتراض کیجئے مگر مجھے تو اونکی کچھہ پروا نہین ہے اور نہ ہوگی بلکہ آخرت کے لحاظ سے بہت اچھا ہے بہر طور مین اور سب
تاڑ گئے اور بات بھی واضح ہو چکی کہ آپ اور ملحد بحث سے ڈر کر خالی گیدڑ بھبکی سناتے خلاف واقع باتین کرتے اور سراسر ظلم
تعدی کے کام کرتے ہین تاکہ ہمارا پیچھا چھوٹ جائے اور وہ میری تحریر طویل جواب طلب جو آپکے پاس ہے اور ہنوز جواب ندارد
چھپنے نہ پائے مگر آپ کب اور کہان چھپ سکتے اور بچ سکتے ہین **قولہ** اور مزہ یہہ ہے کہ خود لاڈ انکا کلام مکذب ہے تکذیب کیلئے
خارج سے استدلال کی ضرورت نہین ہے **اقول** واہ یہہ بھی کیا مزہ ہے کہ آپکا یہہ کلام آپکا مکذب ہے یعنی یہہ کلام آپ کا
کذب بحت ہے اور ان پر بعض اتہام ہے ورنہ ثابت کر کے بتلاؤ کہ ان کا کونسا کلام جسکو تم اونکا مکذب ہے ہرگز نہین ثابت
کر سکتے پس ثابت ہوا کہ وہ کذب ہے اور جو کذب ہے بر تقدیر ثبوت اسکے کے کاذب کا مکذب و فاضح ہے اور کافی مکذب ہے

خارج سے اسکے ساتھہ ضم کرنے سے یا استقلالاً اوس خارج سے استدلال کی ضرورت وحاجت نہین تو آپ کاذب ٹھیرے اور کاذب کا کلام غیر معتبر اور وہ خود غیر موثر ہے ~~ بیا کہ اینجا بیگر ~~ کہ کذب آدمی راکند بے وقار * پس آپکا سارا ضمیمہ خارج از اعتبار و وقار ہوگیا وہو المطلوب

~~ خوشتر آن باشد کہ سر دلبران گفتہ آید در حدیث دیگران

قولہ یہہ بالکل دروغ بیفروغ ہے دو برس یا کچہہ زائد ہوئے الی قولہ جو تہا واقعہ یہہ ہے **اقول** یہہ بہی دن دہاڑے آپکا ہی سفید جہوٹ موٹ ہے جو برائی مین پہاڑ سے موٹا اور بے حقیقتی مین چہوٹے سے چہوٹا افسوس کہ آپ دین وایمان بات چیت گمان بیان سب مین جہوٹے ہین اور اس اقبح عمل (جہوٹ) مین روز وشب توغل وشغل زیادہ رکہنے سے مبالغۃً زید عدل کیطرح آپکی ذات بے باک جہوٹ ناپاک بنگئی ہے اور جہوٹ سے آپکو ایسی رغبت ومحبت ہوگئی ہے کہ بغیر اوسکے صبر وچارہ نہین اور آپکو اوس کی ایسی عادت ورغبت ہوگئی ہے کہ گویا جہوٹ آپکا تکیہ کلام ہے یا آپکی زبان دروغ بیان ہی بے لگام ہے کہ بالاضطرار بلا اختیار آپکی لسان کذب فشان پر جہوٹ ہی جاری ہے اور ملحد مفسد کے الحاد وفساد کا اثر بد آپکے رگ وریشہ مین ہی ساری۔ تب ہی تو اوسکی حمایت بیجا ولامذہبی رشتہ کی رعایت ناروا کے جوش نے آپکو بیہوش ومدہوش بنادیا ہے کہ صدق وکذب ہر دو آپکے نزدیک برابر ہین یا آپکی اصطلاح ہی اولٹی اور جدید در مزد غمز کی خصلت پلید پیدا ہوی ہے کہ آپ سچ کو جہوٹ اور ملحد کو اہلحدیث اور ضلالۃ کو ہدایت کہتے ہین ~~ گر راست سخن گوئی ودر بند بمانی * بہ زانکہ دروغت دہد از بند رہائی * یا کیا ہے واللہ اعلم کما قیل ~~ برعکس نہند نام زنگی کافور * خیر اب سنو کہ مین بالا آپکے ان چار دن وقائع کا جواب باصواب دلواجمالاً دیکر آیا ہون اگرچہ حاجت اعادہ نہین مگر بارادہ ایضاح کاشراق الشمس علی الاصباح مکرر عرض ہے کہ حضرت آپ روباہ صفت ہین شیری وبہادری کی ہوا بہی آپ لوگون کو نہین لگی آپکا کام ہے حیلہ سازی وروباہ بازی ودروغگوئی ومفرجوئی آپکا علم ہے تو یہی اور عمل ہے تو یہی عمر بہر آپ کو اسی کی مشق رہی فبناءً علی ہذا آپکی تقریر چارون واقعات کی ہی صرف زباندرازی وبلند آوازی وسخن سازی وروباہ بازی ہے باقی ہیچ افسوس کہ آپ اس نفاق بیانی واستطالت لسانی کا نام بحث رکہتے ہین پہر مزید بران تعجب یہہ کہ اس پر اپنی فتح کا نقارہ بجاتے اور جناب مولانا ابوسعید صاحب کو جو ملاحدہ کے مقابلہ مین سچے دینی بہادر دلاور ہین منہزم ومدبر قرار دیتے ہین پہر طرفہ یہہ کہ آپ جو قول مولانا کا نقل کرتے ہین اوسکو جہوٹ جہوٹ بولتے جاتے ہین اور آپکا طرز سخن باواز بلند منادی ہے کہ آپ لباس تقوی سے عاری ہین اور حمیت جاہلیت کی بیماری وگرفتاری مین مبتلا ہونے سے یہان تک بدحواس ہین کہ آپکے قلم ستم رقم سے کیا لکہا جاتا ہے آپکو خبر نہین ہے بات یہہ ہے کہ آپکا تہذیب نامہ شرافت شمامہ (ضمیمہ اخبار) بہت طویل اور سراسر فضول ولغو وکذب واتہام سے پر ہے اور علمی باتون سے خالی ہے مگر ایک دو بات کلی مشکک وغیرہ کا برائے نام اوس مین ذکر ہے پس اگر مین ہر ایک بات کا جواب دون تو ایک دفتر ہوجاویگا لہذا بالفعل آپکے سرمایہ ناز وفخر باتون کا جواب دیتا ہون جو متضمن ہوگا آپکی تمام باتون کے جواب کو اور اگر آپنے کسی بات کے جواب نہ دینے کی شکایت کی تو پہر انشاء اللہ تعالی اسکا جواب بہی دونگا خیر اب سنو کہ آپکا شیر نر مگر روباہ سے بدتر اپنے پرچہ اخبار مورخہ ۱۶ جمادی الاولی سنہ ۱۳۲۳ھ مین لکہتا ہے کہ

مولانا (مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب) چاہتے ہیں کہ اس قسم کے اختلافی مسائل کو عام جلسہ میں پیش کریں جس میں ہر قسم کے لوگ شریک ہوں
انتہی نیز آپ خود لکھتے ہیں کہ بٹالوی بھی وہاں (اسٹیشن لاہور پر) آنکلے اور حسب عادت فرمانے لگے کہ "مجھے جلسہ میں بلاؤ اور گفتگو کا وعدہ کرو
انتہی نیز آپکا اپنے پرچہ اخبار ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ میں لکھتا ہے کہ آج عرصہ بارہ سال کا ہوا کہ خاندان غزنویہ اور ان کے ہمراہ مولوی صاحب
بٹالوی وغیرہ نے میرے ساتھ مخالفت اٹھائی ہے انتہی کیوں حضرت اب تو ذرا انصاف سے فرمائیے کہ "بالکل دروغ بیفروغ" آپکا کیسا دروغ
بیفروغ ثابت ہوا یعنی آپ ہی کاذب ٹھہرے آپکے پیر صاحب خود اقرار کر رہے ہیں کہ اونکی مخالفت جناب مولوی ابوسعید صاحب سے بارہ برس
سے ہو رہی ہے اور اتنی مدت کے اندر کیسے کیسے اکھاڑے بحث و تکرار کے اور جھگڑے ہوئے آپکو کیا خبر اور اپنی بے خبری پر آپکا یہہ تحکم
وظلم اور آپکی منطق الطیر کا اجراء کہ آپکے واقعہ امرتسر کے پہلے کچھ چھیڑ چھاڑ و تکرار بحث کے متعلق ہوئی ہی نہیں اور یہہ لکھنا کہ بارہ برس سے
آپ مجھہ سے مباحثہ کا دم مارتے ہیں بالکل دروغ بیفروغ ہو گیا نہایت افسوس ہے آپکی اس عقل و فہم و فراست و منطق الطیر دانی پر ؎
برین فہم و دانش بباید گریست + بھلا کوئی ایسا بیوقوف منطقی بھی دنیا میں گزرا ہوگا کہ صرف ایک واقعہ میں حاضر ہونیکو نافی قرار
دے واقع ماضی کا اور کاذب ٹھہرادے مثبت ماضی کو چہ جائیکہ وہ خود صاحب واقعہ بھی ہو حالانکہ اس منطقی کا پیر بھی وہی واقعہ خود بیان
کرے اور وہ بھی خود مشارکت فی الواقعہ کے سبب سے صاحب واقعہ ہووے تو صاف لازم آیا کہ اس مرید نے اپنے پیر کو جھٹلایا اور اسکے بیان کو
بالکل دروغ بے فروغ کہا واہ چہ خوش ؎ شادم کہ از رقیبان دامن فشان گزشتی + گو مشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد +
اب تو بفضلہ تعالی یہہ بات بھی بخوبی پایہ ثبوت کو پہونچگئی کہ آپ صرف واعظ و قاص ہی ہیں اور نام کے مولوی ورنہ ایسی تقریر خام ناکام
تو کوئی ادنی طالب علم بلکہ کوئی ادنی ذی فہم بھی نکریگا بلکہ ایسی تقریر کرنے والے کو ابلہ بلید ہنقہ کہیگا ہر صاحب ہوش جانتا ہے کہ مثبت
مقدم ہوا کرتا ہے نافی پر افسوس کہ آپکو اس کی بھی خبر نہیں اور شاید کہ اس قاعدہ کو کسی استاد سے پڑھا نہیں اور فطرتی طور پر اسکو سمجھا
نہیں آپ معذور بھی ہیں کیونکہ وعظ کی تقریریں چھانٹنے اور اردو کے محاورات کی مشق اور اون کے حفظ و ضبط کرنے میں مشغول
رہا کرتے ہیں آپکو فرصت ہی کہاں ہے کہ ضروری علمی باتوں کو سیکھیں یا اونکا مطالعہ کریں خیر اب دوسری بات بھی سمجھہ لیں کہ
جبکہ آپکے اور آپکے پیر و مرشد ملحد کے اقرار سے ثابت ہو چکا کہ جناب مولانا ابوسعید صاحب بٹالوی کا عام جلسہ میں جس میں ہر قسم کے لوگ
حاضر ہوں جلسہ ہوں اصول خمسہ سنانے اور ان میں بحث و تحقیق کا ارادہ ہے اور ہر سال از خود اسکی درخواست و تمنا کرتے ہیں اور یہہ بڑا دینی
ضروری کام ہے جس سے اصلاح عقائد و اعمال کی متصور و متوقع ہے اور مدرسے اور جلسے دینداروں کے بھی اصلاح آخرت اور
ازالہ شبہات و رد و قدح بر ملاحدہ و زنادقہ کے لئے ہوتے ہیں نہ کہ تخریب و افساد اعتقاد و اختلاط با فرق ضالہ و اہل الحاد و رفع فرق
و امتیاز و اتباع سلف وغیرہ کے واسطے اور تبلیغ احکام و اشاعت توحید رب انام و اصلاح عوام رسل اللہ و علماء باللہ کا کام ہے
ولہذا سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم مجالس عامہ عرب و اسواق عرب میں تشریف شریف ارزانی فرماتے تھے ایسے ہی علماء بھی اسکی درخواست
کیا کرتے ہیں پس نہایت افسوس کا مقام ہے کہ تین دن تک جلسہ ہے اور علماء طلباء جہلاء اصاغر اکابر نیچریہ و ملاحدہ تو تقریر
کریں اور جو بیچ میں آوے کہیں اور بڑے پیر نیچر کی ثناء و تعریف دل کھولکر اس جلسات مدعیان عمل بالحدیث میں کیجاوے

اور بہت کچہہ کارروائی عمل مین لائی جاوے مگر دو تین آخر ایک گہنٹہ اصول خمسہ کے واسطے نہ دیا جاوے بلکہ اس کو فتنہ و فساد
کہا جاوے پہر اتنا بڑا خراب کام سزا وار زجر و ملام کرکے اولٹا الزام و اجرام و اتہام فرار از بحث کا جناب مولانا ابوسعید بٹالوی
پر لگایا جاوے اور جلسات کے ختم کے بعد برائے دفع الزام بیکار بحث و کشتی کے واسطے بلایا جاوے چنانچہ اسٹیشن لاہور پر بھی
ہوا کہ جو مقصود اصلی ہے حضرت مولوی صاحب کا وہ تو ہونے نہ دین اور لوگون کو خوش کرنے اور اپنی عزت پیدا کرنے کے واسطے
کھڑے کھڑے کشتی کرنے کو بلایا جاوے اور عین عام مجلس مین اپنی عزت بچانے کی غرض فاسد سے آپکی اجازت نہ دیجاوے
وجہہ یہی کہ اصاغر اکابر پنجریہ علاوہ ہر قسم کے جو نام کے اہلحدیث اور نام کے مسلمان تھے سب جمع پڑتے مین اور سب کو اتباع سلف
زہر کی طرح بری معلوم ہوتی ہے پس وہ کیونکر ایسی بحث کی اجازت دیتے دوسرا سب کو ڈر تہا کہ کہین جلسہ مین علمی تقریر
و بحث شروع ہوگئی تو مولانا بٹالوی صاحب رحیم آبادی و غازیپوری کے چھکے چہوڑا دینگے اور چوکڑیان بہلا دین گے اور ان کے سب دعاوی
باطلہ خاک مین ملا دین گے غرضکہ رحیم آبادی صاحب اور ان کے پیرنے کہ عادتہما تحقیق حق سے نفرت اور بحث بر استی کرنے سے عاجز
ہونے اور راز کہل جانے کے ڈر سے جناب بٹالوی صاحب کو عین مجمع عام مقصود سے ہی روکا اور پہر اولٹا ان پر اتہام فرار از بحث
کا بہی لگایا اور قسم قسم کے حیلہ حوالہ سے لوگون کے پاس سچا بننا بہی چاہا اور چکر مکر سے کام لیا پس این چہ بوالعجبی ست یعنی جناب
مولوی ابوسعید صاحب پر چار دن واقعہ مین فرار از بحث کی نسبت کرنا سراسر افترا و اعتدا ہے بلکہ معاملہ برعکس ہے اور لوگون
کے پاس شرمندگی حاصل ہونے کے ڈر سے اپنے فرار کو فتح اور اونکی فتح کو ساتہہ شکست کے بیان کیا ہے اور اس مین کیا کیا عام
فریبی کا کام کیا ہے دنیا بہر کے لوگ ادنی سے اعلی تک اس بات کو بخوبی سمجہتے ہین کہ صرف زبانی باتین بنانے اور دعاوی لمبے چوڑے
کرنے مین اور دعاوی کے سچا کر دکہلانے اور کام کرنے مین بڑا فرق ہے چنانچہ کہا گیا ہے ؎ قدم باید اندر طریقت نہ دم ؛
کہ اصلے ندارد دم بے قدم + فہنا و علی ہذا جناب رحیم آبادی صاحب اور ان کے پیر اور ساری پارٹی الحادی فسادی کا کام ہے دعاوی
باطلہ اور اقاویل عاطلہ اور جناب مولانا مولوی ابوسعید صاحب کا مقصد ہے احقاق حق اور ابطال باطل اور رحمانی پارٹی اس
مین رخنہ اندازی و فتنہ و فساد کے باغی اور ابطال حق مین ہمہ تن ساعی اور جانب الحاد کے داعی اور سچ کو جہوٹ اور جہوٹ کو سچ
بنانے کے عادی اور کتنی حق باتون مین فسادی ہین غرضکہ آپکا سارا کام اور کلام جو بارہ برس سے بحث و تکرار مین اب تک ہوا
اور ہو رہا ہے اور خصوصا اس ضمیمہ اخبار مین جو کچہہ چلا ہے سب کچھ اسی قبیل سے ہے اور سب کچہہ اوسپر مبتنی ہے یعنی اونکی تحریر و تقریر
سب بیکار و بے اصل ہے اور شور و شغب اور یہی انکا علم و حوصلہ و فہم و فیصلہ اور یہی اونکی لیاقت و استعداد و ہنر و فضل
و کمال ہے اور اسی کا نام ان کے ہان فتح ہے اور تمام مجالس و محافل مین یہی ونکا رنگ و ڈہنگ ہے یعنی دنیا کے کہاپے ہین
باقی ہیچ پس اگر ایسے لوگ اتنی اور ایسی کارروائی سے اور خالی باتون سے جناب مولوی ابوسعید صاحب پر زباندرازی کرین
اور شرم دلائین جیسا کہ انہون نے اس ضمیمہ مین اور اخبار زیغ بار ضلالت آثار مین کیا ہے اور کرینگے تو جائے تعجب نہین
کیونکہ ایسے جہال ضلال کا مقتضائے طبائع یہی ہے حکماء کا قول ہے کہ خردمند یراکہ در زمرۂ اجلاف سخن ببند دشگفت مدار

کر آواز بربط با غلغلۂ دہل برنیاید و بوئے عبیر از گند سیر فرو ماند ۞ بلند آواز نادان گردن افراخت + که دانا را به بے شرمی بینداخت
نمیدانید که آہنگ حجازی + فرو ماند ز بانگ طبل غازی + **قولہ** شیر پنجاب آپہونچے **اقول** خدا جانے کس معنے سے آپنے
ملحد فی آیات اللّٰہ و مفسد فی دین اللّٰہ کو یہہ لقب عطا فرمایا ہے اگر اس وجہ سے ہے کہ وہ پنجاب کے ملاحدہ کا شیر (سردار) ہے تو
بجا ہے ولیکن مقام مدح اسکا آبی ہے اور آپ تو اوسکے مداح ہین اور اگر اس وجہ سے ہے کہ وہ پنجاب کے علماء سے اعلم ہے علوم عقلیہ
و نقلیہ مین تو یہہ سراسر غلط ہے و بہ اصطلاح آپکے کذب صریح ہے کیونکہ او بیچارہ چہ چیز است ایک طالب علم سا بے رہی اوسکی مفسریت
سو یہہ اوسکی بناوٹ ہے اور دوسرے گمراہون وغیرہم سے نقل ہے اور جہان اوسکے طرف سے کچھہ کچھہ ہے وہ غلط و سلط ہے
بھلا وہ بھی مفسرین مین سے ہوسکتا ہے کہ جسکی استعداد خام اور نصاب تعلیمی نظامی اوسکا ناتمام ہو خصوصًا اصل علم کتاب و سنت مین اوسکو
دخل تام نہو اور تعداد معتد بہ حاصل نہو اور مفسریت کا دعوی و عمل دونون غلط ہی ہون اور آپکا زعم اور رائے کی تصدیق بھی اس معنی کے
رو سے اگر ہے تو غلط ہے علاوہ آپکا مبلغ علم ہی معلوم ہو چکا ہے کہ آپکو امتیاز کا بھی مادہ حاصل نہین ہے اور اگر اس وجہ سے کہ وہ اتباع سلف
و حجیت اجماع کا منکر اور تاویلات باطلات در آیات و احادیث کا فاعل ہے اور آپ خوش ہین تو آپ اوسکے بڑے بھائی ثانی الاثنین
ہین تب تو آپکو بطریق اولی شیر بنگال کہنا چاہیئے اور اگر اس وجہ سے ہے کہ وہ آریہ کا رد کرتا ہے سو لائق ہو کہ مرزا قادیانی اس سے
بڑھکر اور بہتر اون کا رد کرتا تھا تو وہ اولی بہذا اللقب ہوا اور اگر اس وجہ سے ہے کہ مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب نے اوسکو ایسا لکھا تھا
تو واضح ہو کہ اونکا لکھنا من قبیل التہکم تھا قال اللّٰہ تعالی ذق انک انت العزیز الکریم اور اگر اس وجہ سے ہے کہ اوسکا اخبار ضلالت
آثار دور و نزدیک جاتا اور گمراہ کرتا اور نیچرون اور ملحدون کی تائید کرتا بلکہ مشرکون گور پرستون سے راہ و رسم رکھتا اور ان کی طرح
سے اعانت اور ان کے مقابلین موحدین اور اون کے بڑے عالم نامی گرامی جناب مولانا مولوی قاضی عبد الاحد صاحب خانپوری کی
ہتک حرمت و اہانت کرتا ہے تو اوسکو شیر اشرار دنیا کا لقب ضروری دینا چاہیئے اور یہی وجہ تو سب وجوہ تلقیب مذکورہ
پر راجح و اولی و انسب معلوم ہوتی ہے بہر طور بعونہ تعالی آپکا اعتبار و وقار جاتا رہا کہ ایسے ملحد کو ملحد نہین جانتے یا جانتے ہین مگر
اوسکی توقیر و خدمت و نصرت مین ترقی پذیر ہین نہین جانا کہ دنیا مین کوئی فرد انسانی ایسا بھی گذرا ہو کہ وہ حاجی حافظ عالم
فاضل صوفی مناظر کہلا کر ایک بڑے عالم فاضل جامع العلوم و الفنون معدود در علماء کبار کو جسکا ثانی آجکل دنیا مین نظر نہین آتا
ایسا جاہل و لا علم بناوے اور اوسکی ایسی ہتک حرمت کرے کہ الامان اللہ اکبر کیا جناب مولانا مولوی محمد حسین صاحب ایسے ہو گئے
کہ اون کے حق مین لکھا جاوے کہ "آپ کیلئے تو ایک چوہڑا (بھنگی) ہی ہٹنے والا نہین آپکی دہان بجرے نمی ارزد کی حالت
ہے وغیرہ وغیرہ کلمات ہتک حرمت بسیار در بسیار موجود ہین جو کسی مومن ادنی سے ادنی کے حق مین بھی اونکا استعمال جائز نہین
یہہ ہے تہذیب و انسانیت و شرافت حضرت رحیم آبادی صاحب کی جس سے واقعی چوہڑے چمار کو بھی ضرور ہی عار و شرم آئیگی مگر
رحیم آبادی صاحب اوسکو مایہ ناز سمجھکر شیخیان بگھارتے اور خوشیان کرتے ہین کہ آپنے کیسی تقریر لکھی ہے غرضکہ بڑے جاہل ہا
بڑے بے دین وہ لوگ ہین جنہون نے رئیس الملحدین دجال بالیقین کو شیر پنجاب کا لقب دیا اور اون کے قلوب ممسوخہ مغلوقہ ملعونہ

ہین اور ایمان باللہ وبرسول اللہ وبآیاتہ وباحادیثہ سے خلل ہین قال اللہ تعالیٰ ولو کانوا یؤمنون باللہ والنبی وما انزل الیہم ما اتخذوہم
اولیاء ولکن کثیرا منہم فاسقون **قولہ** اگر صلح خواہی نخواہیم جنگ **اقول** غالباً اس خط مین دوسرا یہہ مصرع ہی ہوگا ۔ وگر
جنگ جوئی ثبیابی برنگ ؛ مگر آپنے اپنی امانتداری ودینداری ظاہر کرنے کے واسطے آپنے دوسرا مصرع چٹ اور خورد برد کردیا
تاکہ ناظرین کو وہم گذرے کہ حضرت بٹالوی صاحب رحیم آبادی صاحب سے دبکر اور ملحد فسادی سے ڈر کر فقط صلح ہی چاہتے تھے بھلا
جس آدمی کو ملحد کی طرفداری مین یہانتک غلو ہوگیا ہو کہ امانت مین خیانت کرے اور ایمان کی جگہ مین بے ایمانی کا کام کرے
اور خدا صاحب سے نہ ڈرے تو وہ کتنا بڑا فاسق اور مردود ہے اور اسکے قول وفعل کا کیا اعتبار اور خود اس کا کیا وقار ہے ۔
امانت ہو تو ایسی ہو دیانت ہو تو ایسی ہو ؛ یہہ سب کچھ ملحد کی محبت وصحبت بد کا اثر بد ہے **قولہ** ہمارے بٹالوی صاحب ایسے
تو مرد میدان ہین **اقول** انصاف کی بات تو یہی ہے کہ جناب ابوسعید صاحب کی ذات بابرکات گویا موضوع ومصنوع ہوئی
ہے واسطے مقابلہ ومحاربہ کے ساتھہ ملاحدہ وزنادقہ کے ہمارے مرشد ہادی واستاد مولانا مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی رحمۃ اللہ
علیہ خانہ جنگی اور آپس کی شکر رنجی کے زمانہ مین فرماتے تھے کہ مین تو مولوی ابوسعید صاحب سے دلی محبت اسوجہ سے رکھتا ہون کہ وہ
ملاحدہ کا خوب ہی رد کیا کرتے ہین غرضکہ اکابر ملاحدہ وفراعنہ کی وہ بیخ کنی کرچکے اور کرتے آتے ہین اون کی مردانگی مین تو کچھہ شک نہین
ہے ساری دنیا جانتی اور مانتی ہے رہی آپکی نفاق ورزی وروباہ بازی جو محمد عمر کو ٹٹی بناکر کرچکے ہین جب لوگون پر ظاہر ہوگی
تو معلوم ہوجائیگا کہ آپ کیسے بالیاقت آدمی ہین اور کیسے کیسے اغراض جہالت کے کرتے ہین جس سے اہل علم کو شرم آوے ملاؤ
آپکی مردانگی تو یہہ کہ اہل حق وسچے اہلحدیث لوگون کے ساتھہ بے ہتھیار لڑتے اور ملحد زندیق کی مدد کرتے ہین جو کسی ادنی ایماندار دیندار
کا بھی یہہ کام نہین ہے بلکہ موذی الی الکفر ہے کما لا یخفی رہے آپکے ایک دو کام معرکہ آرائی کے جو حسن البیان ہے اور مناظرہ مرشدآباد
کا سو وہ کام تو اچھے ہین خدا صاحب قبول کرے اور ان کی برکت سے آپکو راہ راست پر لاوے مگر وہ چندان فخر علمی واظہار لیاقت
کے کام نہین ہین ہے مشو غرہ بر حسن گفتار خویش ؛ بتحسین نادان وپندار خویش ؛ وجوب تقلید شخصی کا مسئلہ اوہن من بیت
العنکبوت ہے خود حنفیہ بحر العلوم وغیرہ اسکے راد ہین کچھہ بڑے لیاقت کا کام نہین کہ آپ اس پر اسوجہ سے خوش ہون کہ آپ
بڑے صاحب استعداد ہین دوسرا کام بھی ویسا ہی ہے شبلی ایک ملحد آدمی کتاب وسنت سے چندان ماہر نہ تھا کہ اُس کی تغلیط سے
آپ ذو استعداد کہلائین خیر کچھہ بھی ہو اب تو آپ منافقانہ کارروائی مین لگے ہین اور ملحد کی معاونت علی الاثم فرمارہے ہین
اور اسی کی گا رہے اور میدان سے بھاگ کر خانہ نشین ہین اور گربہ بازی کی خصلت ذمیمہ ملحد سے سیکھے ہین غرضکہ آپکی مردانگی
تو اب یہہ ہے کہ ملحد سے متبری ہوکر سچے اہلحدیث پرانے زمانہ کے ہوجاوین اور اتباع ہدی کو مقدم کرین اتباع ہوی پر ورنہ ملحد کو
سچا اہلحدیث اہل سنت والجماعت بنائین اور اوسکے الحادات کا جواب دین ورنہ آپکی مردانگی وفرزانگی تو یہی ہے کہ آپ
لاف بیجا وادعاء زبانی واستطالہ لسانی واعتداء بیانی مین خوب مشق رکھتے ہین اور اظہار حق وتسلیم حق واعتراف بالخطاء
ورجوع از غلطی کی طرف جو اہل حق عالم ربانی کا کام ہے نہین آتے ہین پر نہین آتے ہین اور یہہ تو خدا پرستون کے پاس سخت تر

عیب بلا ریب ہے **قولہ** اس مین چند جھوٹ عیان ہے **اقول** آپکے دعاوی باطلہ مین سے جس سے آپکی تحریر بھرے ہے یہہ
ہی سراسر کذب وافترا محض ہے چند تو کجا ایک جھوٹ بھی نہین ہے اگر سچے ہو تو ثابت کرکے بتلاؤ ولن تثبت واحدا ابدا فضلا
عن ان یکون متعددا فتب الی التواب متابا **قولہ** جب اونہون نے لفظ مسلم الفریقین لی تو لہ کذب کی وعید خیال
فرمائین **اقول** اعتراض کردن را علم باید وحلوا خوردن را روئے شاید۔ خیر اگر آپنے مجاز مرسل کا ایک قسم بھی جو ماپؤل الیہ
کہلاتا ہے پڑھا ہوتا یا آپکو یاد رہ جاتا تو ہرگز یہہ اعتراض خام نافرجام جو تمازیست ناصح وفاضح ہے آپکے حق مین نہ کرتے اگر آپ
سچے مین اور تحصیل علم سے شرم نہین رکھتے ہین تو کسی مکتب مین تشریف لیجائین اور اسکی تحصیل سے فارغ ہوکر دخل در معقولات
دین ورنہ اس سمجھہ بوجھہ پر اعتماد کرکے ہمیشہ رسوا وخوار ہوتے رہینگے کوئی آپکا لحاظ کب تک کریگا اس ندامت کو محمد عمر کے نام کی
تحریر سے ندامت حاصل کردہ کے ساتھہ ہی ملالین تاکہ یک نہ شد دو شد ہو جاوے افسوس کہ آپکو من قتل قتیلا فلہ سلبہ اورا لی
ارانی اعصر خمرا کا مسئلہ بھی یاد نہ رہا اگر آپ سچے ہین تو اسپر بھی ہی اعتراض کرکے خدا ورسول کی تغلیط اور تکذیب بھی کرین
تاکہ پوری سعادت حاصل ہو جاوے غرضکہ یہہ جہل مرکب پھر مزید برآن اسکا نام جھوٹ رکھنا پھر مزید بران اس پر دوسرے دنکو
وعید کذب یاد دلانا حیرت انگیز بات ہے اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب **قولہ**
جو اجابت بٹالوی کرچکے ہین اوسکو رد کنا چہ معنی دارد **اقول** جناب بٹالوی صاحب کی عبارت درست اور مطلب خیر
سے عوام بھی سمجھتے مین مگر رحیم آبادی کی قوت عاقلہ کی عین کالعمیا ہو گئی ہے اور اس مین بہت کچھہ اعوجاج بسبب نحوست اختلاط بالجہد
مزاج آگیا ہے لہذا آپکو سیدہا اولٹا اور اولٹا سیدہا نظر آتا ہے بمانقیل ع خویشتن را بزرگ پنداری + راست گفتند یک دو بیند
لوچ + حضرت بٹالوی صاحب کی وہ عبارت یہہ ہے "اس اجابت کو آنعزیز نے روکا تو تار ٹوٹنے والے تار جائین گے" اسکا
مطلب واضح ہے محتاج بیان نہین ہر ایک اوسکو سمجھہ سکتا ہے اور وہ یہہ کہ مین تو چیلنج عزیز کی اجابت کرچکا اور سیالکوٹ جانے
پر تیار ہو گیا لیکن یہہ جانا اور کام ہونا ایک دغاباز فریب باز کے جانے پر موقوف ہے اگر وہ نہ گیا تو مین کیسا جاؤنگا اور وہ کام
کیسا ہوگا تو یہہ بات صاف کہلی ہے کہ اوس کا نہ جانا مانع ہوا کام (بحث) کے نہ ہونے کو اور موقوف علیہ کا عدم تو مانع ہوا کرتا ہے موقوف
کے عدم کو اور منع کا معنے روکنے کا ہے تو اب مطلب عبارت مذکورہ کا صاف واضح ہو گیا بلکہ عیان را چہ بیان کا مصداق ہو گیا اور
اہل علم خوب جانتے مین کہ اصل رجا کسی کام کی تو یہی ہے کہ وہ کام سر انجام کو پہونچ جاوے پس اگر وہ کام (مثلا بحث) ایسا ہے کہ
دو آدمی کے ملنے کرنے سے وہ بھی کسی تیسری جگہ جاکر کرنے سے ہوتا ہے تو ایک کا آمادگی ظاہر کرنا اور دوسرے کو وہان بلانا اور
دوسرے کا نہ آنا اور بہانہ وحیلہ پیش کرنا کیا معنے رکھتا ہے کیا دوسرے شخص کو جو بہانہ جو ہے مانع نہین کہہ سکتے مین بیشک کہہ سکتے ہین
اور بچہ بچہ اسکو سمجھتا ہے مگر رحیم آبادی صاحب اس مطلب کو مہمل بتلاتے ہین چونکہ وہ اولٹی باتین کیا کرتے ہین قرار مہمل کو موضوع سمجھنا
چاہئے ورنہ رحیم آبادی صاحب کو ہر ذی عقل ایسے لقب سے یاد کریگا جو اوس لفظ کے ذکر کرنے سے فی الحال اون کا ادب ولحاظ بھی
دوستی کا مجھے مانع ہے کیا اسقدر بھی حد انصاف سے بڑھ جانا اور جامہ ہوش سے باہر ہو جانا اور مکتب کے بچون کی الفاظ بازی

وہ بہی ہندی زبان کی جس سے تمام عوام وخواص تعجب کرین کہ کیا رحیم آبادی صاحب بقول ہنوز روز اول اتنی عمر اسی درجۂ اولی مین
ہی درجات تعلیمیہ مین سے رہے اور ترقی نصیب نہوی یا تنزل فرماتے فرماتے لکی لا یعلم بعد علم شیئا کے مرتبہ کو قبل از وقت
پہونچگئے یا کیا ہوا واللہ اعلم بہر طور تمام اہل علم کسی فن کے ہون بلکہ تمام اردو خوان رحیم آبادی صاحب کو فقط اس ایک مہمل اعتراض کی وجہ سے
بہت ہی چہوٹا جانینگے اور علمی حیثیت و اثر و قدر پر نظر کرتے ہوے یہی سمجہینگے کہ جناب بٹالوی صاحب اتنے بڑے فاضل صاحب کمال
ہر فنی ہین اور اون کا اسقدر رعب رحیم آبادی صاحب کے قلب پر طاری ہے کہ اون سے ڈرتے ہوے کوئی علمی اعتراض نہ کر سکے کیونکہ
خود اون کو ماخوذ و ملزم ہونا پڑیگا اور لینے کے دینے پڑجائینگے پس مارے غصہ کے وجوش عداوت بوجہ و نارواکے سوجہا تو یہی سوجہا اور
تعجب نہین کہ ان کے ابلیس انسانی ملحد لاثانی نے یہی یہہ رای دی ہو کہ اگر جناب بٹالوی کے ساتہہ بچون کی کہیل شروع کرینگے اور
اردو عبارت پر افترا پردازی اور اونکی نکتہ چینی کرینگے تو وہ صاحب مرتبۂ عالیہ اپنے علم وفضل کے لحاظ سے ضرور خاموش رہ جاینگے
اور ایسی ہلکی باتون مین جو طفلان مکتب کی تغلیط بازی سے کہین بڑہکر ہے دخل نہ دینگے اور ہماری بات بنجائیگی اور آئے دن کی
مباحثہ کی بلا سے (جسکی طرف مولانا بٹالوی ہمیشہ خصوصاً جلسہ کے ایام جو مجمع عام کا موقع مناسب ہے بلاتے رہتے ہین) رہائی ہو جاویگی
مگر رحیم آبادی صاحب مدعی کمال ہمہ دانی کے خاطر و بال مین خطور اس خیال کا نہوا کہ مجدد کی تعلیم و رای سے یہہ بہت ہلکا اور بڑا نکما کام
(اعتراض خام) سخت بے عزت کردیگا اور ذروۂ تبجیل سے اتار کر ماتحت الثری اور منزل تسفیل مین پہونچا دیگا حاصل مرام آنکہ
رحیم آبادی صاحب نے ارذل و اسفل کام کیا جس کے سبب سے آپ ساقط من عین الاعتبار و معدود فی الاشرار و خارج من الاخیار ہوگئے
اور کوہ سے کاہ بنگئے وہذا اول برکہ من برکات شیخکم الکشمیری قال اللہ تعالی ومن یتبع خطوات الشیطن فانہ یامر بالفحشاء
والمنکر **قولہ** یہہ ہے آپکی منطق **اقول** مولانا بٹالوی کی منطق تو بعونہ تعالی بہت صحیح نکلی افسوس تو آپکی منطق دانی پر ہے
باوجودیکہ آپ اوسکے مدعی بہی ہین دیکہئے آپ کے پیر کے رسالہ برعکس نام اتباع سلف مین لکہا ہے "گویا حق اون مین فرد منتشر ہے جو
موضوع ہے عامہ کا انتہی اور آپ اوسکی تقریظ و تصدیق مین لکہتے ہین کہ مین نے حرف حرف اوسکو دیکہا ہے مجہہ کو اوس مین کہین
لغزش نہین معلوم ہوی انتہی تو لکم ہبلا دنیا مین بہی کوئی بیوقوف منطقی ایسا گزرا ہوگا کہ اوس نے فرد منتشر کو موضوع منتشرہ مطلقہ کا
قرار دیا ہو واہ چہ خوش جبکہ منتشرہ مطلقہ محصورہ ہوگا کلیہ یا جزئیہ تو مولانا عبد العزیز صاحب فرد منتشر کو کیونکر موضوع بناینگے کیون حضرت
یہہ ہے آپکی منطق نیز واضح ہو کہ منتشرہ متعیدہ بقید عامہ کوئی قضیہ منطقی اصطلاح مین تو نہین ہے شاید کہ رحیم آبادی یا کشمیری
منطق مین ہو تو ہو پس آپکی منطق دانی کا امتحان تو اسی سے ہوگیا کہ مدعی منطق دانی کا ہوکر اور حرف حرف رسالہ کا دیکہہ کر بہی
اتنی بڑی موٹی غلطی آپکو معلوم نہوی بلکہ آپنے اوسکی تصدیق کردی دوسرا حافظ عبد اللہ صاحب کی بہی مدد آپسے نہ ہوسکی کہ منشرطہ
خاصہ کا مطلب اون کو سمجہا کر اون کی غلطی کی اصلاح کرتے غیر ازینہا ماشاء اللہ کیسی کیسی منطق الطیر بگہارتے رہتے ہین اور آپ ساکت
صامت بیٹہے رہتے ہین اگر آپ منطق جانتے تو ضرور آپ اون کی غلط باتون کی اصلاح کرتے رہتے مگر کہان آپ اور کہان
منطق **سہ** تو چہ دانی زبان مرغان را کہ ندیدی گہے سلیمان را

قولہ آپکی اردو نویسی - آپکی اردو نگارش کا یہہ حال ہے لفظ ستے غلط ہے لفظ مین غلط ہے جب اتنی سی اردو عبارت مین آپ کا یہہ حال ہے تو واے بر حال تقریر و مناظرہ و تحریر **اقول** ؎ ایاز قدر خویش بشناس ؛ افسوس کہ آپ کچھہ متجاوز عن الحد ہو گئے اور اپنی حیثیت و حوصلہ سے نکل گئے اب سنئے کہ آپ تو بنگالی آدمی ہین اور آپکا پیر پنجابی ڈھگہ فما لکم وللاردو اگر ایک بھٹیارہ دہلی کا یا لکھنو کا کھڑا ہو جاوے تو آپکی اردو دانی کی حقیقت بتلادیوے اور آپکے محاورہ دانی کا دعوی خاک مین ملا دیوے اور حضرت کی اس اردو پر جو ضمیمہ مین ہے در حسیر آپکو بڑا ناز و نخرہ ہے سینکڑون اعتراض کر دیوے اور اگر آپکی طرز اعتراض و اصطلاح کذب کو اختیار کرکے آپ پر ہی لے دے کیجاوے تو خدا جانے کتنے ورق کی فہرست تیار ہو جاوے اور آپکو قواعد اردو سیکھنے کی ضرورت پڑجاوے پھر اس عمر مین آپکو مکتب طفلان مین داخل ہونے سے کس قدر عار و شرم آوے نہین معلوم کہ آپکے دماغ مین اس قدر کیون ہوا بھر گئی ہے بھلا دنیا مین کوئی ادنی سے ادنی ہوشمند انصاف پسند ایسا ہی نکلیگا کہ آپکی اس عقلمندی و ہنرمندی کو پسند کرے جو ضمیمہ اخبار مین خرچ کیگئی ہے حضرت من ذرا ہوش مین آئیے اور اپنی عزت کی خیر منائیے اور میری اس عرض کو بگوش ہوش فرمائیے کہ آپکا صنیع شنیع بازاری لوگونکا ہے نہ کہ اہل علم کا خدا کی پناہ آپکے اس وتیرہ سے اب سنو کہ مولانا بٹالوی صاحب کی عبارت اردو بھی ایسی عمدہ و بہتر عالمانہ و فاضلانہ ہے جو آپ لوگون سے ہرگز اس خوبی سے نہین لکھی جا سکتی مولانا بٹالوی صاحب جیسے کہ متبحر جامع علوم عقلیہ و نقلیہ و ماہر فنون اصولیہ و فرعیہ ہین ویسے ہی انشا پردازی و عبارت سازی و مضمون تلخیص نویسی مین بھی ید طولی رکھتے ہین اور بڑے منشی ہین اور آپکا خاندان قانون گو کہلاتا ہے جنکا کسب آبائی و حرفہ جدی ہی چلا آتا ہے کہ فارسی دانی و انشاء پردازی مین کمال و مہارت تامہ حاصل کرتے تھے ولہذا آپکے آباء و اجداد سلاطین و ملوک کے دفتری رکن چلے آئے ہین اور فارسی مین کمال و جمال رکھتے اور اس مصرعہ کے مصداق تھے ؎ کسب کمال کن کہ عزیز جہان شوی ؛ وہذا

لایخفی علی من وقف علی سوانحہ و احوالہ ولہ لبس بالعلوم والفنون وان خفی علی من عرضہ خرف او جنون حاصل مرام این مقام آنکہ رحیم آبادی صاحب کو مولانا بٹالوی صاحب کے کمال و حسن عبارت نویسی پر بھی سخت حسد پیدا ہوا اور عداوت مین تو درجۂ علیا حاصل کیا ہوا تہا اور حساد و اعداء کی تو عادت ہی ہے کہ محسودین مین جو جو کمال ہوتا ہے اسی کے ازالہ و اسی کی نفی مین ساعی رہتے اور افتراء و بہتان سے کام لیا کرتے اور دین و ایمان و عقل کو خیر باد کہدیا کرتے ہین و ہذا کما قیل ؎ کفرائر الحسناء قلن لوجہہا ؛ حسدا و بغضا انہ لدمیم ؛ اگر رحیم آبادی صاحب پھر ایسی یاوہ گوئی و ہرزہ سرائی کچھہ بھی کرینگے تو انشاء اللہ تعالی ان کی عبارت دانی و حسن بیانی کی کشف حقیقت تک نوبت پہونچیگی اور آخر الدواء الکی پر مجبوراً و مضطراً عمل کرنا پڑیگا اور بالفعل تو ہمکو ایسی لغو حرکت پر کہ لفظ ستے غلط ہے اور مین غلط ہے وغیرہ وغیرہ شرم آتی ہے کیونکہ اہل علم کے پاس یہہ کار زبون اراذل اسافل کا ہے **قولہ** یہہ خاص بٹالہ کا محاورہ ہے **اقول** نہین نہین یہہ تو رحیم آبادی صاحب کے مجادلہ و مکابرہ و مجاراۃ و مماراۃ و محاورات مین سے ہے ورنہ وہ تو عام محاورہ ہے اور صحیح ہے مگر آپ کے فہم مین سخت قصور اور آپکے علم مین نہایت فتور ہے ؎ وکم من عائب قولا صحیحا ؛ وآفتہ من الفہم السقیم ؛

اب کان لگاکر سنو کہ آپنے لکھا ہے کہ "پیش کرنے کے معنے ہین عین اوس چیز کو دکھانا" اور آپ کلام پیش کرنے کو بھی صحیح مانتے
ہین پس اب مین آپ سے پوچھتا ہون کہ کتاب یا رسالہ سے کلام کا پیش کرنا کیونکر ہوگا آپ تو کتاب کے نقوش دکھلائینگے اور
اوراق پیش کرینگے پھر کلام (جو مدلول و مقتضای نقوش ہے) کا کیونکر پیش کرنا ہوا کیونکہ آپ تو نقوش دکھاتے ہین اور وہ
عین نہین ہین کلام کا اور آپ اوسکا نام رکھہ رہے ہین کلام کا پیش کرنا فما ہو جوابکم فہو جوابنا ولیس عندک شیٔ من الجواب الا الخرص
والتخمین بلا ارتیاب فثبت ان کلامنا صحیح واعتراضک جہل قبیح وہو المطلوب دیگر آنکہ آپنے جو معنے پیش کرنیکا کیا ہے وہ آپکی
بناوٹ و گھڑنت ہے ورنہ یا کسی کتاب لغت سے منقول ہے اس کی تصحیح نقل مطلوب ہے دیگر عرض ہے کہ لفظ مین سہو
قلم ناسخ سے ہے اور لفظ سے تبعیضیہ ہے اور کلام سے مراد کل کلام کتاب کا یا اوس مضمون کا ہے جس مین سے یہہ لفظ
مضمون پیش کردنی ہے اور وہ بعض ہے کل کا۔ پس اب آپ اپنے اعتراضات واہیات خرافات بل کذبات کی پوٹلی یا گٹھڑی
باندہ کر گندے پر ڈالکر پشیمان و حیران بصد دل خسران خانہ شریف مین لیجایئے" اور مدفون در گنج مخفی کر دیجئے اور قیامت
مین پیش کیجئے مگر وہی عین نہ کہ اوسکا مقتضے و ذلک ہو الخسران المبین وما علینا الا البلاغ المبین **قولہ** یہان تو آپکی
غرض صرف یہہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ بنا بر اپنی تعریف کے خارج از اہلحدیث ہین تو آپکا یہہ جملہ محض لغو اور مہمل ہے
اقول غرض تو دل سے تعلق رکھتی ہے الا ان یصرح بہ صاحب الغرض جیسا کہ خود آپنے اسطرح کا اعتراض کیا ہے اور اگر
اون کی تصریح موجود ہے تو پھر اون کے کلام کے دوسرے محامل و محتملات مین بغیر دلیل حامل بر آن کے ٹھہرانیکا لغو و مہمل کام کا ہیکو
علاوہ ایسی غرض ہونے سے اُن کا کلام لغو و مہمل کیونکر ہوا ہرگز نہین بلکہ آپکا کلام سراسر جہل ہوا کیونکہ اون کا تو واضح کلام
عام فہم ہے کہ تعریف جامع مانع حسب زعم تمہارے تمہارے کلام سے بتلا دونگا پھر اوسکے رد سے تمہارا خارج از اہلحدیث
ہونا بھی ثابت کردونگا ہر ایک ذی فہم ادنی طالب علم بھی اوسکو سمجھتا ہے اور آپکا ادنی بات پر بیچ در بیچ اولجھنا اور درپے
اعتراض ہونا داب محصلین سے خارج اور حد علم سے باہر اور محض ہرزہ سرائی اور بچون کی کھیل ہے مگر آپ بالکل کجرو کج فہم جدلی الطبع
ہونے کے سبب سے اوسکو بھی علم و ہنر سمجھہ کر بہت خوش ہوتے ہون گے اس جگہ کیا تمام ضمیمہ مین آپکے خرافات و ہزلیات بسیار در بسیار
ہین جنکے سبب سے آپ اہل علم کے پاس بالکل سبک و نافہم و موصوف بالجہل المرکب قرار دئے گئے ہین افسوس کہ اہل علم دنیا سے اٹھہ
گئے اور نادان چھوکرے اور چیلے آپکے اور ملحد کے رہگئے ہین جنکو آپ خوش کرتے اور اُن کے پاس ایسی بیہودہ تقریر و تحریر سے عالم فاضل
بنا چاہتے ہین حالانکہ یہہ سراسر جہل ہے جسپر ہمنے آپکو نصحاً مطلع کردیا ہے مگر آپ کب سمجھتے ہین بلکہ اور بھی اوچھلینگے اور خوب
دل کھولکر جہل ظاہر فرمائینگے تب آپکا پورا پورا جہل بھی ظاہر کر کے بتلایا جاویگا بعونہ تعالیٰ و توفیقہ **قولہ** کیونکہ ثابت کرنا بغیر دلائل
منطقیہ کے نہین ہوسکتا **اقول** وارے منطقی صاحب کیا یہہ بات آپ عالم مدہوشی مین فرما رہے ہین یا کچھہ ہوش بھی باقی
ہے اگر آپکے اس نئی گھڑنت کو صحیح تسلیم کیا جاوے تو تمام انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتون کے دعاوی و مقدمات و دلائل و
اثباتات سب بیکار ٹھہرے نیز کتب سماویہ کی تعلیم و ہدایت بھی ویسی ہی ہوی کیونکہ وہ منطق یونان و سفہاء اہل یونان کی اصطلاح

پہنچ پر نہ تہی اور نہ ہین یعنی بغیر دلائل منطقیہ کے وہ دعاوی کو ثابت کرتے تہے اور کرتے ہین خصوصا عوام کی خصومات و تنازعات کا
فیصلہ تو ہر زمانہ مین بغیر ایراد دلائل شرعیہ کے بہی فقط زبانی بات چیت عام فہم سے کیا کرتے ہین اور اسی بنا پر مولانا بٹالوی صاحب
نے بہی آپکے پیر کو یہہ مضمون لکہا کہ جسکو تم منصف قرار دیتے ہین اور وہ علم منطق سے واقف نہین ہین اون کے پاس چلو زبانی
عام فہم باتون سے فیصلہ کر لینگے اور ڈرو مت کہ دلائل علم کلام و علم منطق کے پیش کر کے تجہے مغلوب کر دونگا بلکہ سہل سہل باتون سے
جو حاضرین بہی سمجہہ لین نزاع طے کر لینگے وغیرہ وغیرہ اور تعجب یہہ کہ آپ خود بہی اس بحث کی کیفیت ویسی ہی لکہہ چکے ہین جیسا کہ
مین بہی بالا لکہکر آیا ہون ضمیمہ پڑہو غرضکہ یہہ مضمون بالکل واضح تہا خط موجود ہے ناظرین پڑہکر میرے اس مضمون کی تصدیق
کر سکتے ہین اور اس خط کا مضمون کہلا ہے سب سمجہہ سکتے ہین مگر رحیم آبادی صاحب عدیم النظیر منطقی ساری دنیا کے برخلاف حکم
لگاتے ہین کہ ثابت کرنا دعوی کا بغیر دلائل منطقیہ کے غیر ممکن ہے یہہ آپکا علم و فضل عمر بہر کا ہے اور ایسا غلط محض و باطل صرف اور اونکی
اصطلاح کے موافق کذب بحت اور بالکل دروغ بیفروغ ہے کہ بچہ بچہ آپکی تکذیب کریگا اور پرلے درجہ کا ناواقف یا ضدی یا کچہہ اور
بہی کہیگا اور دور تک نوبت لزوم قباحت و سفاہت و ضلالت کی کریگا رحیم آبادی صاحب کو ایسے جہل عظیم مرکب سے بہت جلد
توبہ اور رجوع چاہیئے اور اگر اب وسکی کچہہ تاویل کرین تو ہو نہین سکتی سیاق سباق دیکہو علاوہ پہر آپکا اعتراض کیا ہوا بات یہہ ہے
کہ رحیم آبادی صاحب محض سینہ زوری سے اپنی عمر بہر کی جہالت پوری پوری ظاہر فرماتے ہین اور یہہ اظہار خدا کی طرف سے ہے کیونکہ
وہ ناحق ملحد کی اعانت اور عالم گرامی اہل حق کی اہانت چاہتے ہین سو خدا صاحب نے اونکو ہی ذلیل مہین بنا دیا کما قال (من
یہن اللہ فما لہ من مکرم) ع چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد :. میلش اندر طعنۂ پاکان برد **قولہ** نے معلوم
آپنے منطق کو کیا چیز سمجہا **اقول** جناب من! یہہ تو بچون کی باتین ہین جنکو آپ عمر بہر بے علم و کم علم لوگون کے سامنے دہراتے
کو کہیتے اور منطق دانی ظاہر کرتے رہے اور جہلاء طلباء آپکا چرچا اوس علاقہ مین کرتے رہے آپکو عمر بہر کسی اہل علم سے سابقہ نہ پڑا
اور مناظرہ کا اتفاق نہوا جسطرح کہ حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری کا بہی یہی حال ہوا آخر وہ مبہوت منقطع عاجز ہوکر صوفی بنگئے
میرا رسالہ الفاظ المخطی ملاحظہ ہو اسی طرح اب آپکی بہی وہی حالت ہو رہی ہے مجہے از بس تعجب ہے آپکی منطق دانی و ہمہ دانی کے
دعوی پر اور بچون کی اس بازی پر جو آپ کر رہے ہین آپکو شرم نہ آئی کہ ایسے فاضل متبحر کے مقابلہ مین جسکی آجکل نظیر نظر نہین
آتی ہے بچون کی باتین پیش کرتے ہین لیکن آپ بہی معذور ہین کیونکہ آپکا حوصلہ علمی و مادہ استعداد ہی اسی قدر ہے جو ظہور
مین آرہا اور آپ اور آپکے معتقدین جہلاء اور ملحد اجہل السفہاء سب خوش ہو رہے ہین کہ واہ کیسی منطق جاری ہو رہی ہے
مین بہی کہتا ہون سبحان اللہ کیسی منطق الطیر طاری ہے جس سے بو علی بن سینا اور ابو نصر فارابی بہی محروم رہے آپکو حیاء نہ آئی کہ
ہر مذہب کے علماء و طلباء کیا بولینگے مین کہتا ہون یہی بولینگے ع ہم شیخ کی سنتے تہے مریدون سے بزرگی :. جب
جا دیکہا تو عمامہ کے سوا ہیچ :. **قولہ** کیا مولوی ثناء اللہ صاحب کا کلام جو آپ پیش کرینگے وہ مقدمات نہین ہین اور
آپ اونکو ترتیب دیکر نتیجہ نہین نکالینگے پہر منطق کسکو کہتے ہین **اقول** ماشاء اللہ آپ کیسے بڑے منطقی ہین کہ اوسکے حقائق

عجیبہ و دقائق غریبہ التی لا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر ہین نہین غلط گفتم یا برعکس بیان نمودم بلکہ ایساغوجی کی باتین اور
منبع علوم و ماہر فنون کو جس نے دہلی مین جبکہ دنیا مین بے مثل دار العلوم تہی اور اکابر فضلاء زمانہ کے اوسمین اوسوقت موجود تہے حضرت
مولانا مفتی صدر الصدور صدر الدین صاحب سے جو منجملہ اکابر علماء بلکہ اکبرہم فی العلوم خصوصاً فی علم المعقول تھے علم منطق کی تحصیل
تام کی ہے اور ویساہی تمام فنون مروجہ وکتب درسیہ کی تکمیل اوسوقت کے اوستادون سے کی ہے افسوس کہ نہ وہ وقت رہا اور
نہ وہ اکابر رہے اور نہ اون کے قدردان رہے رہے تو کون لوگ کہ جنکو آج منطق کے پہلے رسالہ کی بات ذکر کرتے ہوئے فخر
ہورہا ہے کہ گویا اعلی درجہ کے ہم ہی منطقی ہین اور اون کے چیلے ہی جو زمانہ کے مسخرے اور دل کے اندہے اور اوباش ہین خوشیان
کررہے اور بغلین مار رہے ہین کہ دیکھو ہمارے پیر نے کیسی منطق بگہاری ہے اور مولانا بٹالوی کا مقابلہ کیا ہے اور سخن راست
بے کم وکاست تو یہی ہے کہ آپ بیشک بڑے منطقی تو ہین مگر علاقہ بنگال مین اور اپنے ہوا خواہون مین آپ انمین ایسے ہین جیسا کہ
اندہون مین کانا اور یہہ بات تو مشہور ہے کہ نابینا لوگون کی جماعت مین یک چشم حکم مین دو چشم والے کے ہے اور اون کے سامنے
بڑے ناز ونخرے کرتا اور آئینہ دیکہکر وہ بہی اپنے آپکو سنوارتا اور اون معذورین کی جماعت مین وہ بے مثل سمجہا جاتا ہے اور
مارے فخر کے دہانا قلیل الماء کیطرح اچہلتا رہتا ہے اور وہ آنکہہ والے اوسکی ان حرکات ناشائستہ کو دیکہکر از بس تعجب کرتے اور سخت
نادان سمجہتے ہین لیکن وہ اپنی خود پسندی کے خیال باطل کے نشہ مین ایسا متوالا ہوگیا ہے کہ جہل مرکب کے غلبہ سے وہ کسی کو شمار مین
لاتا ہی نہین بلکہ عالم بیخودی مین وہ دن بدن اپنے خیال فاسد کو بڑہاتا جاتا ہے یہان تک کہ اب وہ ضریر بصیر پر در پر فوقیت
جتلاتا اور دانا ولاغری کادم مارتا ہے نیراب رحیم آبادی صاحب سنین کہ آپ خود ہی اس بحث کی حقیقت یون لکہہ چکے ہین کہ "ہم
جو مناظرہ کرنا چاہتے ہین اسکی حقیقت یہہ ہے کہ اردو رسالہ کی عبارت اردو دان کے سامنے پیش کرکے اسکا مطلب بتاکر
اسکی تصدیق چاہینگے" پھر اسقدر جلد پیترے بدلتے ہین کہ اب ثناء اللہ کے کلام مین منطق جاری کرنے کی تلقین کرتے ہین
کیونکہ ابہی آپ فرماچکے ہین کہ اثبات مدعی کا بغیر دلائل منطقیہ کے نہین ہوسکتا بس اب ذرا خیال فرمائیے کہ مولانا بٹالوی عام
فہم بحث کرنی چاہتے ہین جس مین دلائل منطقیہ کا نام ونشان نہین اور اوسکی حقیقت آپنے خود بیان ہی کردی ہے مگر نافص
جس سے ثابت ہوگیا کہ بغیر دلائل منطقیہ کے بہی دعوی کا ثابت کرنا ہوسکتا ہے پھر اسکے بعد اوسکی نفی کرنا اور ثناء اللہ کے کلام مین
ایساغوجی کی منطق جاری کرنا جسکو ایساغوجی پڑہا ہوا بہی سمجہہ سکتا ہے نقض ابرام ونفی ماسبق وماثبت اور تعارض بیانی
اور مثل کہانی اوس عورت دیوانی کے جسکا ذکر قرآن شریف مین ہے کالتی نقضت غزلها من بعد قوة انکاثا ہے یا نہین
بیشک ہے اور یہی تو حال ہے آپکا تمام ضمیمہ اخبار الحاد بار مین **قولہ** تو معنے یہہ ہوے جو آپ تقریر کرینگے اور مولوی ثناء اللہ
کا کلام پیش کرینگے وہ منطق نہوگی اور یہہ غلط بالکل غلط ہے کیونکہ جو آپ تقریر کرینگے اور جو کلام پیش کرینگے وہ آخر قضایا
ہی ہونگے اور منطق مین ہوتا ہی کیا ہے قضایائے مقبولہ ومسلمہ خصم کو ترتیب دیکر نتیجہ نکالا جاتا ہے **اقول** مین تو
بارہا عرض کرچکا ہون کہ آپکو علم منطق سے چندان آشنائی وتعلق نہین ہے فقط ناموری کے واسطے اونگلیون پر لہو لگاکر

جیسے دن مین داخل ہونے کی طرح آپکو بھی چند رسالے دیکھکر منطق دانون کے زمرہ مین زبردستی سے بقول ان نہ ہان مین تیرا
ان داخل ہونیکا شوق دامنگیر ہوا اور وہ آپکو کشان کشان جناب مولانا بٹالوی صاحب عالم لاثانی متبحر جامع العلوم العقلیہ و
النقلیہ کے مقابلہ مین لاکھڑا کیا اور مین ہم چنین دیگرے مستم کا خیال کالمحال پیدا ہوا پس اب شوق سے سنو کہ آپنے اس جگہہ بھی غلطی پر غلطی کی
اور منطق دانی کے غلط وسوسہ شیطانی سے ناحق اپنی عزت رہی سہی کو بھی خیرباد کہدی دیکھئے آپ خود حقیقت اس بحث کی لکھہ چکے
ہین کہ ثناء اللہ کی اردو کی کتاب نکالکر بتلائی جائیگی اور اوسکا مطلب سمجھا دیا جائیگا اور وہ دو منٹ کا کام ہے اور جناب مولانا
بٹالوی صاحب خود بھی تصریح فرما رہے ہین کہ مین دلائل منطقیہ پیش کرونگا یعنی مرزا ظفر اللہ صاحب کے سامنے ثناء اللہ کے کلام کو
بغیر بحث منطقی کے پیش کر کے فیصلہ کر دیا جاویگا پس اب آپ ماشاء اللہ ایک اندر بات فرماتے ہین کہ ثناء اللہ کا کلام پیش کر دینی
اور اوسکے پیش کرنیکے متعلق جو تقریر بطور حقیقت بحث مذکورہ ہوگی یہہ سب منطق ہے اور اسکو منطق نہ کہنا غلط اور بالکل
غلط ہے مین کہتا ہون کہ آپکا ہی یہہ کہنا غلط اور بالکل غلط ہے اور اگر صحیح فرض کیا جاوے تب تو آپکا یہہ کہنا ہی منطق ہے
بلکہ آپکا تمام ضمیمہ اور عمر بھر کا کلام اور حسن البیان اور تمام جن وانس کا کلام اور سب کتب و رسائل انام و کلام ربنا العلام اور صرف نحو
وغیرہ وغیرہ بلکہ تمام علوم و فنون منطق ہو جاوے وہی دلیل ہے جس سے ثناء اللہ کا کلام منطق بنایا جا رہا ہے حالانکہ کوئی اجہل سے
اجہل بھی یہہ نہ کہیگا کہ ثناء اللہ کا کلام منطق ہے یا علم صرف منطق ہے وغیرہ وغیرہ ہان یہہ بات اور ہے کہ ثناء اللہ کے کلام اور
دنیا بھر کے علوم مین اور تمام مقدمات و تنازعات مین منطق جاری کرین تو جاری ہو سکتی ہے اور سب کو قضایا بنا لین اور
قضایا مین ترتیب دیکر نتائج نکالین تو ہو سکتا ہے اور اسکو بچہ بچہ جانتا ہے پھر اس مین آپکی قابلیت کیا ظاہر ہوئی ہی تو ظاہر
ہوئی کہ آپکی منطق دانی بالکل نادانی اور دیوانہ ہونیکی نشانی ہے اور ثناء اللہ کے کلام کی کیا تخصیص ہوئی پھر اس پر طرفہ یہہ کہ
آپ تو منطق کو منطق سے ثابت کرنا ہوا اور اگر یہہ کہا جاوے کہ منطق سے معنی لغوی گویائی مراد ہے تو تب پورا ہی اجالا ہو گیا
اور امر واضح ہو گیا پھر اعتراض ہی کیا ہوا اور اظہار منطق دانی کا فخر و ناز کس وجہ سے ہوا پھر تو مولانا بٹالوی صاحب کا خط بھی اول
سے آخر تک اپنے اقرار سے صحیح ہو گیا اور صحیح تو ہے ہی علاوہ تب تو آپکے کلام اول اور آخر مین تعارض دوری پیدا ہو گیا دارے
آپکی منطق دانی کہ مولانا بٹالوی صاحب کے اس جملہ "دلائل کلامیہ و منطقیہ پیش نہ کرونگا" کے رد کے در پے ہونے سے آپ کا
سب کلام مختلط و گڑبڑ ہو گیا اور اعتراض در اعتراض ہو کر آپ پر عائد اور بلا در بلا ہو گیا اور آپکو مخبوط الحواس بنا دیا کیون اب تو
دیکھا کہ آپکی منطق بگھاری ہوئی کیسے کیسے جلاب پر جلاب آپکو دے ڈالی اب اس سے زیادہ کیا کہون شرم شرم شرم
افسوس کہ آپ ایسی نادانی لاثانی کی باتین کرتے ہین کہ مکتب کے صبیان اور مبتدیان رسائل منطق خوان آپ ہی پر قہقہہ
اڑاتے ہین کیا آپکو اتنا بھی معلوم نہین کہ منطق اون قواعد و قوانین کا نام ہے جنکو حکماء یونان نے ایجاد کیا ہے اور علوم حکمیہ کے
فہم کے واسطے آلہ بنایا اور دوسرے علوم مین بھی اون کا اجراء ہو سکتا ہے فلہذا اون کے تراجم عربی زبان پھر دوسری زبانون
مین بھی کئے گئے جسکی تعریف ابتدائی رسائل منطق مین بھی یہہ لکھی ہے کہ المنطق آلۃ قانونیۃ تعصم مراعاتہا الذہن عن الخطاء

فی الفکر اور یہہ تو آجتک کسی نے نہین لکہا کہ ثناءاللہ وغیرہ کا کلام منطق ہے اور اوسکو منطق نہ کہنا غلط ہے اور بالکل
غلط ہے واہ چہ خوش تب تو آپ اپنے معتقدون کو اور بنگالیون کو ثناءاللہ کا کلام منطق جانکر پڑہائے واہ پہر تو کیا کہنا ہے
ثناءاللہ کے کلام کا کہ وہ منطق ہوگیا اور اسقدر رجہ علیائے سفاہت کو پہونچ گیا کہ حکماء یونان سے بہی بڑہ گیا کیونکہ اون کا تمام
کلام منطق نہ ہوتا تہا اور ثناءاللہ کا کلام عین منطق بنگیا اور اب آپکی ایسی خرافات کی کوئی تاویل صحیح بہی نہین ہوسکتی ہے کہ
آپ وغیرہ کا کچہہ تدارک کرسکین اور کلام مجانین کے قبیل سے اوسکو نکال سکین ؎ ولن یصلح العطار ما افسد الدہر ✦ اب ایک
ایک دوسری ڈبل غلطی بہی سن لیجئے آپ فرماتے ہین اور منطق مین ہوتا ہی کیا ہے قضایائے مقبولہ ومسلمۂ خصم کو ترتیب
دیکر نتیجہ نکالا جاتا ہے اقول آپکی یہہ حصر صحیح نہین ہے کہ منطق مین یہی ہوتا ہے جناب من منطق مین قول شارح دما یتر کب
منہ من الکلیات الخمس بہی تو ہوتا ہے اوسکے سوا منطق مین صناعات ثلثہ باقیہ کا بیان بہی تو ہوتا ہے اور آپ فقط جدل
اور خطابہ کی ایک ایک مثال دیکر اوسی پر انحصار کرتے ہین دیکہئے کتب منطق مین دور مجائیے ابتدائی رسائل مین بہی لکہا ہے

القیاس کما ینقسم باعتبار الہیئۃ والصورۃ الی الاستثنائی والاقترانی باقسامہا فکذلک ینقسم باعتبار المادۃ الی الصناعات

الخمس اعنی البرہان والجدل والخطابۃ والشعر والمغالطۃ وقد یسمی سفسطۃ ایضًا الی آخرہا من التفاصیل والابحاث اوسکے
سوا منطق مین دیگر ابحاث عدیدہ خصوصًا تمثیل و استقراء کی بحث بہی تو ہوتی ہے خدا جانے برہان وصناعات ثلثہ وغیرہ کو
چہوڑکر وجہ تخصیص بذکر الاثنین کیا ہے حالانکہ برہان کا تالف یقینیات سے ہوتا ہے جو اولی بالذکر ہے اور یقینیات کے
اصول ستہ ہین کما قالوا والبرہان یتالف من الیقینیات واصولہا الاولیات والمشاہدات والتجربیات والحدسیات
والمتواترات والفطریات پس برہان پر جدلی وخطابی کو ترجیح فی الذکر بلا مرجح دینا چہ وجہ دارد   حضرت یہہ تو آپ کی
منطق دانی ہے اور دعوی لایعنی ہمہ دانی کا وہ کہ گویا آپ ہی منطق کے موجد یا معلم اول یا ثانی ہین خیر جو ہوا سو ہوا اب
آئندہ ذرا سوچکر دعوی کیا کرین   منطق پہ کتیاست کہ پیش مردان بیاید ✦ خیر آخر معلوم باد کہ ہمنے آپکی طرز
اعتراض کو اختیار کرکے تہوڑی سی عرض کی ہے اگر آپ اوسکے جواب مین کچہہ تاویل لنگڑی یا اور کوئی وجہ ذکر کرینگے
تو آپکو آپکی طرز اعتراض کی یاد دلاکر اعتراض کا مزہ چکہا دیا جائیگا انشاءاللہ تعالی فانتظروہ **قولہ** بشرطیکہ آپ
منطق سے کسی قدر مانوس ہون جناب ڈیڑہ صاحب جسکو کلام کہتے ہین اسی کا نام منطق مین قضیہ ہے مگر بات یہہ ہے
؎ تو چہ دانی زبان مرغان را ✦ کہ ندیدی گہے سلیمان را ✦ **اقول** جابجا آپکا اس طرز کا کلام مشعر
الی اوہام العوام ومشعر بسوء اذہان الانام ہے کہ جناب بٹالوی صاحب کو علم منطق سے کچہہ بہی تعلق وانس نہین
حتی کہ ایساغوجی بہی معلوم نہین اور قضیہ کی معرفت بہی حاصل نہین اور اگر کچہہ ہے تو اسمین تردد وشک ہے لہذا
بطور تعلیق آپ تعلیم فرما رہے ہے اور بڑی مہربانی وعنایت سے بچون کو سکہلانے کی باتین سکہلا رہے ہین پس ا
آپکے خدمت شریف مین یہہ عرض ہے کہ اسپر اوسکو متطابق قلب ولسان ومتوافق ظاہر وباطن ایسا لکہتے اور فرما

چلے آتے ہیں یا بتخالف ما فی الضمیر والجنان وما علی اللسان اگر پہلی شق ہے اور وہی تو ہے تو آپ جا بجا کذب وافترا کرتے
کرتے کذاب وافاک واثیم ومفتری بالافتراء العظیم ونفاق ورزی سے کام لیتے لیتے منافق صفت وموصوف
بالشرارۃ بنگئے اور بفضلہ تعالیٰ آپکا اعتبار ووقار سب کچھہ دور وکافور ہوگیا اور علماء باللہ کی قطار سے الگ ہوکر
اشرار کی جماعت میں داخل ہوگئے اور اگر دوسری شق ہے تو آپ سخت جاہل بطور جہل مرکب کے بلکہ فاقد الادراک و
عدیم العقل والحواس ٹھہرے کیونکہ ہندوستان وپنجاب کے علماء وطلباء وفضلاء وجہلاء اور موافق ومخالف از ملاحدہ
وزنادقہ تمام جانتے ہیں کہ مولانا بٹالوی صاحب ایک نامی گرامی عالم وفاضل وماہر بالعلوم العقلیہ والنقلیہ ہیں پس جائے تعجب
آپکو اب تک اس بات کی خبر نہیں کہ وہ بھی کچھہ جانتے ہیں بلکہ آپ اون کو ایسا ناواقف وعامی قرار دیتے ہیں کہ
ایساغوجی کی بھی تعلیم از ابتداء تحریراً تا این تقریر فرماتے ہیں جسکو نوآموز طالب العلم ابتدائی رسائل منطق خوان بھی جانتا
اور سمجھتا اور اس تعلیم کی حاجت نہیں رکھتا ہے نیز آپ بھی مدۃ العمر وطول الدہر مولانا بٹالوی کی تحریرات وتقریرات
وابحاث علمیہ ومعرکہ آرا مناظرات با فرق ضالہ دہریہ ونیچریہ سے واقف ہیں اور ہمیشہ اون کے افادات وافاضات
سے مستفید ومستفیض ہوتے رہتے ہیں نیز آپکا پیر شریر الضمیر ملحد جدید کشمیری بلید صاحب اپنے اخبار مورخہ ۱۶ فروری
سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۱۹ صفر سنہ ۱۳۳۰ھ میں لکھتے ہیں "مولانا ممدوح ایک باعلم جامع علوم نقلی وعقلی ہیں جیسے وہ
علوم شرعیہ میں ماہر ہیں علوم عقلیہ سے بھی واقف ہیں انتہی جسکی تصدیق وتقریر آپ سے اور تمام پارٹی ثنائی سے
بملاحظہ این بیان صادق کہ بلسان عدو وحسود اسکی قائل ہے ہوچکی ہے ؎ والفضل ما شہدت بہ الاعداء
؎ خوشتر آن باشد کہ سر دلبران * گفتہ آید در زبان دیگران * پس صد افسوس کہ اتنے بڑے شخص فخر اسلام
وفخر مسلمین مشہور ومعروف در آفاق عالم واقالیم زمین کی نسبت آپکا یہہ گمان فاسد ووہم کاسد کہ اون کو ایساغوجی کے
مسئلے بھی معلوم نہیں ہیں اور آپ تلقین فرماتے ہیں جو سراسر کذب وبہتان ہے اور تعجب یہہ کہ آپ خوشیاں بھی کررہے ہیں
کہ یہہ کیسی باریکیاں بیان کررہا ہوں اور کیوں نکریں کیونکہ آپکی اون تاریکیوں سے معلوم ہورہا ہے کہ یہی آپکا مبلغ علم و
منتہائے بصیرت ولیاقت ہے وجولانگاہ استعداد وفضل وکمال ہے پس قربان جائیے آپکے اس ہمہ دانی پر جسکا منتہا ہے
ماشاء اللہ ایساغوجی واہ رے تیری شان علمی پس خلاصہ مرام اینجا ودیگر مقام آنکہ آپ اس تحریر ضمیمہ اخبار کے رو سے نہایت
کذاب اور منافق اور مسرف مرتاب یا جہل مرکب کی مرض مہلک میں مبتلے ہیں یا ادنی طالب علم ایساغوجی خوان کے
برابر آپ کا منتہائے علم وفہم ہے پھر اس پر مغرور ہوکر مغرور بنے ہیں بہر طور اس تحریر فساد خمیر کی وجہ سے آپ غیر معتبر و
غیر موقر ایسے ہوگئے کہ بعرۂ بعر کے برابر بھی آپکی قدر ووقر نہیں بعد اوسکے کہ آپ صاحب عزت وعظمت مانند کوہ کے
صاحب جاہ خیال میں آتے تھے اور اب مانند کاہ کے سیاہ ہوگئے صحیح مسلم میں ابو اسحق طالقانی سے مروی ہے یقول سمعت
ابن المبارک یقول لو خیرت بین ان ادخل الجنۃ وبین ان القی عبد اللہ بن محرر لاخترت ان القاہ ثم ادخل الجنۃ فلما رأیتہ

کانت بعرۃ احب الی منہ انتہی خیر اب تو یہہ خیال فرمائیے کہ ہمکو اور تمام ناظرین با انصاف کو اتنا تو صاف معلوم ہو رہا ہے کہ اگر ہم آپکو
اب بھی بعد اتنے کذبات و تقریر و اہیات و خرافات کے جو آپ سے سرزد ہوئے ہین سچا مان لین اور آپکی سب باتون کی تصدیق
کرلین تو یہہ بات نکلتی ہے کہ آپکی روح مبارک سلیمان علیہ السلام کو دیکھتی اور اُن سے زبان مرغان سیکھتی رہی ہے اور
ماشاء اللہ آپ بھی وعلمنا منطق الطیر کے مصداق ہین یعنی پرندون کی بولی آپکو بخوبی معلوم ہے اور مولانا بٹالوی صاحب
اور خاکسار بھی اوس سے محروم ہین کیونکہ آپ نازان و شادان مجھکو اپنی اوس تحریر مین جو محمد عمر کے نام سے آپنے دوسرے بار
اخبار مین چھپوائی ہے اور مولانا بٹالوی صاحب کو اس تحریر مین جو ضمیمہ اخبار ہے یہہ شعر تعریضاً و طنزاً لکھا ہے ؎ توجہ
دانی زبان مرغان را ۞ کہ ندیدی گہے سلیمان را ۞ پس اے مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی ذرا ہوش مین تو آئیے
آپکو کیا ہو گیا کہان منطق یونان اور کہان زبان مرغان بحث ہو رہی تہی منطق یونان مین اور آپ چلے گئے عہد سلیمان عم کی
زبان مرغان مین ؎ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ۞ ہمنے مانا کہ آپ منطق الطیر سے واقف ہین مگر منطق
یونان سے چندان واقف نہین شاید کہ ایساغوجی کا متن شریف آپنے زمان صبا و عہد ابتدائی مین پڑہا اور از بر
کیا ہوگا مگر بفضلہ تعالیٰ اب تو وہ بھی یاد نہین رہا شاید کہ اب پہر حفظ کرینگے اور اپنے مبلغ علم مین تکرار بسیار کرین گے کیونکہ
اب تو کاہ کو کوہ کے ساتھہ مقابلہ پڑ گیا ہے پس اب آپکا سوائے روح ناپاک بوعلی سینا کے اور کون معین و یار و مددگار
ہو سکتا ہے اور غالباً اوسکی روح بھی دوزخ کا سیر کرتی ہوگی بہلا اوسکی رسائی بھی آپ تک کہان ممکن ہے **قولہ** آپ
فرماتے ہین کہ کلام سے بحث ہوگی اور منطقی بحث نہ ہوگی یہہ آپکی منطق ہے ؎ بوریا باف گرچہ بافندہ ست ۞ نبرندش
بکارگاہ حریر ۞ **اقول** آپکا جو قول ہے اس مین جہل کوٹ کوٹ کر بہرا ہے جس کا ظہور و عود بر آن حضور بعونہ تعالیٰ بار
بار ہو چکا اب یہہ رہا یہہ قول سو اوسکا جواب بھی اسبق مین آگیا کہ یہہ بھی آپکی غلط فہمی و نادانی و لایعنی بات ہے یعنی ویسا
ہی ہوگا کہ بحث عام بغیر ایراد دلائل منطقیہ کے ہوگی جیسا کہ مولانا بٹالوی صاحب نے فرمایا اور جسکا آپ بھی اقرار کر چکے اور حقیقت
اس بحث کی بھی لکھہ چکے تمام پہر انکار و خلاف بھی آپ سے بسبب یادداشت نہ ہونے کے ہوا چنانچہ مشہور ہے کہ
دروغگو را حافظہ نباشد اب مین بھی یہی کہتا ہون کہ یہہ آپکی منطق ہے جسکا حال بالا گزر چکا اور یہہ شعر مذکور بھی مناسب حال
خیما ہے اور انسب حال غازیپوری صاحب ہے **قولہ** جناب اڈیٹر صاحب جسکو کلام کہتے ہین اسی کا نام منطق مین قضیہ ہے
اقول یہہ ہے آپکی منطق دانی۔ مولانا بٹالوی صاحب تو ثناء اللہ کے سارے کلام پیش کردی کو کلام کہتے ہین تو کیا وہ سب
آپکے پاس آپکے پاس ایک قضیۂ منطقیہ ہے۔ مولانا صاحب تو تمام کلام باری عز اسمہ کو کلام کہتے ہین تو کیا وہ سب منطق
مین ایک قضیہ ہے پس افسوس ہے آپکے اس حصر پر کہ اسی کا نام منطق مین قضیہ ہے دیگر آنکہ قضیہ منطق مین بمنزلہ جملہ کے ہے
نحو مین۔ اور یہہ بطور اکثر کے ہے پہر نحویین کا کلام اور جملہ کی تساوی مین اختلاف ہے شیخ جمال الدین ابن ہشام مغنی مین
کلام کو جملہ سے خاص بتلاتے ہین اور بعض جملہ کی اخصیت کے قائل ہین اور بعض تساوی کے قائل اور میر سید شریف

بہی کلام کو جملہ سے اخص فرماتے ہین چنانچہ اون کی عبارت یہہ ہے الجملۃ عبارۃ عن مرکب من کلمتین اسندت احدا ہما الی الاخری

سواء افاد کقولک زید قائم اولم یفد کقولک ان یکرمنی زید فانہ جملۃ لاتفید الا بعد مجیٔ جوابہ فتکون الجملۃ اعم من الکلام مطلقاً انتہی غرضکہ اتنا سبق توضرور یاد کر لیجیئے تاکہ یہان اور ہر مقام ضرورت مین کام آوے فافہم وکن من الشاکرین **قولہ** آپنے دلائل منطقیہ وکلامیہ برسبیل عطف فرمایا ہے اگر یہہ عطف تفسیری ہے تو عطف تفسیری مین مفسر بالکسر کو مفسر بالفتح سے اشہر واعرف ہونا چاہیئے ولیس کذلک اور اگر معطوف معطوف علیہ مین مغایرت ہے تو ممنوع ہے کیونکہ دلائل کلامیہ سے آپکی مراد طرز استدلال کلامیہ ہوگی اور اس کا دلائل منطقیہ سے تباین غیر مسلم ہے **اقول** اس قول مین بہی آپنے بہت کچہہ جہالت خرچ کی ہے جو اہل علم پر مخفی نہین مگر آپکو اہل علم سے کیا شرم وحیا ہے ورنہ کبہی ایسا نہ کرتے آپکا مقصود گیا ہے ناظرین جہلاء اور عوام کو جن مین آزاد منش لوگ بہی بہت کچہہ ہین خوش کرنا اور مسخرہ بازی سے دل لگی کا ایک مشغلہ قائم کرنا اور علمی تحقیقی باتون سے نہ تو آپکو کچہہ مزہ ہے اور نہ اون کو کچہہ مذاق ہے خیر اب سنو کہ عطف تفسیری کا احتمال جبکہ محتمل نہین ہے اور آپ خود اسکے نافی ہین تو اوسکو ذکر کیون کیا گیا مولانا بٹالوی صاحب نے اوسکے ارادہ کی کہین تصریح فرمادی تہی کہ آپ اوس کے رد کے درپے ہوے احتمال قابل الذکر تو وہ ہوتا ہے جو ناشی من الدلیل ہو یا خصم نے اوسکی تصریح کردی ہو اور یہان تو نہ یہہ ہے اور نہ وہ پس اوس سے تعرض سوائے اظہار اس بات کے کہ آپ عطف تفسیری کا نام بہی جانتے ہین اور کیا فائدہ رکہتا ہے لہذا یہہ تو ریاکاری وبیکاری ہے ورنہ آپ ہی اس ذکر احتمال پہر اوسکی نفی وابطال کا کمال بیان فرمائین خیر اب باقی رہا آپکا دوسرا احتمال اور اوسکا انکار اور اوسکی توجیہہ سو وہ اس قابل ہے کہ اوسکو جلی سنہری حرفون مین لکہکر کانفرنس نا اہلحدیث کا تماشگاہ بنایا جاوے اور تختون و دروازون پر چسپان کرایا جاوے اور آپکے علم وفضل وجلال (جہل بدرجۂ کمال) کی سند یا سارٹیفکٹ قرار دیا جاوے یا اوسکا ایک اشتہار چہاپکر در اقطار عالم تقسیم کیا جاوے تاکہ ساری دنیا کو معلوم ہوجاوے کہ مولانا رحیم آبادی صاحب مسخرہ بازی وافترا پردازی کے فن مبارک مین استعداد پوری رکہنے کے سوا جہل از علوم وناواقفی از فنون مین بہی ید طولی رکہتے ہین اور نوآموز طلبۂ علم کے زمرہ مین داخل ہونے اور تعلیم پانے کے لائق ومستحق ہین کیا ایسے ہی ہوتے ہین علماء حدیث کے نہین نہین ایسے ہی ہوتے ہین منکرین اتباع سلف صالحین اور ملحدین کے معاندین اور مفسد فی الدین کے منتصرین خیر اگر مین فقط اتنے بیان مجمل پر ہی اکتفا کردون تو شاید کسی کو شبہہ گذریگا کہ یہہ کیا بات ہے جناب مولانا رحیم آبادی صاحب تو بہت کچہہ مشہور ہین تو پہر وہ کیون ایسی غلط باتین کہنے لگے سو واضح ہو کہ اس مامضی کی تفصیل یون ہے کہ معطوف علیہ اور معطوف مین بیشک مغایرت ہے اور اوسکا ممنوع مدفوع مرفوع آگے اور مغایرت کا تباین (مصطلح منطقیین) مین حصر کرنا تحکم ہے یا جہل ہے غیر مسلم۔ مغایرت تو اسطرح ہے کہ علم کلام ایک خاص علم ہے دوسرے علوم مستقلہ کیطرح جس مین بحث

کیجاتی ہے احوال مبدأ ومعاد علی نہج قانون الاسلام وسائر عقائد اسلام سے کما قال السید الشریف الجرجانی الکلام علم یبحث فیہ عن ذات اللہ تعالی وصفاتہ واحوال الممکنات من المبدأ والمعاد علی قانون الاسلام وقیل الکلام ہو العلم بالقواعد

الشرعیۃ الاعتقادیۃ المکتسبۃ عن الادلۃ وقیل الکلام علم باحث عن امور یعلم منہا المعاد وما یتعلق بہ من الجنۃ والنار والصراط والمیزان

والثواب والعقاب انتہی اور علم منطق کہ مرآلہ ہے واسطے فہم علوم حکمیہ کے مگر اوسکے قواعد ہر علم مین جاری کرسکتے ہین نہ کہ ہر علم کا
عین ہے اور ہر علم کو منطق کہہ سکتے ہین پس علم کلام و علم منطق مین وہی مغایرت ہوی جو اس مین اور دوسرے علوم مین ہے
ہان یہہ بات الگ ہے کہ بعض کتب و شروح علم کلام مین کمافی حاشیۃ الخیالی علی شرح العقائد وغیرہا ابحاث و تحقیقات
و تدقیقات مین منطق بھی جاری کیگئی ہے اور اجراء منطق تو کتب اصول فقہ و فروع مین بھی تھوڑا بہت کیا گیا ہے تو کیا وہ
سب علوم علم منطق ہوگئے اور اس مین اور اون مین کچھہ تغایر و فرق نرہا بے شک تغایر ثابت ہوا مگر تباین جو مصطلح منطقیین
ہے اور دو کلی متباینین مین ہوا کرتا ہے وہ نہین اور اگر رحیم آبادی کے کلام مین تباین سے مراد تباین لغوی ہے تو
مغایرت و تباین مین کچھہ فرق نہ رہا پس بہر طور دلائل کلامیہ و دلائل منطقیہ مین فرق ہین و تغایر ثابت ہوا اور مولانا بٹالوی کا
مطلب وہ ہوا جو بالا مذکور ہوچکا جسکا اعادہ یہہ کہ آپ ثناء اللہ کو بحث سہل کے طرف بلاتے اور فرماتے ہین کہ علم کلام کے
ابحاث دقیقہ و دلائل مشکلہ متعلقہ بالعقائد اور دلائل منطقیہ صعبہ جنکو تمام ابحاث مین اور تمام علوم مین جاری کرسکتے ہین نہین
کروگے تم مت ڈرو اور بحث کو آجاؤ تاکہ سرسری عام بحث کرنے سے نزاع دور ہو کر فیصلہ ہوجاوے یہہ تہا عام فہم مضمون سید
سادہ متبادر الی الذہن مولانا بٹالوی صاحب کی عبارت بلیغہ کا جسکو حضرت رحیم آبادی صاحب سے محض کجروی و ضد و عناد
و حسد و شرارت بغایت و بغض و عداوت بے نہایت سے مہمل معطل و مخدوش کرنا چاہا اور نابجان سعی ضال کعمل الجہال
کی مگر کچھہ بہی نہ بنا آخر اپنا منہ لیکر رہ گئے اور بہت سخت رسوا و ذلیل ہوگئے اگر علماء و طلباء بلکہ عوام اردو دان بہی اس مقام
پر نظر ڈالینگے تو صاف بہی کہینگے کہ ہمنے آجتک ایسا ضدی کجرو جدلی الطبع نہ دیکہا نہ سنا ہے اللہ اکبر کیا اسقدر بہی جہالت
و شرارت کہ جسکی نہ حد ہے اور نہ نہایت اگر مین رحیم آبادی کے تمام کلمات جاہلانہ کو لیکر بیان کرون اور اونکا جواب دون
تو دفتر عظیم و جلد ضخیم ہوجاویگا غرضکہ معطوف علیہ و معطوف مین مغایرت بخوبی ثابت ہوگئی کما تقتضیہا الواو الموضوعۃ
لہا اور رحیم آبادی صاحب کے اعتراض خام نافرجام اور اون کے تمام اوہام و احلام این جا و دیگر مقام مردود و مطرود
ہباءً منثورا ہوگئے فللّٰہ الحمد۔ پس صد وائے بر این زعم فاسد و فہم کاسد رحیم آبادی کہ اون کو علم کلام و دیگر کلام مین بہی
کچھہ فرق نہ معلوم ہوا کما یدل علیہ سیاق کلامہ و سباقہ اور اس مقام مین اسقدر شور و شر کیا اور طوفان بے تمیزی مچایا اور
ایسی ایسی جہالت نہ دیدہ نہ شنیدہ و لغوہ باطل و تخییل عاطل کا اظہار فرمایا کہ ایسا اجہل الناس جسکا یہہ شہرہ ہوا اور وہ
مدعی علم و فضل بہی ہو اور اکابر علماء کی سخت تجہیل کیا ہو آج تک صفحہ دنیا علیا و عرصہ ارض سفلی مین دیکہنے سننے مین نہین
آیا کانہ الفرد الکامل للکلی الذی یقال لہ الفاضل الجاہل **قولہ** آپ جو پیش کرینگے وہ آخر الفاظ ہون گے اور آپ
اون الفاظ کی دلالت علی المدعی سے بحث کرینگے اور وجوہ دلالت بیان کرینگے تو گیا دلالت کا بیان منطق سے خارج
ہے. جنابمن۔ دلالت کی بحث منطق مین ہوتی ہے اگرچہ مقصود نہو اور یہہ انتساب کے لئے کافی ہے پس آپکی نفی

(دلائل منطقیہ سے تعرض نہ کرونگا) غلط ثابت ہوئی **اقول** آپ ہر قول مین مولانا بٹالوی صاحب کی تغلیط کے خیال باطل و
تمنی لاحاصل وسعی عاطل مین ہمہ تن مشغول اور وادی توہمات مخبوطانہ وتخیلات مجنونانہ مین بہت کچہہ مصروف ہوے مگر کچہہ
ذرہ بہر بہی واصل الی المطلوب نہ ہوئی بلکہ خائب خاسر اور پرلے درجہ کے ذلیل ہوے فبناءً علی ہذا آپنے اس قول مین بہی بہت کچہہ
جہل خرچ کیا مگر حرمان ونقصان کے سوا کچہہ بہی آپکے ہاتہہ مین نہ آیا اب سنو کہ آپنے اس جگہہ بہی وہی پرانی گیت گائی اور اٹکل
دوڑ لگائی جسکا بیان بارہا ہوچکا کہ مولانا بٹالوی صاحب بحث عام فہم ثناء اللہ کے اردو رسائل سے بغیر ایراد دلایل کے کرنی
چاہتے ہین جسمین بحث الفاظ ووجوہ دلالت کے بیان کی ضرورت نہین فلہذا نفی تعرض دلائل منطقیہ کی فرماتے ہین اور آپ
خواہی نخواہی ہر کتاب اور ہر کلام اور ہر علم کو منطق بنانا چاہتے ہین مگر نہین بنتی اور آپکی ذرا بہی دال نہین گلتی بلکہ ذلت پر ذلت
ہوتی جاتی ہے خیر اب چونکہ آپنے اوسکا پھر اعادہ کیا ہے اسواسطے جواب کا بہی اعادہ کرنا پڑا پس واضح ہو کہ آپکی یہہ تغلیط بہی غلط
ہے اور طفلان مکتب وصبیان مدرسہ کی صاف کھلی کہیل ہے جس سے اہل علم وفضل کو از بس شرم وحیا دامنگیر ہووے مگر ملحدین مفسدین
کے پاس تو یہی ہنر وکمال ہے کیا طلباء علم کو بہی جو ابتدائی رسائل منطق پڑہتے ہین یہہ بات معلوم نہین ہے کہ بحث الفاظ ودلالت
واقسام دلالت کو علم منطق کے ساتہہ کچہہ خصوصیت نہین ہے بلکہ ہر علم کے ساتہہ اوسکو تعلق مشترک ہے سلم العلوم مین ہے الافادۃ
انما تتم بالدلالۃ انتہی یعنی بحث دلالت کا اختصاص بالمنطق جاتا رہا قطبی مین ہے لاشغل للمنطقی من حیث ہو منطقی بالالفاظ انتہی
میر قطبی مین ہے انما اعتبر ہذہ الحیثیۃ لان المنطقی ان کان نحویا ایضا فلہ شغل بالالفاظ لکن لا من حیث ہو منطقی بل من حیث انہ
نحوی میر قطبی مین ہے من اراد استفادۃ المنطق من غیرہ او افادتہ ایاہ احتاج الی الالفاظ وکذا الحال فی سائر العلوم فلذلک
صدرت مباحث الالفاظ مقدمۃ للشروع فی العلم انتہی پس اگر دلالت کی بحث منطق ہے یا منطق مین داخل ہے کما قلتم اور انتساب
کے لئے کافی ہے کما زعمتم یعنی وہ علم اور وہ بحث جس مین بحث دلالت ووجوہ دلالت کا ذکر آجاوے منطق ہوجاتی ہے وہ
بہی یہان تک کہ نفی تعرض بدلائل منطقیہ بہی غلط ہوجاتی ہے کیونکہ اوس سے نفی بعد اثبات لازم آتی ہے تو تمام ابحاث اور تمام
علوم اور تمام کتب جن مین دلالت کی بحث آجاوے وہ سب منطق ہی ہوجاوین اور منطق ہی کہلاوین نیز یہہ بہی لازم آیا اور ایک
جگہہ بالا بہی گزرچکا ہے کہ حضرت رحیم آبادی کا گویا فتوی منطقیہ ہے کہ کوئی بحث اور کوئی فیصلہ بغیر ایراد دلائل منطقیہ کے ہو ہی نہین
سکتا اور کہین یہہ بہی کہا کہ جو کلام بحث مین کیا جاویگا وہ منطق ہوگا وغیرہ وغیرہ خرافات واہیات جس سے اہل علم بل طلبہ علم کو شرم آوے
مگر آپکو کبہی حیا نہ آویگی اور تب ہی تو آپنے علم منطق مین بہی الحاد شروع کیا ہے سچ ہے اذا لم تستحی فاصنع ما شئت ع بیحیا باش ہرچہ
خواہی کن **قولہ** کیا تعریف کی جامعیت ومانعیت اور کسی چیز کا فرد من الافراد ہونا واوعلی سبیل التشکیک سمجہنے کیلئے علم کی
ضرورت نہین ہے کیا آپنے کلی مشکک نہین سنا اسی طرح ضرور نہین ہے کہ اہلحدیث کی تعریف کسی پر علی وجہ الکمال صادق نہ ہو تو
بر سبیل التشکیک بہی صادق نہ آوے جیسے لفظ مومن اسکے فہم کے لئے علم کی ضرورت ہے اسی کو دیکہئے کہ حنفی اہلحدیث بہی اپنے
کو اہلحدیث کا فرد کہتا ہے تو آخر اس مین اور کامل اہلحدیث مین وجہ امتیاز ہوگی اور جس قدر حنفیت اس مین ہوگی اوسقدر

اوسکے اہلحدیث ہونے مین ضرور کمی ہوگی فافہم وتفکر **اقول** اسجگہ تو آپنے بہت کچھہ شیخی بگہاری اور ہیچو من دیگرے نیست کی ادعا طولانی
نفسانی لایعنی اور مولانا بٹالوی عالم متبحر لاثانی کے اذلال وتجہیل مین عجب حرفت وکار ستانی تعلیم شیطانی کرنے سے اپنی ہی جہالت و
نادانی وبے ایمانی ظاہر فرمائی اور چاہ کن را چاہ در پیش کی مثل کہانی اپنے حق مین اچھی طرح صادق کرکے بتلائی ہے خیر اب بگوش
ہوش اپنی سرگذشت وکار روائی نیوش فرمائیے اور اپنی سخن آرائی دراز زبانی کی کیفیت سنکر بہزار ندامت بخانہ خود واپس جائیے
اور اگر کچھہ حیاء وشرم باقی ہے تو تاموت باہر نہ آئیے اور منہ نہ دکہلائیے مگر اس صورت مین کہ اپنی خطاء وغلطی ایجاد دیگر جابجا
کا اقرار برملا کرکے اشتہار دیدین اور مولانا بٹالوی سے اپنی تمام تقصیرات وتعدی وظلم کا جو ان کے حق مین کر چکے ہین معافی
چاہین اور آئندہ کبہی اونکو کسی طرح کی بے ادبی نکرنیکا عہد واثق ووعد صادق کرین خیر اب اپنی بڑی سخت بدفہمی وکم علمی
کی حقیقت سنین اور تہوڑی دیر کے لئے انا ولاغیری کا حجاب ستور دل سے دور کرین اور نشہ غرور وتکبر سر سے نکالدین اب سنو کہ
آپکی یہی ایک بات آپکی طویل تحریر مین صحیح ہے جو آپنے آپکی کلی مشکک وغیرہ کے سمجہنے کے واسطے علم کی ضرورت بتلائی ہے سو ہم
آپکی اس بات کو تسلیم کرکے تصریح کرتے ہین کہ بے شک آپکے ارشاد کے موافق طالب علم کو آپکے اس قول کے مضمون دریکنون کے
فہم وادراک کے لئے علم کی ضرورت ہے مگر رفع اس ضرورت کے واسطے ابتدائی رسائل منطق کا علم ہی کافی ووافی ہے بشرطیکہ
اونکو کچھہ سمجہہ توجہہ سے پڑہا ہو اور اوسکو فہم وادراک کا مادہ ہی حاصل ہو ورنہ خالی دعوی منطق دانی کا کیا کام آتا ہے چنانچہ آپ کا
بعینہ یہی حال ہے کہ شاید آپنے کسی زمانہ مین ایساغوجی وغیرہ چند رسالے پڑہے تو تہے مگر بے سمجہی سے یا بہول گئے بہر طور آپ
بقول "ان البلاء موکل بالمنطق" اپنی زبان کذوب البیان سے غلط تغلیط کی سخت بلا جانکاہ مین مبتلے ہوگئے یعنی
کلی مشکک کا مسئلہ جسکو چہوٹے چہوٹے بچے نو آموز ابتدائی رسائل منطق کے پڑہنے والے ہی سمجہتے اور جانتے ہین آپ اس
آخر عمر تک نہ سمجہے اور دعوی بینے چوڑے بہت کچھہ کر دئے پس کتنے افسوس کی بات ہے ومالکم وللعلم والفہم وقد حال

بینک وبینہما حوا جز ومغاوز تنقطع دونہا اعناق النوق

رحیم آبادی اور کلی مشکک

سلم العلوم اور شرح حسن مین ہے وبدونہ منوطا ان تساوت افرادہ فی الصدق لیس المراد بالتساوی فیہ عدم التفاوت مطلقاً
فانہ محال بل المراد من التفاوت المسلوب فیہ ہو الذی اعتبر فی المشکک وحصروا التفاوت فی الاولیۃ والاولویۃ والشدۃ و
الزیادۃ الی ان قال الشدۃ عبارۃ عن کون احد الفردین بحیث ینتزع عنہ العقل امثال الآخر غیر متمایزۃ فی الوضع والزیادۃ
کذلک الا ان الامثال فیہ متمایزۃ فیہ ولا تشکیک فی الماہیات ولا فی العوارض بل فی اتصاف الافراد بہا فلا تشکیک فی
الجسم ولا فی السواد بل فی اسود ومعنی کون احد الفردین اشد من الآخر انہ بحیث ینتزع منہ العقل بمعونۃ الوہم امثال الاضعف
ویحللہ الیہا حتی ان الاوہام العامۃ تذہب الی انہ متالف منہا قال بحر العلوم فی شرحہ لسلم العلوم ثم ہہنا اختلافات بین

الاشراقیین والمشائین الاول هل هی فی الماهیة تشکیک ام لا فالاشراقیة مالوا الی الاول والمشاؤن الی الثانی وتحریر محل النزاع

علی ما یفهم من کلام العلامة الشیرازی ان الاختلاف بین الاشیاء متصور علی انحاء اختلاف بالماهیة کما بین الانسان و

الفرس واختلاف بالعوارض کما بین الزنجی والرومی واختلاف بالماهیة بالکمال والنقصان فبعد الاتفاق علی الاولین اختلفوا

فی الثالث فالاشراقیة اثبتوه والمشاؤن نفوه والاختلاف بالکمال والنقصان کونها فی نحو من الوجود زائدا بنفسها علی

نفسها فی نحو آخر من الوجود من دون واسطة فی العروض الی ان قال واما جواز النحوین الاخیرین (الشدة والزیادة مع

المقابلین لهما فی الماهیة) فلان المقدار انما یزید علی مقدار آخر بنفسه کالخط بنفس الخطیة یزید علی آخر وکذا السواد الشدید علی

الضعیف انتهی حاصل مرام مناسب این مقام یہہ ہے کہ تشکیک فی الماہیة واختلاف بالماہیة بالکمال والنقصان کا مسئلہ

علماء فلاسفہ (سفہاء زمان) وحکماء یونان محرومان از دولت ایمان وبے نصیبان از علم وفہم قرآن (مقتدایان

وپیشوایان واعظ رحیم آبادی کہ متمسک بادیال ودامان ایشانند) کے پاس اتفاقی نہین ہے بلکہ اختلافی ہے حضرات

اشراقیہ جو اون مین سے درویش وصوفی لوگ ہین اور حبہ خردلہ صاعدہ الی السماء کو مانع از حرکت وہبوط جبل تا ابد بتلاتے

اور تسلیم کرتے ہین یعنی بالکل عقل ونقل کے برخلاف باتین بولنے والے اوہام پرست لوگ ہین وہ تو اوسکے قائل ومثبت

ہین اور مشائین جو ہمارے زمانہ کے نیچرون اور ملحد جدید کشمیری جیسے لوگون معجزات کرامات کے منکرون کے ہمخیال

اور متشابہ القلوب وہمطبائع ہین اوسکے منکر بلکہ انکار ونافی ہین غرضکہ قائلین بالتشکیک کے نزدیک جس کلی کے افراد مین

اختلاف بالکمال (والزیادة) والنقصان ہوگا وہ نفس ماہیة مین ہوگا یعنی نفس ماہیة جوہریہ ہو یا عرضیہ بنفسہا علی نفسہا

زائد ہوگی اور بنفسہا عن نفسہا ناقص ہوگی یعنی خود ماہیت اپنی مراتب وجود مین سے ایک مرتبہ وجود کے اعتبار سے مزید اور

دوسرے مرتبہ وجود کے اعتبار سے زائد ہوگی یعنی مزید ومزید فیہ دونون ایک چیز (ماہیة) ہے ولیکن دو اعتبار سے

جیسا کہ مقدار بنفسہ زائد ہوتا ہے مقدار آخر پر مثلاً خط بنفسہ زائد ہوتا ہے خط آخر پر اور سواد بنفسہ زاید ہوتی ہے سواد

آخر پر نیز بطور زیادت ایضاح کے ازید وانقص اور اشد واضعف کا معنے یون سمجھو کہ اشد وہ ہے کہ عقل بمعونت وہم کے

انتزاع کرے اوس سے امثال اضعف کے وہی ایسا کہ گویا انحلال اشد کا طرف اون امثال کے وہی یہان تک کہ اکثر اوہام

اشد کے ترکب مین امثال اضعف کے طرف چلے جاتے ہین اور ازید کا معنے بھی یہی انتزاع مذکور ہے اس مین اوس مین

کچھہ فرق ہے تو یہی کہ اشد مین امثال غیر متمایزہ فی الاشارة العقلیہ ہوتے ہین اور ازید مین متمایزہ ومتباینہ فی الاشارہ

یعنی اصل ماہیة کلیہ جسکو کلی مشکک کہا گیا ہے دونون مین برابر پائی جاتی ہے فلہذا اوسکے نفس اطلاق علیہما مین کچھہ

تفاوت نہین اور اون مین تفاوت ہوا ہے تو اوجہ سے ہوا کہ اصل ماہیت کلیہ پر اوسی کی جنس سے زیادت کیگئی ہے

نہ کہ اوسکے خارج مباین کسی غیر مزید علیہ کو بہ نسبت مزید علیہ کے انقص کہا گیا اور مزید علیہ کو باعتبار امثال زائدہ علی

الانقص کے ازید کہا گیا یعنی انقص اس اعتبار سے نہین ہے کہ نفس ماہیت مطلقہ کلیہ سے کچھہ ناقص کہا گیا ہے یعنی ناقص

کامل من حیث نفس الذات والماہیۃ والحقیقۃ مطلقہ کلیہ ایک ہی ہین لاغیر اور اون مین مغایرت واثنینیۃ جو ہے سو
وہ زائد علی نفس الماہیۃ من جنسہا کیوجہ سے ہے نیز واضح ہو کہ بحر العلوم جواز اختلاف بالاولیۃ فی الذاتی والذات کو
راجح جانتے ہین اور سکے عدم جواز پر چنانچہ وہ لکھتے ہین واما الثانی (الاختلاف بالاولیۃ) فالاشبہ جوازہ فی الذاتی
والماہیۃ لان العلۃ والمعلول قد یکونان من نوع واحد فلابد من ان یکون العلۃ بماہیتہا مقدمۃ علی ماہیۃ المعلول علی ما
ینادی علیہ الجعل البسیط واذ ماہیتہما واحدۃ فلابد ان یکون ہی فی نحو من الوجود مقدمۃ علی نفسہا فی نحو آخر ومصداق
حمل النوع علیہما ذاتاہما مع کون احدہما متقدما علی الآخر فصدق النوع علی بعض افرادہ وہو العلۃ مقدم علی صدقہ علی
بعض آخر وہو المعلول انتہی پس سے یہی ثابت ہوا کہ اصل ماہیت کلیہ مطلقہ جسکو کلی مشکک کہا گیا ہے اوسکے ان ہر دو فرد
ذاتی اور ذات مین بناءً علی الجواز المذکور برابر موجود ہے اور اثنینیۃ اُن کی اعتباری ہے کیونکہ ذات اور ذاتی مین تخلل جعل
ممنوع ہے پس ذات اور ذاتی مین جعل بسیط ثابت ہوا اور جعل بسیط چاہتا ہے مجعولیۃ واحدہ کو تو ثابت ہوا کہ ذات اور
ذاتی کی حقیقۃ واحد حقیقیہ ہے اور تغایر و تعدد اوس مین اعتباری ہے غرضکہ اب اوسکے بعد تخطی و غالط یا محدث فی
المنطق رحیم آبادی صاحب کی منطق دانی کی حقیقت کو کہولکر میدان بیان مین لانا اور اون کی بیچاری کلی مشکک کا
پردہ فاش کرنا چاہئے فبناءً علی التقریر المذکور اہلحدیث جو کلی مشکک ہے اور اپنے افراد پر بطریق زیادۃ (کمال) یا نقص
صادق آتی ہے کما قال الرحیم آبادی اوسکے صدق بالکمال والنقصان کا یہی معنے ہوگا کہ اہلحدیث کی اصل ماہیت کلیہ مطلقہ
اپنے افراد مین سے ہر ایک فرد پر برابر بلا تفاوت صادق آتی ہے اور جن افراد پر بتفاوت درجات کمال صادق آتی
ہے وہ اصل حقیقت مطلقہ کلیہ سے زائد ہے اور جن افراد پر بالنقصان صادق آتی ہے اوسکا یہی مطلب ہے کہ یہ نسبت
زائد علی اصل الحقیقۃ الکلیہ کے ناقص ہے نہ کہ اصل حقیقۃ کلیہ مطلقہ سے کچھہ کم ہوگیا ہے کما مر تحقیقہ فیما قبل فانظر الیہ نظرا غائرا
وتامل فیہ تاملا صادقا ثانیا مکررا اسکی تصویر یا توضیح کی تقریر یون ہے کہ اہلحدیث کی تعریف جامع مانع جو حدیث
مین اعلم العلماء و سید الانبیاء اعرف بحقائق الاشیاء بتعلیم خالق الارض والسماء صلی وسلم وبارک علیہ وعلی آلہ رب
الکبریاء سے مروی ہے یہہ ہے ما انا علیہ الیوم واصحابی اس تعریف کو علامہ محمد بن عبد الکریم شہرستانی
بہی اپنی کتاب الملل والنحل مین لائے ہین اور یہہ علامہ شہرستانی تو رحیم آبادی صاحب کے پاس مسلم مستند و معتبر وحجۃ ہین
خصوصًا فرق کی تفریق و تمیز و جامعیت و مانعیت تعریف کے بارہ مین تو آپکا قول بہت ہی معتبر ہے چنانچہ
آپ جناب مولانا بٹالوی صاحب کے علامہ شہرستانی کے قول کو مد نظر رکہکر معیار تعریف اہل حدیث ٹھرانیکا حکم کر چکے ہین غرض
یہہ تعریف اہلحدیث کی نبوی ہے جسپر کوئی خدشہ وارد نہین ہے اور اوسکو غیر جامع ومانع اور خام اور مخدوش
منظور فیہ و متکلم فیہ جاننے والا سوائے ملحد و زندیق کے اور کوئی مومن باللہ و برسول اللہ نہ ہوگا اور اگر کسی کو اوسمین
کچھہ خدشہ ہے تو ذکر کرے تاکہ اوسکا جواب معقول دیا جاوے پس اس تعریف موصوف کے موجود ہوتے ہوے کسی دو

تعریف کی حاجت وضرورت نہین ہے اور اوسکا مطلب بہی واضح ہے اور وہ یہہ ہے کہ اہلحدیث اوس فرقہ کا نام ہے جو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کرام کے موافق ہو اعتقاد مین اور عمل مین یعنی کتاب و سنت اور آثار صحابہ اون کا
دستور العمل ہو سبحان اللہ یہہ کیسی عمدہ حدیث نبوی ہے جو فیصلہ کن ہے درمیان اس نزاع باہمی کے جو ملحد کشمیری کی طرف
سے پیدا ہوا ہے وجوب اتباع اصحاب کرام کے بارہ مین اور بیخ کن ہے اوس فساد کی جو اس مفسد سے حادث ہوا ہے
اس بارے مین یعنی اس حدیث سے وجوب اتباع صحابۂ کرام در جمیع اقوال و افعال و تفاسیر لم یخالف شیئ منہا نصا من نصوص
الکتاب والسنۃ ثابت ہوا کیونکہ یہہ حدیث بطور مابہ الامتیاز و مابہ الفرق بین الفرقۃ الناجیۃ وبین الفرقۃ الضالۃ کے فرمائی گئی
ہے کما یدل علیہ سیاقہ وسباقہ یعنی ضلالت فرق ضالہ سے بچنا فرض و واجب ہے اور یہہ بچنا موقوف ہے اتباع صحابہ پر پس
اتباع صحابہ بہی بعد کتاب و سنت کے فرض ہوا فلہذا ملحد کشمیری اور اوسکے ثانی الاثنین آپ بدولت (رحیم آبادی حضرت)
اور ثالث الثلاثہ حافظ غازیپوری صاحب کو تینون تحریرا و تقریرا و تصدیقا بصد مجبوری و ہزار حالت اضطراری فرضیۃ
اتباع صحابۂ کرام کا قائل ہونا پڑا جیسا کہ ملحد مذکور کے رسالہ برعکس نام اتباع سلف کے اوائل مین موجود ہے اور اون کی تاویل
جو اس مقام مین کیگئی ہے وہ باطل و محض تعلیل و الحاد و انحراف عن سواء السبیل اور اون کے جہل و ضلال و اعتزال من الحق
کی پوری پوری دلیل ہے نیز اوسکے سوا احادیث و آیات کثیرات وجوب اتباع اصحاب کرام پر دال ہین جنکا احصاء و استقصاء
امام حافظ ابن القیم رح نے اعلام الموقعین مین کیا ہے منجملہ یہہ کہ حضرت سعد بن معاذ اور ابو موسی اشعری اور حضرت علی رضی
اللہ عنہم کو اضلاع یمن وغیرہ مین قضاۃ بناکر بہیجا گیا اور اون کے فصل قضایا و حکومات و فتاوی و مجتہدات و فیصلجات اون
علاقون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حین حیات مین برابر ہوتے رہے اور آپنے یہہ نفرمایا کہ بجز ہماری اجازت و تصدیق
کے اونکا اجرا نہین کرنا یا ہمارے سے استفسار و استخبار کرنا وغیرہ وغیرہ کسی قسم کی تقیید نہ کی گئی یعنی آپکی تقریر سے یہہ
سب کارروائی آپکے عہد سعادت عہد مین ہوا کی بلکہ آپنے معاذ رضی اللہ عنہ سے خود دریافت کیا اور اونکا امتحان لیا
کما فی الحدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لمعاذ حین بعثہ الی الیمن فبم تحکم قال بکتاب اللہ قال فان لم تجد قال بسنۃ
رسول اللہ قال فان لم تجد قال اجتہد رائی قال فضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صدرہ وقال الحمد للہ الذی وفق رسول
رسول اللہ لما یرضی رسول اللہ وہذا الحدیث فی المسند والسنن باسناد جید یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ
رضی اللہ عنہ سے ادلۂ شرعیہ کی تعیین و کمیت و ترتیب و کیفیت سے امتحان لیا کیونکہ یہہ جائے اشکال اور مقام اشتباہ
تہا جیسا کہ آج کل نام کے اہلحدیث اور ان کے پہلے ان کے اساتذہ منکرین وجوب اتباع اصحاب کرام اسی اشتباہ مین پڑکر کہتے
ہین کہ قرآن مجید مین فقط خدا و رسول کی اتباع کا حکم ہے پس بس اور اون کے فہم تنگ اور ذہن لنگ مین یہہ بات
نہین سما سکتی کہ اتباع صحابہ اتباع سنت مین داخل اور سنت رسول اوسکو بہی شامل ہے غرضکہ حضرت معاذ نے برابر
ترتیب وار ادلۂ شرعیہ کو بیان کیا اور سوال مشکل کا جواب دیا اور عقدہ لاینحل کو حل کردیا اور اپنی تفقہ فی الدین کی نعمت

عظمی کا اظہار کیا جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خوشی حاصل ہوی اور اپنا دست مبارک حضرت معاذ کے صدر پر زیادت شرح صدر و فقاہت حاصل ہونے کے واسطے پھیرا اور اوسکے فقیہ مجتہد ہونے اور رسول اللہ کے جواب صحیح دینے کی نعمت کا شکریہ بارگاہ باری عز اسمہ مین ادا کیا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و تقریر سے عالم فقیہ مجتہد کے فتوی و اجتہاد کے بوقت ضرورت بعد کتاب و سنت کے حجت شرعیہ ہونے اور اوسپر حکم کے اطلاق فرمانے اور ایسے عالم کو حاکم کہنے اور اولو الامر کی تفسیر سابقہ علماء کے کر نیکا ثبوت واضح ہو گیا غرضکہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مسلمانون پر اتباع صحابہ کی اون کے مجتہدات و جزئیات مین بھی ضروری ہے اور وہ مرفوع حکما ہین اور اوسپر تقریر نبوی بلکہ تعلیم و رضاء نبوی ہو چکی ہے

علامہ شہرستانی کی کتاب الملل والنحل مین لکھا ہے ثم المجتہدون من ائمۃ الامۃ محصورون فی صنفین لا یعدوان الی ثالث اصحاب الحدیث واصحاب الرای اصحاب الحدیث وہم اہل الحجاز ہم اصحاب مالک بن انس واصحاب محمد بن ادریس الشافعی واصحاب سفیان الثوری واصحاب احمد بن حنبل واصحاب داؤد بن محمد بن علی الاصفہانی وانما سموا اصحاب الحدیث لان عنایتہم بتحصیل الاحادیث ونقل الاخبار وبناء الاحکام علی النصوص ولا یرجعون الی القیاس الجلی والخفی ما وجدوا خبرا او اثرا وقد قال الشافعی رضی اللہ عنہ اذا وجدتم لی مذہبا ووجدتم خبرا علی خلاف مذہبی فاعلموا ان مذہبی ذلک الخبر الی ان قال واصحاب الرای وہم اہل العراق ہم اصحاب ابی حنیفۃ النعمان انتہی اسکا مآل بھی پہلی تعریف کے طرف ہوا یعنی کتاب و سنت اور آثار خیر امت کو اعتقاد و عمل مین معمول بہ ٹھیراوے نیز اصول خمسہ مولانا بٹالوی صاحب کا اور اون کی اوس تعریف کا جو ثناء اللہ نے اپنے پرچہ اخبار مورخہ ۱۶ فروری سنہ ۱۹۱۲ء مین اشاعت السنہ کے حوالہ سے نقل کی ہے کہ ”قرآن و حدیث پر بلا تقلید فقہاء عمل کرنے والا فرقہ اہلحدیث ہے“ دونون کا مآل واحد ہے اور اجمال و تفصیل کا دونون مین فرق ہے بلا تقلید فقہاء کا مطلب یہی ہے جو کتاب الملل والنحل شہرستانی سے بالا منقول ہوا کہ مجتہدین ائمہ امت کے دو صنف ہین اصحاب حدیث اور اصحاب رای یعنی فقہاء سے مراد اصحاب رای ہین پس مطلب اس تعریف کا یہہ ہوا کہ کتاب و سنت پر عمل کرنے مین اصحاب حدیث کا طرز عمل اختیار کرے اور وہ یہی ہے کہ آثار صحابہ کو بھی معمول بہ بناوے یعنی ان سب تعاریف کا مآل واحد ہے اور وہ یہی ہے جو بار بار مذکور ہوا کہ قرآن و حدیث و آثار صحابہ کو اعتقاداً و عملاً معمول بہ سمجھے یہہ تعریف جامع و مانع ہے اور کیون نہ ہو کیونکہ یہہ تعریف نبوی ہونے کی وجہ سے معصوم و صحیح و سالم از خدشات و اعتراضات ہے اور ثناء اللہ نے جو اوس پر اعتراض کیا ہے وہ باطل ہے اور اوسکے اجہلیت و ملحدیت بلکہ فریت کی دلیل ہے کیونکہ وہ نبی معصوم کے کلام معصوم پر اعتراض کر کے اوسکو خام و ناتمام ٹھیراتا ہے اب اس مقام مین اگرچہ کلام طول کھینچے اوسکے اعتراضونکا اٹھانا ضروری نظر آیا سو واضح ہو کہ ثناء اللہ صاحب حضرت اپنے پرچہ اخبار الحادیہ بر عکس نام اہلحدیث مورخہ ۱۶ فروری سنہ ۱۹۱۲ء مین لکھتے ہین ”خاص قابل توجہ اہل علم“ مولانا بٹالوی اور اون کے ہم نوا اہلحدیث کی یہہ تعریف کرتے ہین کہ ”جو شخص قرآن و حدیث و اقوال سلف کو معمول بہ سمجھے“ یہہ ہے اون کی تعریف کا اصل مقصود اب اہل علم غور کرین کہ یہہ تعریف کہان تک صحیح ہے

یہہ تعریف نہ جامع ہے نہ مانع۔ جامع تو اسلئے نہین کہ اس تعریف کے مطابق صحابہ تابعین اور تبع تابعین سب اہلحدیث
کی جماعت اور تعریف سے خارج ہو جاتے ہین اسلئے کہ یہہ تعریف اون پر صادق نہین آسکتی کیونکہ وہ قرآن وحدیث
کو تو معمول بہٖ سمجھتے تہے مگر اپنے اور اپنے ہمعصرون کے اقوال کو معمول بہٖ نہ جانتے تہے کون کہہ سکتا ہے کہ صحابہ کرام مین یہہ دستور
تہا کہ ایکدوسرے کی بات کو حجت شرعی کیطرح معمول بہٖ جانتا تہا حالانکہ ہم کتب حدیث مین بکثرت دیکہتے مین کہ خلیفہ وقت
کا حکم بہی سیاسی طور پر تو مانا جاتا تہا مگر شرعی طور پر دوسرے لوگ اوس سے منکر ہوتے تھے پس ایسے صحابہ اہلحدیث نہ ہوے
یہی حال تابعین مین ہے اہلحدیث کی مذہب کی قدامت ثابت کیجاتی ہے کہ یہہ مذہب زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے ہے مانع اسلئے نہ ہوی کہ بعض حنفی علما بہی اسی کے قائل ہین کہ اقوال صحابہ کی تقلید واجب ہے گو سب کا یہہ مذہب
نہین تو یہہ تعریف اون پر بہی صادق آنے سے مانع نہ رہیگی "ایک سلہ بڑا بہاری اعتراض" اس بٹالوی تعریف
کے مطابق اقوال سلف کی پیروی بہی جب داخل تعریف ہوی تو لازمی بات ہے کہ زمانہ سلف کے بعد یہہ مذہب
متحقق ہوگا پس اسکے حدوث مین کیا کلام رہا حالانکہ فرقہ اہلحدیث قدیم ہے مگر تعریف ہذا کے مطابق لازم آتا ہے کہ
فرقہ اہلحدیث بہت دنون بعد کا پیدا شدہ ہے انتہی اعتراض الملحد البلید العنید **اقول** ثناء اللہ نے اس اعتراض مین
پرلے درجہ کی جہالت وشرارت وسخافت مبذول فرمائی ہے خبر اب سنو کہ بالا ثابت ہو چکا ہے کہ عہد سعادت مہد
نبوت مین صحابہ کبار مقتدی ومطاع وقاضی ومفتی بنائے گئے اور دور ونزدیک علاقون مین روانہ کئے گئے
نیز ارشاد نبوی ہوا کہ انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر ونیز فرمایا وعلیکم بسنتی وسنۃ
الخلفاء الراشدین تفسیر اکلیل مین تحت مین واولی الامر منکم کے لکہا ہے عن جابر بن عبد اللہ وابن عباس ومجاہد
والحسن انہم اولوا العلم والفقہ اوجب اللہ طاعتہم واخرج عن عکرمۃ انہم ابوبکر وعمر وعثمان وعلی قال فیحتج بالآیۃ علی
وجوب طاعۃ الائمۃ والمفتین ویحتج بہا من قال ان اقوال الصحابۃ حجۃ والخلفاء الاربعۃ والشیخین انتہی اعلام الموقعین مین
ہے وکما ان الصحابۃ سادۃ الامۃ وائمتہا وقادتہا فہم سادات المفتین والعلماء انتہی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صحابی
جلیل القدر اصحاب کرام کی بیان فضیلت مین فرماتے ہین کہ کانوا افضل ہذہ الامۃ ابرہا قلوبا واعمقہا علما واقلہا تکلفا
اختارہم اللہ لصحبۃ نبیہ ولاقامۃ دینہ فاعرفوا لہم فضلہم واتبعوہم علی اثرہم وتمسکوا بما استطعتم من اخلاقہم وسیرہم فانہم
کانوا علی الہدی المستقیم غرضکہ ثناء اللہ کا قول مذکور الصدر بالکل باطل اور سراسر کذب وافتراء ہے اور وہ سخت کذاب
ہے جو کہتا ہے کہ ہم کتب حدیث مین بکثرت دیکہتے ہین الی آخرہ اگر وہ سچا ہے تو ایک ہی بات بتلادیوے کہ خلفاء
راشدین کے فتون کو دوسرے صحابہ اور تابعین نہین مانتے تہے ہان یہہ بات الگ ہے کہ کسی خلیفہ یا دیگر صحابی کا
قول مخالف نص قرآن یا حدیث ہو تو ضرور اسوقت اوسکو چہوڑکر نص پر عامل ہونا پڑیگا چنانچہ اول الخلفاء وسید الخلائق
بعد الانبیاء ابوبکر الصدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا قول مسئلہ جدہ مین ہے کہ اوسکو کچہہ نہین مل سکتا وغیرہ وغیرہ - اور اگر

علماء راشدین کے فتوی واجب العمل نہ ہیے تو پھر قیامت تک کے مفتیون و قاضیون کے فتوے بطریق اولی واجب التسلیم نہونگے تو پھر دین کا کارخانہ و عملدرآمد ہی درہم برہم ہو جاویگا تب تو سوائے نصوص قرآنیہ و حدیثیہ صریحہ کے کوئی فتوی کسی کا بھی نہ مانا جاویگا پس جبکہ من بعد الصحابہ تابعین مثل قاضی شریح وغیرہم کے فتاوی واجب العمل ہین تو صحابہ کرام کے فتاوی بطریق اولی واجب العمل ہین اگر مین اوسکے متعلق استیفا و استقصا لکہنا اور ثبوت دینا اور جزئیات و واقعات کا ذکر کرنا چاہون تو فقط اوسکے لیئے ایک دفتر عظیم و جلد ضخیم چاہیے بلکہ دائرہ مجلدات درکار ہین لہذا اسی پر اکتفا کرکے عرض گزار ہون کہ ثناء اللہ کا اعتراض جامعیت تعریف کے متعلق بالکل غلط و دروغ بیفروغ ہے اور تعریف ماشاء اللہ جامع ہے صحابہ کرام و تابعین عظام سب اہل حدیث ہین اسی طرح اوسکا دوسرا اعتراض مانعیت تعریف کے متعلق بھی سراسر کذب و جہل ہے یعنی تعریف مانع ہے اور جو حنفی لوگ اقوال صحابہ کو واجب العمل و التسلیم جانتے ہین بے شک وہ سچے اہل حدیث ہین اور حنفی کہلانا اور نام رکہنا اون کو خارج از اہلحدیث نہین کرسکتا جسطرح کہ محمدون کو اہلحدیث کہلانا داخل نہین کرسکتا اور اتباع مالک و شافعی و احمد رضی اللہ عنہم کو اون کی طرف منسوب ہونا اون کو خارج از اہلحدیث نہین کرسکتا بلکہ وہ لوگ تو بڑے اہلحدیث اور اہلحدیث کے پیشوا کہلاتے ہین اسی طرح امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جبکہ وہ قائل ہین اس بات کے کہ اذا صح الحدیث فہو مذہبی اور اترکوا قولی بخبر الرسول و بخبر الصحابۃ و اذا جاء عن الصحابۃ فعلی الراس والعین تو وہ سچے اہلحدیث ہوے اور اون کے اتباع بھی جو اس طریق پر ہین اہلحدیث ہوے یعنی تعریف مذکور جامع و مانع ہوی اوسکے علاوہ اوسکا دوسرا جواب یہہ ہے کہ اہلحدیث کا مذہب و معمول بہ تو قدیم ہے اور یہہ اسم حادث ہے اور وہ مذہب و معمول بہ کیا ہے ما انا علیہ الیوم و اصحابی یعنی کتاب و سنت و آثار صحابہ کو معمول بہ بنانا یعنی معمول بہ کی قدامت زمان رسول اللہ سے اور اصحاب کرام سے ہے اور اس مذہب پر عاملین کا یہہ نام (اہلحدیث) بعد ازان مقابلہ مین فرق ضالہ کے پھر مقابلہ مین اصحاب رای کے رکہا گیا اور اکثر ایسا تو ہوا ہی کرتا ہے کہ مسمے اسم سے پہلے ہوتا ہے اور اسم مسمے کے پیچھے یعنی اصحاب کرام کے بعد تسمیہ باسم اہل الحدیث تک جتنے متبعین کتاب و سنت و آثار صحابہ گزرے ہین اب اون کا نام بھی اہلحدیث ہے اگرچہ اسوقت کچھ عرصہ تک اون پر یہہ نام اطلاق نہین کیا جاتا تہا دیکھو قد ورد فی الحدیث تذبح عنہ یوم السابع و یسمی و یحلق دیکھئے اسحدیث سے ساتوین دن نام رکہنا ثابت ہوا تو کیا مسمے بھی ساتوین دن حادث ہوگا یعنی حدوث تسمیہ مستلزم نہین ہے مسمے کی معیت فی الحدوث کو بات یہہ ہے کہ ابتداء اسلام مین مسلم بقول حق سبحانہ ھو سماکم المسلمین ہر مومن باللہ و برسول اللہ و مخلص لوجہ اللہ کا نام تہا پہر جب منافقین پیدا ہوگئے تو مسلم مشترک ہوگیا درمیان مخلصین و منافقین کے پھر جب فرق ضالہ پیدا ہوگئے تو فرقہ ناجیہ کا نام جماعت اور اہل سنت رکہا گیا پہر جب اہل سنت مین اصحاب رای پیدا ہوگئے اور وجوب اتباع صحابہ مین اون کا کلمہ مختلف ہوگیا چنانچہ حنفیہ اون اقوال صحابہ کو جو غیر معقول و غیر مدرک بالقیاس ہین بالاتفاق واجب التسلیم جانتے ہین

اور مدرک بالقیاس میں اون کا اختلاف ہے اور ثناء اللہ سخت جاہل یا عمدا کاذب ہے جو اون کو مطلقا مختلف فیہا عند الحنفیہ
لکھا ہے منار میں ہے وقد اتفق عمل اصحابنا بالتقلید فیما لا یعقل بالقیاس واختلف عملہم فی غیرہ تو عاملین بآثار صحابہ مطلقا کا
نام اصحاب حدیث یا اہل حدیث رکھا گیا فرقا بینہم وبین اصحاب الرای کما مر نقلا من کتاب الملل والنحل للعلامۃ الشہرستانی یعنی اہل
حدیث امتیازی نام ہے اون لوگون کا جو کتاب سنت اور آثار صحابہ کو معمول بہا جانتے ہیں مقابلہ میں اصحاب الرای کے اور اہل سنت
مشترک نام اصحاب حدیث اور اصحاب الرای کا وکثیرا ما یطلق اہل السنۃ علی اہل الحدیث اطلاق العام علی الخاص پس اب بعونہ تعالی ثناء اللہ
کے جملہ اعتراضات بالکل ہباء منثورا ہو گئے اور اہلحدیث کی تعریف نبوی جو ما انا علیہ الیوم واصحابی کے ساتھ کی گئی اور
دوسری معاریف مشار الیہ مذکورہ بالا صحیح وسالم از اعتراض جامع ومانع ثابت ہو گئیں اور کوئی خدشہ کسی قسم کا باقی نہ رہا اور ثناء اللہ
اور بس جاہل کاہل وغافل ومحروم از دین وحقائق علمیہ ونکات حدیثیہ ومعانی الہیہ بلکہ ضدی معاند معترض علی الرسول وعلی العلماء الفحول
ثابت ہوا کیونکہ اوس نے اس مقام میں واہی اعتراض کر کے بہت کچھ بغض وشتم وسب واستعلاء وافتراء سے کام لیا یعنی اس تعریف پر سے
عدم جامعیت وعدم مانعیت ولزوم عدم قدامت مذہب اہلحدیث تینوں اعتراض مندفع ہو گئے وللہ الحمد ۔

ثناء اللہ پر بڑا بھاری اعتراض اور اپنی اگلی شرارت سابقہ کا اعتیاض

اے ناظرین اب ذرا کان لگا کر ثناء اللہ کی تعریف بھی سن لیں جو اوس نے اپنے رسالہ کلام مبین کے صفحہ ۱ میں بڑے ناز و نخرہ
سے اہل سنت کی تعریف کی ہے آپ فرماتے ہیں "اہل سنت اور اہل حدیث" اہل سنت کی جامع تعریف تو میری نظر سے
نہیں گزری جہان تک مختلف تعریفات پر غور کیا جاتا ہے حاصل یہ معلوم ہوتا ہے کہ اہل سنت اوس فرقہ کو کہتے ہیں جو خلفاء
راشدہ صدیق اکبر فاروق اعظم ذو النورین علی مرتضی رضی اللہ عنہم کو صحیح جانتا ہو اور صحابہ کرام کو واجب التعظیم سمجھتا ہو پھر اوس
گروہ کے پانچ فرقے سمجھے جاتے ہیں حنفی شافعی مالکی حنبلی اور اہلحدیث انتہی **اقول** ثناء اللہ میں دو سخت عیب ہیں ایک تو
وہ کذاب ہے دوسرا دغاباز اور جس میں یہ دو عیب ہوں وہ سزاوار اعتبار و قابل یقین نہیں ہے اب سنو کہ ثناء اللہ کا یہ کہنا
کہ جامع تعریف میری نظر سے نہیں گزری سو واضح ہو کہ اگر اوسکی مراد جامعیت سے یہ ہے کہ فرق ضالہ معتزلہ وغیرہا
قائلین بالخلافۃ الراشدہ کو بھی شامل ہو اور ملاحدہ زنادقہ پر بھی صادق آجاوے تو ثناء اللہ سچا ہے بیشک کسی نے آج تک ان
فرقوں کو اہل سنت والجماعت نہیں بنایا اور یہ بیچارہ اپنے ان تمام بھائیوں کو اہل سنت بنانا چاہتا ہے اور اگر جامعیت
سے یہ مراد ہے کہ فقط اہل سنت والجماعت کو ہی جامع ہو تو عمدا جھوٹ کہتا ہے یا سخت جاہل ہے ناظرین کو معلوم ہے
کہ میں بالا اہل سنت والجماعت کی تعریف جامع مانع نبوی ذکر کر چکا ہوں فقد ذکر جسکے موجود ہوتے ہوئے دوسری کسی تعریف
کی حاجت مومن باللہ وبرسول اللہ کو تو نہیں ہے مگر بد بے ایمانوں کا کیا علاج اسی طرح اوس پر اعتراض کرنا بھی منکر اعتقادات
رسول کا کام ہے اب رہا ثناء اللہ کا یہ کہنا کہ اسکی تعریف مختلف تعاریف کا خلاصہ حاصل ہے اور اسی طرف اشارہ کرنا

که اسکی تعریف جامع مانع ہے بلکہ سب تعریفون سے بہتر ہے یعنی اجمع امنع ہے کیونکہ تعریف کی خوبی یہی ہے اسی واسطے
تو تمام مختلف تعریفون کو چھوڑکر اسکو اختیار کیا ہے سو یہہ ہی غلط محض اور اوسکا دروغ بیفروغ و مکر چکر ہے ورنہ اسکو چاہئے تھا
که مختلف تعریفین کم سے کم دس بیس اسکو بھی جانے دو کم سے کم تین تو پیش کرے که جنکا ماحصل وہ ہو جو اسنے ذکر کیا ہے مین کہتا ہون
کاذب ہے دغاباز ہے یہہ تعریف تو اوسکی خود تراش خراش و ایجاد طبعزاد ہے اور وہ مانع نہین ہے کیونکہ یہی تعریف تو اہل بدعت
پر جو مقابلہ مین اہل سنت کے ہین بلکہ مشرکون گور پرستون کلمہ گو کافرون پر بہی بلکہ بعض بعض فرق ضالہ معتزلہ وغیرہا پر
جو خلافہ راشدہ خلفائی راشدین کو مانتے اور صحابہ کرام کو واجب التعظیم سمجھتے ہین صادق آتی ہے بلکہ نیچریون و مرزائیون
و چکڑالویون بلکہ ملحدون مثلاً ثناء اللہ ملحد اور اوسکے ہمخیال لوگون پر بلکہ وجودیون حلولیون پر بلکہ بعض بعض روافض پر
بہی صادق آتی ہے کیونکہ یہہ سب لوگ اتنی بات کے قائل ہین تو یہہ سب لوگ ملحد ثناء اللہ اور اوسکے شیخین صاحبین مصدقین
رحیم آبادی و غازیپوری کے نزدیک اہل سنت و الجماعت ہوے خصوصاً معتزلہ اور ثناء اللہ اون کا مرید تو ضرور اہل سنت
ہوے اور اسی غرض فاسد کے واسطے تو اس دغاباز نے اسکا اسقدر دائرہ وسیع کردیا کہ یہہ اور اسکے اخوان اصاغر اکابر ملاحدہ
واکثر فرق ضالہ تمام اس مین داخل ہو جاوین دیکھو اس مین غور کرو کہ اس مکار نے اسی واسطے تو لفظ مانع کا اس مقام مین چھوڑ دیا
اور فقط اتنا لکھا کہ تعریف جامع میری نظر سے نہین گزری حالانکہ مانع کا ذکر بہی ضروری تہا کیونکہ ایسی تعریف تو تمیز و
تفریق بین الفرق کے واسطے ہوا کرتی ہے اور یہہ بات تب ہی حاصل ہو سکتی ہے کہ تعریف مانع بہی ہو اے ثناء اللہ بانی
الحاد و فساد بے بنیاد تم نے جو تعریف نبوی مذکور پر اعتراض کیا تہا کہ "یہہ مانع نہین ہے کیونکہ بعض حنفی اس مین داخل
ہو جاتے ہین" تو کیا تمہارے پاس یہہ ملاحدہ و جاہلہ حنفیون سے بہتر ہو گئے جنکو تم اہل سنت مین داخل کرتے ہو۔ اب
تو یقین ہو گیا کہ ملاحدہ کی محبت تمہارے دل مین درجہ شغف کو پہونچگئی ہے اور بمضمون حدیث شریف المرأ مع
من احب اپنے پیارے بہائیون دلی دوستون (جنکے ساتھہ تمہاری وہ نسبت ہے جو توأمین مین ہوا کرتی ہے) کے
زمرہ مین بلاشک و شبہ داخل ہو گئے کیون جناب دیکھا لینے کے دینے پڑگئے اے ناظرین کیا آپنے اب تو اس کیاد کا
کید دیکھہ لیا بلکہ اسکے مصاحبین مصدقین رحیم آبادی و غازیپوری صاحبان کا حال بہی معلوم کر لیا کہ یہہ لوگ کیسے دغا
باز ہین اور سچے اہل سنت و الجماعت کے اعداء بالیقین اور ملحدین مفسدین فی الدین ہین غرضکہ ثناء اللہ کا پردہ فاش
ہو گیا اور اس کا کید سب پر ظاہر ہو گیا اے ثناء اللہ اب تو توبہ کر اور الحاد سے باز آجا اور اصلاح فسادات کر اے رحیم آبادی
صاحب کیا آپنے اپنے پیر کا مکر دیکھہ لیا خیر اب آپ کی جامع مانع تعریف کا انتظار ہے پس اب جبکہ ہم رحیم آبادی صاحب
کو کلی مشکک کی تحقیق اور اہلحدیث کی تعریف کا سبق دیچکے تو اب اون کے قول کے جواب کے طرف متوجہ ہوتے ہین
سو واضح ہو کہ ثناء اللہ اہل حدیث کی تعریف کا سرے سے مصداق ہی نہین ہے کیونکہ وہ کتاب و سنت و آثار صحابہ کو
اعتقاداً و عملاً معمول بہ و دستور العمل نہین بناتا کتاب اللہ کی تحریف کر چکا اور بہتیرے احادیث مرفوعہ صحیحہ کا منکر ہے

مثلاً موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کی مچھی بھنی ہوی تلی ہوئی کا انکار اور آثار صحابہ تو اسکے پاس بجوے نیر زد کے مرتبہ مین
ہین یعنی تعریف کی اصل ماہیتہ کلیہ مطلقہ اسپر صادق نہین آتی ہے اور یہی معنے تھا کلی مشکک کے بالنقصان صادق
آنیکا پس جبکہ یہہ کلی بالنقصان صادق نہ آئی تو بوجہ الکمال جو درجہ علیا ہے کیونکر صادق آئیگی جسطرح کہ مطلق مومن
کسی پر مثلاً ملحد ثناء اللہ پر صادق نہ آوے تو مومن کامل کیونکر اوس پر صادق آئیگا پس اب صاف ثابت ہو گیا
کہ ثناء اللہ پر تو کلی اہلحدیث کی علی سبیل التشکیک کسی طرح صادق نہین آسکتی مگر حنفی اہلحدیث پر جو کتاب و سنت و آثار
صحابہ کو اعتقاداً و عملاً معمول بہ جانتا یا دوسرے لفظون مین اسکی تفصیل کو جو اصول خمسہ ہین دستور العمل ٹھہراتا ہے برابر
بلکہ بدرجہ کمال بحسب الکمال مراتب الکمال صادق آتی ہے اور نفظ لفظ حنفی موجب نقصان نہین ہے جسطرح کہ لفظ
مالکی یا شافعی یا حنبلی موجب نقصان نہین ہے کما مر من ان اتباع الائمۃ الثلثہ ہم اصحاب الحدیث ومشائخہم فی مقابلۃ
اصحاب الرای پس ہزار حسرت حضرت رحیم آبادی پر کہ وہ معنے ومطلب ماہیتہ وحقیقت کلیہ سے کچھہ بھی سروکار نہین
رکھتے ہین اور خالی نام اور لفظ پر مرتے ہین خدا صاحب اُن کی سمجھہ بوجھہ الٹی اور ان کے دل کی آنکھہ کو ر کر دیا اور انکو
انا جعلنا علی قلوبہم اکنۃ ان یفقہوہ وفی آذانہم وقرا کا مصداق بنادیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔
صد افسوس رحیم آبادی صاحب پر کہ آپ فرماتے ہین کہ " حنفی اہلحدیث بھی اپنے کو اہلحدیث کا فرد کہتا ہے آخر
اس مین اور کامل اہلحدیث مین وجہ امتیاز ہوگی اور جسقدر حنفیت اوس مین ہوگی اوس قدر اسکے اہلحدیث ہونے
مین ضرور کمی ہوگی " **اقول** جب سے اہلحدیث نام ہوا اون لوگون کا جو کتاب و سنت و آثار صحابہ کو معمول بہ جانتے
تھے تب سے اب تک یہہ نام تمام ازمنہ وقرون مین امتیازی ہو کر چلا آیا یعنی جو لوگ اہلحدیث کہلاتے تھے وہ واقعی
وہی ہوتے تھے جو سچے متبع طریقہ مذکورہ ہون پھر جب سے ملحدون زندیقون نیچرون معتزلیون نے بھی اپنا نام اہل
حدیث رکھوایا وہ بھی یہان تک کہ ملحد کشمیری نے اپنا اور مطبع کا اور اخبار کا اور رسالہ کا نام اہلحدیث رکھہ
لیا تو یہہ نام (اہلحدیث) امتیازی نہ رہا پس ضرور ہوا کہ ملحدون سے ممتاز ہونے کے واسطے کوئی قید لگائی جاوے
مثلاً سچا اہلحدیث یا پرانا اہلحدیث یا سلفی یا حنفی اہلحدیث کہلایا جاوے اور حنفی اسوجہ سے کہ کتاب و سنت و آثار
صحابہ کے بعد مسائل اجتہادیہ وقیاسیہ اور اصولیہ وفرعیہ مین کتب فقہ واصول فقہ کی طرف مراجعت کی ضرورت پڑتی
ہے تو کتب حنفیہ کو دیکھنا پڑتا ہے اور جب سے ملک ہند مین اسلام آیا تب سے کتب حنفیہ ہی کتب درسیہ وعلوم
مروجہ مین داخل ہوگئین اور ملک ہند مین اکثر بلکہ کل حنفی لوگ ہی ہین الا قدر قلیل شافعی مین وہ بھی کنارہ ہندوستان
مین یعنی علاقہ ملیبار مین پس ان سے روز وشب معاملہ استفتاء وافتاء وبحث وتکرار کا رہا کرتا ہے اور جناب
مستطاب شیخنا وشیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کا بھی یہی حال تھا کہ بعد آثار صحابہ کے فتاوی حنفیہ کے موافق آپ
فتوی دیا کرتے تھے اور کتب فقہ واصول فقہ وفتاوی فقہ حنفی کے آپ بہت بڑے بے نظیر عالم تھے فتاوی عالمگیریہ

تو گویا اونکو از بر تہا اور ان سے پہلے حضرت شمس الہند شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کے خاندان عالی شان کی بہی یہی روش تہی اور
خود یہہ لوگ جو نام کے اہلحدیث ملحد مزاج ہین جابجا کتب حنفیہ کے حوالے دیتے ہین اور ان کو بغیر کتب فقہ و اصول فقہ حنفیہ سے
فائدہ اوٹہائے اور کام چلانے کے چارہ نہیں ہے رحیم آبادی صاحب کا پیر شریر البصیر اپنے رسائل مین اور اخبار مین جابجا درمختار و در
توضیح وغیرہ وغیرہ کے حوالے دیتا ہے اسکے سوا اسکا پرچہ اخبار مورخہ ۳ رجب سنہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۲۹ مئی سنہ ۱۹۱۴ء جسکے پہلے صفحہ کے
شروع سطر مین یہہ عنوان ہے مدرسہ دیوبند اور اہلحدیث کانفرنس ملاحظہ ہو ثناء اللہ نے اس بیان مین جو حال سنا تہا لکہا
ہے اوسکا خلاصہ یہی ہے کہ علماء دیوبند اور ان کے طلامیذ اور نام کے اہلحدیث کانفرنس والے دونوں متحد ہین عقائد مین
اور دونوں چچازاد بہائی ہین یعنی اوسکے طرز بیان سے ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ ان مین اور اون مین کچہہ مذہبی فرق نہین
ہے مگر چند فروع مین چنانچہ ثناء اللہ نے جناب مولوی رشید احمد صاحب کا ایک فتوی بہی نقل کیا ہے جس مین یہہ عبارت
بعینہا ہے "عقائد مین سب متحد مقلد غیر مقلد ہین البتہ اعمال مین مختلف ہوتے ہین واللہ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (فتاوی
رشیدیہ جلد ۲ صفحہ ۲) اے حضرت رحیم آبادی صاحب جبکہ آپکا پیر اور آپ علماء دیوبند کے ساتہہ اسقدر ارتباط مذہبی اور
اتحاد دینی و ہم اعتقادی رکہتے ہین جو اس پرچہ مذکورہ مین مذکور ہے اور اون کی کتابون کے بہی رات دن محتاج ہین تو
آپ لوگ بہی حنفی باطناً بلکہ ظاہراً بہی ہوئے جیسا کہ ثناء اللہ نے سب مابہ الفرق اوٹہا دیا اور رفع الیدین کو بہی اس طرز سے
بیان کیا ہے کہ مابہ الفرق مین داخل نہ رہے پس جائے شگفت کہ آپ لوگ زبردستی بقول مان نہ مان مین تیرا مہمان دیوبندیون
سے بہائی چارا لگائی حالانکہ وہ ثناء اللہ کو اور اسکے ہم اعتقادون کو ملحد بلکہ کافر جانتے ہین بلکہ تم لوگون کو تمام دنیا کے مسلمان
چارون مذہب کے اور تمام سچے اہلحدیث بہی ملحد بلکہ کافر سمجہتے ہین کتاب دابۃ الارض ملاحظہ ہو غرضکہ جناب مولانا مولوی ابو سعید
محمد حسین صاحب سچے پکے پرانے سلفی اہلحدیث ہین جیسا کہ اون کا اعتقاد و عمل ہمیشہ کا خصوصاً اون کا اصول خمسہ اسپر دال
اور شاہد عدل بلا مقال ہے اور حنفی کہلانا اون کا بوجہ مذکور بالا ہے معہذا وہ اوسکو نہ واجب جانتے ہین اور نہ مستحب
اور نہ امر دینی بلکہ ایک نسبت بوجہ تعلق مذکور کے اور اوسکی وجہ وہ خود بہی لکہہ چکے ہین اور ایسے حنفی تو مولانا سید محمد
نذیر حسین صاحب اور اون کے اساتذہ بہی تہے بلکہ یہہ خود نام کے اہلحدیث ملحد مزاج ثناء اللہ اور اوسکے ہم اعتقاد حنفی ہین کما
اگر تم لوگون کو حنفی مذہب سے یا صاحب مذہب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ایسی نفرت و وحشت ہے جو ثناء اللہ ذکر کرتا
ہے کہ حنفی لفظ کی وجہ سے قوم نے مولانا بٹالوی صاحب کو چہوڑ دیا تو ایسی قوم سخت جاہل اور گمراہ ہے اور ایسا لکہنے والا
خود ملحد و زندیق ہو کر قوم کو اوبہارتا اور شرارت سکہاتا اور فتنے برپا کرتا ہے اور یہی منافق بوقت ضرورت حنفی تو کیا مرزائی
بننے لگتا اور اون کو اپنا بہائی بناتا ہے اور محمدی کا لقب دیتا ہے چنانچہ اسنے امسال انجمن حمایت اسلام کے جلسہ مین برملا
مرزائیون کو جنکے کافر اور خارج از دائرہ محمدیہ و مارق از ملت مصطفویہ ہونے مین کچہہ بہی شک نہین ہے محمدی بنایا
ہے اور ویسا ہی رحیم آبادی صاحب کا بہی حال ہے پس کیا ظلم ہے ثناء اللہ کا کہ اس نے حنفی کے لفظ پر بار بار اپنے اخبار

ربع باز الحاد و آثار مین تسخر کیا اور کبھی اوسکا نام ثنائیل لکھا اور کبھی کچھہ اور مولانا بٹالوی کی نسبت لکھا کہ قوم نے آپکو اس لفظ کیوجہ سے
معزول کر دیا پھر تعجب بالائی تعجب رحیم آبادی صاحب پر کہ اونہون نے اس لفظ کیوجہ سے مولانا بٹالوی کو اہلحدیث کا فرد ناقص
قرار دیا اور اس لفظ کے نہونے سے باوجود سوء اعتقاد و الحاد و فساد در فساد کے ثناء اللہ کو اور اپنے آپکو فرد کامل بنایا
اور کلی مشکک کا ذکر درمیان مین لا کر سخت ناسمجھی و کجروی سے بڑے دعوی کے ساتھہ لکھکر اپنی منطق دانی کا اظہار کیا
جو فی الحقیقت اپنی نادانی لاثانی کا اشتہار دیا اور بچون کو ہنسایا چنانچہ اونہون نے ایک بہت بڑا کمال اپنے جہل کا
یہ اظہار کیا جو فرمایا "اسی طرح ضرور نہین ہے کہ اہلحدیث کی تعریف کسی پر علی وجہ الکمال صادق نہین ہو تو بر سبیل تشکیک
بھی صادق نہ آئے" **اقول** معلوم شد بافندگی ولیکن ۵ بوریا باف گرچہ بافندہ است ؛ نبرندش بکارگاہ حریر ؛
ہمنے مانا کہ آپ ماشاء اللہ زمان صبا مین کچھہ منطق کی اصطلاحات سیکھے اور چند رسائل منطق کے پڑھے تھے مگر افسوس کہ
سلم العلوم پڑھے ہی نہین یا حرم کر گئے اور گر جانا ہی بھول گئے پس اب ہو کہ آپکا مبلغ علم تو یہہ ہے کہ آپنے صدق
علی وجہ الکمال کو صدق علی سبیل التشکیک کا مقابل بنایا ہے حالانکہ علی وجہ الکمال (علی وجہ الزیادۃ) مقابل ہے علی وجہ
النقصان کا اور کمال ایک قسم ہے تشکیک بمعنے تفاوت کے چار قسمون مین سے دیکھو سلم العلوم مین ہے وحصر التفاوت
فی الاولیۃ والاولویۃ والشدۃ والزیادۃ انتہی یہہ ہے آپکی منطق دانی اور دعوی طولانی اب آپ ہی انصاف سے
فرمائیے کہ جس شخص کو قسم و مقسم مین بھی فرق نہ معلوم ہووے اور قسم کو مقسم کا قسیم جانے جیسا کہ آنجناب نے کیا ہے کیا
اوسکو علم منطق سے کچھہ انس ہے ۵ ہر کہ گردن بدعوی افرازد ؛ خویشتن را بگردن اندازد ؛ ایک عرض
ضروری باقی رہ گئی وہ یہہ کہ آپکی یہہ تشبیہ (اسی طرح) معلوم نہین کس کے ساتھہ دیگئی ہے شاید کہ رحیم آباد کا محاورہ اور
آپکی اردو دانی کا دعوی یا مکابرہ ہو دیگر آنکہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپکو فرد کامل اہلحدیث کے ہونیکا تو دعوی اور
آپکے پیشوا نکلے تو فلاسفہ یونان کے گروہ کہ اون کی سفاہت و سخافت سے تمسک شروع کیا اور اون کے تخیلات
و توہمات کو بڑا کمال اور حجت مانا اور گویا اصحاب کرام و ائمہ عظام بلکہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام پر ترجیح دی کہ تحقیقات
دینیہ و تدقیقات اسلامیہ کو جن سے شروح احادیث نبویہ کے اور کتب ائمہ کے پر ہین چھوڑکر فلاسفہ کے طرف رجوع
فرمایا کہ کلی مشکک کا مسئلہ بیچ مین ڈالا اور اوس پر بہت کچھہ ناز و نخرہ بھی کیا پھر اوسکے متعلق دوسری عرض یہہ ہے
کہ آپنے مشائین کا مذہب چھوڑکر اشراقین کا مذہب اختیار کیا اور اوسکی حقانیت پر اس اختیار و ترجیح کی وجہ کیا
ہے اور آپکے پاس اسپر کونسی دلیل ہے وہ دلیل شرعی (کتاب و سنت) سے ۔ کیونکہ آپکے پاس ان کے سوا تیسری
کوئی دلیل شرعی نہین ہے اگر آپکو حیا و شرم سے کچھہ بھی تعلق باقی ہے تو آئندہ کبھی ہرگز عمر بھر منطق دانی کا دعوی
یا یعنی نہین کرین گے ۵ بس قامت خوش کہ زیر چادر باشد ؛ چون باز کنی مادر مادر باشد ؛ شرم شرم
قولہ اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ مقالہ سے آپکے چلنے کی غایت مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے اثر

پہونچکر ٹکٹ خریدنا ہے حالانکہ یہہ بالکل غلط ہے بٹالہ سے چلنے کی غایت سیالکوٹ جانا نہ ٹکٹ خریدنا **اقول** مولانا
بٹالوی کے کلام سے نہ یہہ غایت منطوق ہے اور نہ مفہوم اور نہ کوئی کلمہ غایت کا اوس پر دال ہے بایں دلالۃ کانت
بلکہ سیالکوٹ کے غایت سفر ہونے پر دال ہے آپ خود لکہہ رہے ہین کہ امرتسر پہونچکر ٹکٹ خریدنا ہے پھر کیا آپکو اتنی
بہی سمجہہ نہین کہ امرتسر پہونچکر ٹکٹ خریدنا چہ معنی دارد ہے کیا امرتسر سے سیالکوٹ جانے کے واسطے ٹکٹ خریدنا ہے یا آپکا
الحاد و ایجاد ٹکٹ کے قواعد مین بہی جاری ہوگیا ہے کہ جو شخص امرتسر جانا چاہے وہ وہان پہونچکر ٹکٹ خریدے یا کیا ہے
علاوہ اگر بالفرض تسلیم کیا جاوے کہ بٹالہ سے سفر کی غایت امرتسر ہے اور امرتسر سے دوسرے سفر کی غایت سیالکوٹ
ہے تو اس مین کیا خرابی اور اسپر کونسا اعتراض نیز آپکا منشاء اعتراض کیا ہے اوسکو بیان کرین تعجب ہے آپکی عقل و
دانش پر یعنی مولانا بٹالوی کا کلام بالکل صحیح ہے اور آپکا اعتراض بالکل غلط اور زٹل و اٹکل ہے اگر سچے ہو تو اب ہی
اعتراض کا صحیح ہونا ثابت کرکے بتلاؤ ہرگز نہ بتلا سکینگے خدا صاحب جب مولوی صاحبون کو گمراہ یا کجرو کرنا چاہتا ہے
تو پہلے اون سے مادہ علم و فہم کا سلب کر لیتا ہے دیکہئے ہمارے حضرت رحیم آبادی صاحب کو کہ نہ ان کو دین کی ہوش رہی
ہے اور نہ دنیا کی یعنی ایسی بیکار فضول لغو لایعنی باتین کرتے ہین کہ نہ دین کا فائدہ اور نہ دنیا کا بلکہ ان کو خبط کخبط عزاز
ہوگیا ہے بہلا یہہ بہی کوئی دینی مسئلہ تہا اور اوس مین کچہہ غلطی ہوگئی تہی یا کیا تہا کہ آپنے اس سے تعرض کیا خیر یہہ بہی
جانے دو اگر آپکو مولانا بٹالوی کی تجہیل ہی مقصود تہی اور اپنی لیاقت کا اظہار تو پہلے کسی مکتب مین داخل ہوکر تحصیل
علم مین محنت و مشقت اٹہاکر لیاقت اعتراض کی پیدا کرنا تہا اور پھر اعتراض کا نام لینا تہا خیر اب لیجئے کہ بات الٹی
ہوگئی یعنی آپ ہر جگہ غلط اعتراض طفلانہ کرنے کے سبب سے سخت جاہل نکلے اور مولانا بٹالوی کا تمام کلام ہر مقام کا صحیح و
سالم ثابت ہوا اور وہ علامہ کے علامہ ہی رہے بلکہ آپکی عزت و عظمت آگے سے بڑہ گئی اور آپکی گہٹ گئی بلکہ مٹی مین
ملگئی اور علماء طلباء کے نظر اعتبار سے آپ بالکل گرگئے اور آپکی کجروی اور الجہن بیکار ہر کس و ناکس پر ظاہر ہوگئی **قوله**
علاوہ ازین لکھنے کی کیا ضرورت **اقول** ضرورت یہہ تہی کہ ثناءاللہ بہگوڑہ ہمیشہ بحث سے بہاگتا رہتا ہے پس ترغیباً للبحث
بطور انعام کے لکہا گیا کیونکہ وہ احرص الناس علی المال ہے پس شاید کہ طمع مال سے بحث پر آمادہ ہوجاوے اور بطور
انعام کے دینا درست ہی ہے چنانچہ آپنے جناب مولانا بٹالوی کو دو سو روپیہ انعام دینے کا وعدہ کیا اگر وہ لغو و لاطائل
حرکت ہے کما کتبتم تو آپکا انعامی وعدہ بہی ویسا ہی ہوا اور اگر آپ فرمائین کہ اوسکی ابتداء مولانا بٹالوی سے ہے کہ
اونہون نے ہی سو روپیہ انعامی طور پر دینے کا وعدہ کیا تہا تو یہہ عرض ہے کہ جبکہ آپکے زعم مین اونکا انعامی وعدہ
لغو وغیرہ ہے تو آپنے کیون اون کے مقابلہ مین ایسا بیہودہ فضول کام کیا کیا آپکو لا تکونوا امعۃ کی حدیث یاد نہین
ہے اور اگر یہہ فرمائین کہ ترغیباً و تحضیضاً انعام قیاساً علی التنفیل جائز ہے تو مولانا بٹالوی کا بطور انعام کے ثناءاللہ
کا ٹکٹ خریدنا کیون لغو و حرکت ناجائز ہوگیا غرضکہ یہہ بہی آپکی ہی سخت یاوہ گوئی اور بوجہ عیب جوئی ہے جس سے

اہل علم کو سخت شرم آوے کیونکہ یہہ خصلت ذمیمہ جہلاء و سفہاء کی ہے **قولہ** کیون جناب ایسی باتون مین آپکو حدیث من حسن اسلام المرأ ترکہ مالایعنیہ نہین یاد آئی **اقول** ماشاء اللہ آپ اور وعظ اور وعظ بہی اس حدیث کے ساتہہ جسکی بوبہی آپکو نصیب نہ ہوئی تو کیا رقدہ مین بہی نہ لگی ہوگی اسی کا تو نام ہے دیگر برا نصیحت وخود را فضیحت وقد صدق اللہ عز وجل ومن اصدق من اللہ حدیثا اتأمرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وقال عز وجل لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون واللہ آپ ان دو آیت وغیرہ اور اس شعر کے مصداق ہین ع واعظان کین جلوہ برمحراب و منبر می کنند ÷ چون بخلوت می روند آن کار دیگر می کنند + مین تو آپکو ایک پارسا عالم دین خیال کرتا تہا پس اب جو آپکی حالت معلوم ہوی تو گلے دیگر شگفت آپنے اس حدیث کو دو جگہہ لکہا ہے اب ذرا انصاف سے آپ خود ہی فرمائیے کہ آپکی تحریر ضمیمہ کی جو اول سے آخر تک فحش وکذب وافتراء سے پرہے مالایعنیہ کا مصداق ہے یا بالعنیہ کا اگر آپ مین کچہہ بہی انصاف باقی ہے تو بے شک آپ شق اول کو اختیار کرینگے مین کہتا ہون مالایعنیہ کا کیا معنی آپکے کلام کا تو بہت بڑا حصہ سر سر کذب وافتراء سے بہرا ہوا ہے اگر کسی ذی علم ذی فہم پر جو اس ماجری سے ناواقف ہے یہہ ضمیمہ آپکا پیش کرکے اوس سے دریافت کیا جاوے کہ یہہ کلام کیسے شخص کا ہے تو وہ برابر یہی جواب دیگا کہ یہہ کلام کسی مخبط الحواس اجہل الناس کا ہے پس صد افسوس کہ آپ اس جہل کو علم سمجہے مین سچ ہے ع آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند + درجہل مرکب ابد الدہر بماند + امید ہے کہ آپ ایسی حرکت ناشائستہ جاہلانہ سے ضرور تائب ہون گے وفقک اللہ لما یحبہ ویرضاہ وجنبک ما یسخطہ ویقلاہ **قولہ** یہہ تو فرمائیے کبہی کسی کا ٹکٹ خرید اہی ہے آپ تو خود دوسرون سے ٹکٹ خرید واتے ہین۔ **اقول** زیادہ تر افسوس تو آپ پر ہے کہ آپ بالکل بیہودہ باتین اور عورتون کے الاہنے ذکر کرکے انکو ساٹیفکٹ سمجہتے ہین اپنے فضل وکمال کا جاپجا تو آپ کا کلام فضول ولغو موجود ہے پہر بااین آپ ناحق دوسرون کو لاغی قرار دیتے ہین ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند + کیا عمر بہر آپ یہی بچون کی کہیل سیکہتے رہے آپ ہی انصاف سے فرمائیے کہ یہہ بہی کوئی مسئلہ دینیہ ہے یا حسن اسلام المرأ کا مقتضے دائرہ ہے یا لغو ہے یا کیا ہے کیا آپ سے دوسرا دریافت نہین کرسکتا ہے کہ آپنے عمر بہر کتنے آدمیون کو ٹکٹ خرید کرکے دیا اون کی فہرست تیار کرکے دین تاکہ حسب کثرت اسامی فہرست آپکی تعلی ثابت ہوگی معلوم ہوتا ہے کہ آپ اور آپکے پیر اور ساری پارٹی کانفرنس کی نہ کسی سے ٹکٹ خرید واتے ہین اور نہ کسی کا مال کہاتے ہین اور نہ دہلی علیگڈہ امرتسر لاہور پیشاور کی دعوتون کے ترلقمے اڑاتے ہین **قولہ** کیا آپ کے سفر وارے نام کے اہلحدیث ملحد مزاج لوگو تف ہے تمہاری اس نام کی اہلحدیثی پر شرم شرم شرم شرم **اقول** پہلے اپنے پیر کی صالحین کے سفر سے مشابہت آپکو ذلیل معلوم ہوتی ہے جو مسٹر گلیڈسٹون کو آپنے پیش کیا ملحد کو خوب ڈانٹا تہا کہ وہ پہلے بے وجہ کیون ان کا ذکر درمیان مین لایا جسکی وجہ سے ان کو بھی ذکر کرنا پڑا علاوہ کہان سے اس مشابہت کی ذلت معلوم ومفہوم ہوی کہ آپنے یہہ الزام قائم کیا مفہوم دانی کا علم بہی آپ پر ختم

ہے جوجی مین آجاوے کہدینے سے کام ہے اور یہہ سب آپ کے پاس علم ہے اور حسن اسلام المرأ کی حدیث پر عمل ہے

واہ چہ خوش **قولہ** اگر اونکی یہہ مراد ہے کہ جیسے باوجود ایسے منصب و جاہ و دولت و مال کے مسٹر موصوف کا تھرڈ کلاس

مین سفر تہا ویسے ہی باوجود منصب و جاہ و دولت و مال کے آپکا تھرڈ کلاس مین سفر ہے تو اولاً کجا وہ اور کجا آپ

مسٹر موصوف کے لیئے تو لوگ جگہہ چہوڑ دیتے ہونگے گاڑی خالی کر دیتے ہون گے اور آپ کے لیئے تو ایک چوہڑا بہی ہٹنے

والا نہین ہے سہ بہین تفاوت رہ **اقول** یہہ بہی ایک اثر ہے آپکے عمل کا من حسن اسلام المرأ ترکہ مالا یعنیہ کی حدیث

پر کیونکہ آپ واعظ و عامل بہذا الحدیث ہین نیز یہہ بہی ایک دلیل ہے آپکے داء عضال جہل مرکب پر جس مین آپ مدۃ العمر

مبتلا رہے ہے اور اب تو وہ گویا غایت شدت کو پہونچکر لاعلاج ہو گیئے الا ان یشاء اللہ شفاءکم غرضکہ آپکو تشبیہ کے

مسئلہ سے بہی پوری پوری جہالت بے غایت ہی ورنہ ایسا نہ لکہتے کیا آپکو اتنا بہی معلوم نہین کہ مشبہ اکثر انقص

ہوا کرتا ہے بہ نسبت مشبہ بہ کے جیسا کہ رجل شجاع کو تشبیہ دیجاتی ہے ساتہہ اسد مفترس کے اور کبہی وسکا عکس

ہوا کرتا ہے جیسا کہ رویت باری عز اسمہ کو تشبیہ دیگیئی ہے ساتہہ قمر لیلۃ البدر کے اور آپکا غلط خیال یہہ ہے کہ د

مین مساوات چاہیئے آپکے جہل مرکب کا حال یہہ اور لسن ترانیان وہ کہ بیان سے باہر خیر اب سنو کہ مولانا بٹالوی

مراد یہی ہے جو ظاہر ہے اور آپنے خود اسکو بیان کر دیا ہے اور اس مین کسی قسم کی خرابی دینی و دنیوی نہین ہے

بلکہ عبرت کی بات ہے کہ اتنا بڑا شخص ذی عزت دنیا کا غیر مسلم ہوکر تواضعاً ایسا کرتا اور اسراف سے بچتا ہے تو

مسلم مالدار کو حسب تعلیم اسلامی بطریق اولیٰ ایسا کرنا چاہیئے فلہذا جناب مولوی بٹالوی صاحب باوجود قدرت

فسٹ کلاس کے خود تو تہرڈ کلاس مین تو اضعاً سوار ہوتے ہین مگر ثناءاللہ جاہ و طالب متکبر مغرور کو انعاماً و اکراماً انٹرمیڈیٹ مین

سوار کرانا چاہتے ہین کہ بہگوڑا کسی طرح خوش ہوکر بحث پر آمادہ ہوجاوے بات تو بالکل واضح و صاف تہی مگر چونکہ

آپ جدلی الطبع اور سخت کجرو ہین لہذا آپنے بمقتضائے طبع خود راست کو ناراست کر کے بتلایا اور اپنی نادانی

کو خوب ہی ظاہر کیا اور گویا اجہل الناس کا لقب حاصل کیا اب رہا آپکا یہہ فرمانا کہ "آپ کے لیئے تو ایک چوہڑا بہی ہٹنے والا

نہین" سو اسکا جواب باصواب یہہ ہے کہ اس سخت جہوٹے کلمہ کا بولنے والا اتنا بڑا جہوٹا و بے اعتبار و بے وقعت

ہے کہ اسکے برابر و ہمسر کوئی دوسرا شاذ و نادر بلکہ اندر ہوگا اس مین شک نہین کہ جناب مولانا بٹالوی کی صورت

آتے ہی یا اون کی شان علمی و عز و جاہ دنیوی معلوم ہوتے ہی ہر ایک بڑے سے بڑا ہر قوم کا اور ہر ملت کا آپکی تو

تکریم و تعظیم بجا لائیگا اور کیسا ہی اون کا دشمن سوائے آپکے ہوگا بے شک وہ آپ کے لیئے ہٹیگا اور جگہہ دیگا اور بصد

ادب و نیاز پیش آئیگا آزمائش کر کے دیکہہ لیجیئے کیا آپکو معلوم نہین ہے کہ وزیر اعظم انگلستان جیسے جنکی منزلت و عزت

کے آپ بہی قائل ہو چکے اور ان کو انہیں کتنا فضب یعنی و یکیے ہین مولانا بٹالوی کی عزت و عظمت کہان تک کر

ہین کہ اپنے برابر اون کو جگہہ دیتے اور کرسی پر بٹہاتے ہین بلکہ بادشاہ وقت کے سامنے اون کو برابر کرسی

ہے اور ملی ہے پس اب آپ ہی بتلائیے کہ آپکو ایسے مقام مین کونسی عزت ملی یا ملیگی اور اگر آپ کہین کہ مین تو اوسکو عزت نہین سمجھتا
ہملا غیر قومون کے برابر بیٹھنا بہی کوئی عزت کا کام ہے سو واضح ہو کہ حضرت اگر ایسی بات ہے تو پہر کیون آپنے ابہی وزیر سابق
اعظم انگلستان کی منزلت وعزت بیان کرکے ایک مسلمان کی (وہ بہی عالم وہ بہی جامع العلوم وہ بہی آجکل بے نظیر وہ بہی اکابر علماء
ہندوستان کا بقیہ ونمونہ) اوسکی عدم مساواۃ فی المرتبۃ الدنیویۃ کیوجہ سے ایسی تحقیر کی ہے جو موجب خوف کفر بل کفر ہے جسکی وجہ سے
تجدید اسلام وایمان ضروری ہے غرضکہ آپ تو ایسی صدر نشینی کو اور دعوت جلسہ کے آنے کو بڑی عزت سمجھتے ہین اور آپ صاف
لکہہ چکے ہین کہ جس جلسہ مین شیعہ مرزائی نیچری بلائے جائین وہ جائے عزت ومنزلت ہے اور جسکو ایسے جلسہ مین نہ بلایا جاوے
وہ بے عزت ہے چنانچہ آپ اسوجہ سے مولانا بٹالوی کو بے عزت بنا چکے ہین پس ثابت ہوا کہ مولانا بٹالوی کو دنیا کی وہ
عزت حاصل ہے کہ آپ جیسے متمنی عز وجاہ دنیوی اور مداح اہل دول وغیر قوم ومعظم شیعہ ومکرم نیچریہ ومبجل پیر نیچریہ کو (چنانچہ
علیگڈہ مین اصاغر اکابر مریدان پیر نیچر جمع ہوے اور پیر نیچر کی خوب مدح سرائی ہوی اور آپ خوب سناکئے اور اوس پر ساکت
ومقرر ہوے) کچہہ بہی نصیب نہین ہے اور صرف حسد سے اتنا بڑا جہوٹ موٹ دن دہاڑے بولتے ہین کہ آپ کیلئے ایک
جوہڑا بیٹھنے والا نہین وارے دنیا کے جہوٹے شرم شرم غرضکہ ان کی منزلت وعزت وعظمت دینی ودنیوی ہر دو ایسی ہین کہ
آپ مارے حسد کے کباب خاکستر ہوے جاتے ہین اور آپکی ہوش اڑگئی ہے اور ایسی کذب گفتاری کر رہے ہین کہ بچہ بچہ جانتا
اور آپکا پکا دوست بہی یقین رکہتا ہے کہ آپنے ایسی جہوٹی بات کہی اور جامع عالم دینی کی ایسی تصغیر وتحقیر کی ہے کہ کوئی پاگل
سے پاگل اور جاہل سے جاہل بہی نہ ایسا جہوٹ بولیگا اور نہ ایسی بے عزتی کریگا خیر آپ بہی معذور ہین جبکہ ملحد کے ناصر ومنتصر
اور باوجود اوسکے الحادات وکفریات اوسکو اہلحدیث واہل سنت بناتے ہین یعنی آپ بہی اچہے خاصے ملحد بن چکے ہین اور
جتنے ملحد ہوتے ہین وہ سخت جاہل اور علماء دین کے خونخوار دشمن ہوتے ہین پس آپ بہی تو وہی کرینگے جو وہ کیا کرتے ہین **ع**

عالم اندر میان جاہل را ✤ مثلی گفتہ اند صدیقان ✤ شاہدے درمیان کوران است ✤ مصحفی درمیان زندیقان ✤

قولہ اس فرقہ کا نام اہلحدیث زمانہ پیشین سے چلا آتا ہے جسکا ذکر کتابون مین بکثرت موجود ہے فقہ حنفی کی کتابون مین
اس فرقہ کا لقب اہلحدیث بکثرت مذکور ہے **اقول** الحمد للہ کہ آپنے گویا اقرار کرلیا کہ ثناء اللہ اور حافظ عبد اللہ اور آپ
بدولت تینون ان اہلحدیث سے خارج ہین جسکا نام زمانہ پیشین سے چلا آتا ہے اور واقعی وہ لوگ سچے اہلحدیث گویا اصحاب
نبی تہے **ع** اہل الحدیث ہمو اصحاب النبی ✤ وان لم یصحبو انفسہ انفاسہ صحبوا ✤ یعنی وہ لوگ اعتقاداً وعملاً ما انا
علیہ الیوم واصحابی کے موافق تہے جسکا معنے یہہ ہے کہ کتاب وسنت وآثار صحابہ کو معمول بہ جانتے تہے یعنی آثار صحابہ سنت
نبویہ مین داخل ہین اور حجت شرعیہ ہین خود شارع علیہ السلام فرمارہا اور لفظ اصحابی کا بڑہا کر تعلیم فرمارہا اور اوسکی دلیل
ذکر کررہا ہے کہ صحبت نبویہ سے وہ فیض پائے اور نبی کا نمونہ ونائب وخلیفہ ہوکر ہادی خلق ہوے ہین ورنہ فقط اتنا
فرماتا تہا کہ ما انا علیہ الیوم یا اوسکا مودی ومقتضے غرضکہ آپ لوگ سراسر اسکے مخالف وملحد ومفسد فی الدین نکلے اگر

آپ سچے ہین تو پہلے ہر زمانہ کے اہلحدیث سے کوئی امام اہلحدیث کا ایسا ہی بتلاؤ کہ وہ معاذ اللہ قرآن مجید کو مخلوق بولے
موسی علی نبینا وعلیہ السلام کی بھی بہنی ہری کا انکار کرے اور ثناء اللہ کے طرح صدہا الحادات اور کفریات کا وہ موجد وقائل ہو
نعوذ باللہ من ذلک پس افسوس کہ آپ ایسے شخص کو اہل سنت والجماعت واہلحدیث مانین اور اوسکو پیر و مرشد جانین اور
اوسکی طرف سے ناصر ومنتصر بنین پھر اہلحدیث بھی کہلائین یہہ ظلم و زبردستی کہان تک کتاب دابۃ الارض مصنفہ مولانا
قاضی مولوی عبدالاحد صاحب خانپوری ملاحظہ ہو خلاصہ یہہ کہ پہلے کے تمام اہلحدیث لوگ سچے اور آپ تینون اور
آپکے ہمخیال وہم اعتقاد سب کے سب ملاحدہ و زنادقہ کے بھائی ہین اعلم وافہم واتقی واذکی واخبر وافضل امت کو چھوڑکر اور
آراء ضلال وجہال امت کے تابع ہوے ہین سب کو تجدید ایمان کا یمان اہل الحدیث کی ضرورت ہے واللہ وفقکم
وہدیکم **قولہ** مین کہتا ہون کہ جھوٹا ہے جھوٹا ہے جھوٹا ہے **اقول** مین کہتا ہون کہ تہذیب و شرافت و ادب آپ پر
ختم ہے الحمد للہ کہ آپکا حوصلہ علم وحلم و فہم و شرف سب پر آشکارا ہوگیا اگر آپ کے ان تین جھوٹ کے ساتھہ آپکے دوسرے
جھوٹون اور غلط باتون کو ملایا جاوے تو بہت بڑی فہرست بلکہ ایک کتاب تیار ہوجاوے آپکی عمر کی کمائی و لیاقت
یہی تو ہے کہ براہ راست کبھی مناظرہ نہ کرینگے اور اسکے ٹالنے کے واسطے ایسی ہی جہالت بے نہایت و شرارت بیغایت سے
پیش آئینگے تاکہ آپکو مناظرہ تک نوبت نہ آوے واعلم انک امرأ فیک جاہلیات شرم شرم شرم **قولہ** میرے جواب مین
مضمون تہا کہ کسی کا مسجد مین نہ آنا اذان کو لایعنی نہین بناتا **اقول** لاف زن خود پسند متکبر را علم و فہم وحلم نہ باشد
چنانکہ دروغگو را حافظہ نہ باشد اہی بالا گزرا کہ رحیم آبادی صاحب نے مسٹر موصوف کے ساتھہ مولانا بٹالوی کی تشبیہ پہر ڈکلاکر
مین تواضعًا سفر کرنے کو ناجائز سمجھا اور کجا وہ اور کجا آپ لکھکر عدم مساواۃ کو بیان کیا اور اب اوسکے برخلاف نوید جلسہ
بھیجنے مسجد مین اذان نماز دینے کے ساتھہ تشبیہ دی ہے (یعنی دونون کو مساوی سمجھا ورنہ حسب زعم و طبعزاد قاعدہ اپنے کہ
مشبہین کو مساوی ہونا چاہیئے یہہ تشبیہ دیتے) حالانکہ کجا اذان نماز اور کجا رقعہ جلسہ دونون مین بون بعید ہے اور
آپس مین تعلق و وجہ تشبیہ بناءً علی قاعدنہ نہین ہے اذان حکم شرعی ہے اور شعار اسلام ہے اور واجب ہی یا کم درجہ سنت
موکدہ ہے اور اوسکی وجہ مشروعیت یہی ہے کہ لوگ پنجوقتہ نماز کو حاضر ہوا کرین گو مسجد مین ہو یا جنگل مین یا دریا مین
جہان کہین مسلمانون کی جماعت زیادہ یا کم سے کم دو ہون اذان دینی ضروری ہے اور منفرد کے واسطے اولی و افضل
ہے رہا رقعہ جلسہ یا کانفرنس مدرسہ آرہ کی جو مجمع ہے اخلاط الناس واصحاب ملل شتی کا جس مین نیچری ملحد ہر قسم کے لوگ جمع ہین
اور اکثر حاضرین اسکے آزاد منش نام کے اہلحدیث ثناء اللہ ملحد بالیقین کے مقلدین ہوتے ہین جنکو اتباع صحابہ بہت بری معلوم
ہوتی ہے اور اصل غرض سنانے کی آواز اذان کو مکروہ و غیر مقصود وغیرہ وغیرہ معلوم ہوتی ہے جیسا کہ رحیم آبادی صاحب نے خود بیان
کیا ہے سو اوس رقعہ کو اذان نماز کے ساتھہ تشبیہ دینا یا اوس پر قیاس کرنا ایسے شخص کا کام ہے جو علم و فہم دین سے بے نصیب
اور جہل مرکب مین اوسکو سخت غلو ہے یعنی رحیم آبادی صاحب اپنے زعمی طبعزاد قاعدہ تشبیہ کے خلاف کرنے کے علاوہ اگر نوید جلسہ کو

اذان کی طرح امر دینی اکم سے کم مستحب جانتے ہین تو وہ تشریع من عند نفسہ کے مرتکب ہونیکی وجہ سے الحاد وافساد فی الدین کا
کار شنیع کرتے اور ثناء اللہ ملحد کے بھائی بنتے ہین ان کو چاہئے کہ اوس سے بھی توبہ کرین وہو الموفق **قولہ** بٹالوی نے مولوی
ثناء اللہ کو میرا (عبد العزیز کا) لیڈر رہبر لکھا ہے اوسکا جواب یہہ ہے کہ اگر میرا لیڈر ورہبر امرتسری ہے تو بٹالوی کا
رہبر شیطان لعین ہے اور اس متصلہ لزومیہ کے مقدم وتالی مین لزوم کی دلیل وہی ہے جو بٹالوی کے پاس ثناء اللہ کے
لیڈر ورہبر ہونے کی دلیل ہے بلکہ اسکا رہبر شیطان ہونا عیان ہے **اقول** مین تو بار بار عرض کر چکا ہون کہ آپ بدولت کو
منطق یونان سے تو کچھ انس وتعلق ومس نہین ہے ہان البتہ منطق الطیر سے زمان سلیمان علیہ السلام مین آپکی روح مبارک
کچھ سیکھہ سنکر یاد رکھی ہو تو ہو کیونکہ آپکو گویا اسکا دعوی ہے اور اسپر ناز ونخرہ ہے اور آپ نے دوسرون کو اوس سے محروم کر کے
بتلایا ہے چنانچہ آپنے یہہ شعر دو بار ضمیمہ مین اور ایکبار محمد عمر کے نام کی تحریر مین ذکر کیا وہ شعر یہہ ہے **ع** تو چہ دانی
زبان مرغان را + کہ ندیدی گہے سلیمان را + شاید اس قول کی منطق بھی از نوع منطق الطیری ہو یہہ بات کچھ آپکے
ساتھہ مخصوص نہین ہے بلکہ آپکے شیخین یا صاحبین جناب حافظ صاحب غازیپوری وثناء اللہ کشمیری کا بھی آپ جیسا حال ہے کہ
اظہار لیاقت کے واسطے بے ضرورت جائے تشنیع کیطرح منطق دانی کے آروغ بیفروغ لیا کرتے ہین اور حال یہہ کہ جو مسئلہ ذکر
کرتے ہین غلط اور بالکل غلط اضحوکہ صبیان ولعبۂ طفلان ہے خیر اب ذرا اس مین غور فرمائے کہ منطق یونان کی ابتدائی
رسائل مین لکھا ہے کہ اگر قضیہ شرطیہ متصلہ مین حکم بالعلاقہ ہو تو لزومیہ ہے وفی الکتب مکتوب ان العلاقۃ امر بسببہ یستصحب
المقدم التالی والتحقیق عند المحقق الطوسی واتباعہ انحصار العلاقۃ فی علیۃ احدہما للآخر او معلولیتہما لثالث الی ان قال و
زعموا ان المتضایفین مستندان الی علۃ ثالثۃ موجبۃ مقتضیۃ للتعلق بینہما وارتباط کل منہما بالآخر انتہی یعنی علاقہ تضایف
علاقہ معلولیۃ اثنین لثالث مین داخل ہے وقال ابو البرکات البغدادی وشیخ الاشراق والامام الرازی لا بد ان یکون بینہما علاقۃ
العلیۃ او التضایف انتہی اب آپ ہی بتلائیے نہ نہ غلط گفتم زیرا کہ آپ جیسے محروم از علم وفہم کیا بتلائین گے اون سے تو
استفسار ہی غلط ہے پس اب اہل علم ہی بتلائین کہ شیطان انس (ملحد کشمیری) کی رہبری ولیڈری مولوی عبد العزیز
رحیم آبادی اور شیطان جن لعین کی لیڈری ورہبری برائے مولانا صاحب بٹالوی مین علاقہ کے دو یا تین قسم مین سے کونسا
قسم ہے پس واضح ہو کہ علاقہ چاہتا ہے کم سے کم دو چیزون کو جو علاقہ کیوجہ سے باہم تعلق مذکور خاص کہین اور یہان تو
دو چیزین ہی نہین ہین پھر تعلق کیسا یعنی تعلق فرع ہے متعلقین کی پس جبکہ متعلقین نہین ہین تو تعلق کیسا ہان البتہ ایک
چیز تو موجود ہے وہ کیا لیڈری ورہبری ملحد کشمیری کی واسطے عبد العزیز رحیم آبادی کے اس کا ثبوت مفصلاً تو طول طلب ہے
لہذا مختصراً بیان کیا جاتا ہے اور وہ یہہ کہ قبل ملحد ہونے کشمیری کے حافظ غازیپوری صاحب اور حافظ رحیم آبادی بظاہر
برائے اہلحدیث متبعین سلف کے طرز و ڈہنگ پر معلوم ہوتے تھے واللہ اعلم پس جب دونون نے ثناء اللہ کی تحریر وتقریر
دیکھنی سننی شروع کی اور اوس نے فیصلہ آرہ کا جابجا ذکر دیا اور ان کو اسکا جواب نہ آیا تو اوسکے تابع ومرید بن گئے اور

اوسکی ہان مین ہان ملانے لگے اور اوسکے غلط رسالہ اجتہاد و تقلید برعکس نام اتباع سلف پر تقریظ لکھدئے اور اون کی تصدیق
کر دئے حالانکہ وہ دونون گمراہی سے پر ہین دوسری بات یہہ کہ ثناء اللہ یقیناً ملحد بلکہ کافر ہے اسکے الحادات و کفریات
کثیرات موجود ہین کتاب دابۃ الارض و دیگر رسائل اہل حق کے ملاحظ ہون اور اون دونون نے اوسکو سچا اہلحدیث کیا بلکہ
اہل سنت والجماعۃ بنایا اور متبعین سلف صالحین کے ساتہہ مخالفت کرنے اور صحابہ کرام کی وجوب اتباع سے منکر ہونے سے
اوسکا لقب شیر پنجاب رکہا ہے اور خود بدولت دونون حضرت گویا اوسکے سامنے بلیان ہین یا لومڑیان تابعدار اور
وہ اونکا سردار شیر نر زور دار اور یہہ سب پر ظاہر ہے کہ جو ملحد کو اسدرجہ کا جانے وہ اسکا لیڈر و رہبر ہے اور وہ اسکا
مقلد اور اوس جیسا ملحد ہے یعنی جسطرح تحلیل حرام یا تحریم حلال دلوکان بالتاویل الباطل الحاد و کفر ہے اسیطرح ملحد و
زندیق یقیناً کو اہلحدیث یا اہل سنت والجماعت کہنا کفر ہے کیونکہ حق کے ساتہہ تمسخر کرکے اوسکا یہہ نام رکھتا ہے نیز یہہ
بہی اوسکے الحاد و کفر کو الحاد و کفر نہین جانتا ہے تیسری بات یہہ کہ دونون حضرت ثناء اللہ ملحد کی پوری پوری نصرت
کرتے بلکہ اوسکی طرف سے انتصار و انتقام لیتے ہین اور ملحد کی طرف سے انتصار و انتقام اسکے الحاد کے مقدمہ و تائید مین
صاف کفر ہے پس ہر دو غازیپوری و رحیم آبادی اوسکے مرید و مقلد ہوے اور وہ ملحد ان کا لیڈر و رہبر اور اس مین کچہ
بہی شک و شبہ نہین ہے کہ یہہ اون کا امام و مغوی و مضل ہے اور یہہ مقلدین ضالین اسکے کامون کو پسند کرتے ہین
اور اسکو دوست جانتے ہین جیسا کہ رحیم آبادی ثناء اللہ کو دوست محب خلیل و امام جانتا اور منافقانہ اوس سے انکار
کرتا ہے اور اگر یہہ دونون اس سے مجرد انکار کرین تو وہ سخت جہوٹے اور لابس حق بالباطل اور منافق دغاباز ہین اور
اگر یہہ کہین کہ وہ ملحد نہین ہے تو اوسکے الحادات و کفریات کا جواب دین دوسرا ایسا ملحد کا اہل سنت والجماعت ہونا ثابت
کرکے بتلائین وانی لہما ذلک یا ساری امت سلف و خلف گمراہ اور کافر ہو جاوے اور یہہ تینون اور نیز ان کے تین بزرگ
پیر مرشد اور ان کے مقلدین ضالین ہادی مہدی بنجاوین خیر اب رہی دوسری چیز یعنی شیطان جن لعین کی لیڈری
و رہبری و اسطے مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب کے سو یہہ بالکل کذب و افترا و افک و سب و شتم و ظلم و ستم ہے کیونکہ وہ تو
بحمد اللہ تمام ملحدین و مضلین و عدو مبین لعین کے عدو ہین اور فاتخذوہ عدوا پر عامل ہین اور ابلیس لعین کو سب سے
برا جانتے ہین فشتان بینہما کوئی ذی عقل ذی علم دنیا بہر کا یہہ بات نہ کہیگا کہ ابلیس لعین مولانا بٹالوی کا خصوصاً اور آدم
اور تمام انبیاء علیہم السلام کا و علماء و جہلاء مومنین کا عموماً امام ہے مغوی ہے مضل ہے ہان البتہ حسب تفاوت درجات
ایمان و مراتب ایقان تہوڑا بہت آدم کا اور بنی آدم مومنین کا مزل اور دشمن ہے فازلہما الشیطان اور اگر اسکا
نام بہی لیڈری و رہبری ہے تو یہہ مختص بمولانا بٹالوی نہین ہے بلکہ اس مین وہ اور تمام خواص و عوام مومنین متساوی
الاقدام ہین یعنی تب تو لیڈری و رہبری دو قسم کی ہوی ایک وہ جو ملحدون کافرون کے پیرون کے ساتہہ مختص
ہے اور وہ لوگ ان کے کامون کو پسند کرتے اور ان کے ساتہہ دلی محبت رکہتے ہین جیسا کہ ثناء اللہ کے الحادات

وکفریات کو عبدالعزیز و عبداللہ صاحبان الحاد و کفر نہیں جانتے اور اسکے ساتھہ دلی محبت رکھتے ہیں اور دوسری
لیڈری و رہبری وہ جو شیطان کی نزغ و ازلال و مس و وسوسہ سے جو مومنین کے حق میں ہوتی ہے اور مومنین بعد تیقظ
والبصار کے اسکو برا جانتے ہیں اور اس سے پناہ مانگتے ہیں اور شیطان کو سب سے زیادہ برا اور اکفر اور عدو اکبر سمجھتے
ہیں قال اللہ تعالی ان الذین اتقوا اذا مسہم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ہم مبصرون ۵
پس دونوں رہبری میں تباین ثابت ہوا جسطرح کہ کفر و ایمان میں تباین ہے یعنی دونوں میں تعلق ثابت نہ ہوا
خیر بہر طور دوسری چیز یعنی رہبری ابلیس لعین کی واسطے مولانا بٹالوی کے ہرگز ثابت نہیں ہوی ولاشک فیہ ولا ریب
پس دونوں میں تعلق و علاقہ موصوفہ بہی ثابت نہوا تو اس قضیہ شرطیہ متصلہ رحیم آبادیہ کا لزومیہ ہونا بالکل صاف کہلا
باطل ہوا اور طلباء پر فضلاً عن العلماء واضح ہوگیا کہ رحیم آبادی صاحب کو منطق یونان سے کچہہ بہی انس و تعلق نہیں ہے
اور خالی شیخی بگہارتے اور ناموری جہوٹی چاہتے اور بیکار باتیں ریاکاروں کی بناتے رہتے ہیں اور یہہ جہالت
اون کی خاص منطق کے ساتہہ مختص نہیں ہے بلکہ تمام علوم میں اونکا یہی حال ہے ۵ بس قامت خوش کہ زیر چادر
باشد ؛ چون باز کنی مادر مادر باشد + نیز یہہ واضح ہو کہ یہہ قضیہ شرطیہ رحیم آبادیہ اتفاقیہ صادقہ بہی نہیں
ہو سکتا کیونکہ اسکی تالی صادق نہیں ہے جیسا کہ ابہی بالا معلوم ہو چکا ہے اور صدق تالی کا اس میں ضروری
ہے کما فی الکتب المنطقیۃ الدرسیۃ التی یقرأہا طلباء العلم فی المدارس الاتفاقیۃ قد اعتبر فیہا صدق الطرفین و قد یکتفی
فیہا بصدق التالی فقط فیجوز ترکیبہا من مقدم محال و تال صادق فان الصادق فی نفس الامر باق علی فرض کل
محال صرح بہ الرئیس و فی شرح المطالع من وجوہ الفرق بین اللزومیۃ والاتفاقیۃ ان الذہن یسبق فی الاتفاق الی التالی
و یعلم انہ متحقق فی الواقع ثم ینتقل الی المقدم و یحکم بانہ واقع علی تقدیرہ فان عقد الاتفاقیۃ موقوف علی العلم بوجود
التالی فیکون العلم بوجودہ سابقاً علیہ فلا فائدۃ فیہا بوضع المقدم فی انتقال الذہن منہ الی التالی ولا کذلک
اللزومی فان الذہن ینتقل فیہ من وضع المقدم الی التالی اما انتقالاً بینا او انتقالاً نظریا و اذ قد وجب تحقق
التالی فی الاتفاقیۃ والمقدم یحتمل ان یکون متحققاً اولا فقد اطلقوا الاتفاقیۃ علی معنیین الاول ما یحکم فیہا
بمجرد صدق التالی و مآلہ ان التالی صادق فی نفس الامر علی فرض المقدم والثانی ما یحکم فیہا بمجامعۃ صدق التالی
صدق المقدم فالاول ترکیبہ اما من صادقین او کاذب و صادق فان الصادق صادق علی فرض کل محال فان المحال
لا یغیر ما ہو صادق فی نفس الامر والثانی ترکیبہ من صادقین فقط غرضکہ قضیہ شرطیہ رحیم آبادیہ اتفاقیہ کے دو قسم
عامہ و خاصہ میں سے بہی کوئی قسم نہیں ہے جبکہ لزومیہ صادقہ بہی نہیں اور اتفاقیہ صادقہ بہی نہیں تو پہر کون
قسم ہوا تو عرض یہہ ہے کہ یہہ قضیہ شرطیہ متصلہ رحیم آبادیہ لزومیہ کاذبہ ہوا کہ متام متکبر متجبر متبحر فی منطق الطیر مولانا
عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی نے ناحق بے وجہ سینہ زوری و چوری و شور اشوری کے عالم بیخودی و نشہ و مکر

جہل مرکب تلنگلا ہے آنکھہ بند کرکے نہ نہ بلکہ چشم کوری عقل سے نہ نہ بلکہ مادر زاد نابینائی و حالت کمہ و عمی یا این عمی کیوجہ سے کاذب
کو صادق کرکے بتلایا گویا شب تاریک کو روز روشن سے تعبیر کرکے سنایا اور بڑے زور سے جاہلانہ یہہ دعوی ہی کرلیا
کہ اس متصلہ لزومیہ کے مقدم و تالی مین لزوم کی دلیل وہی ہے جو بٹالوی کے پاس ثناء اللہ کے لیڈر و رہبر ہونے کی
دلیل ہے" حالانکہ ثناء اللہ کی لیڈری و رہبری کی دلیل قوی معقول بیان کیگئی ہے اور پایۂ ثبوت کو پہونچائی گئی ہے
اور وہ مقدم و تالی کے درمیان مین علاقہ کے تین قسمون مین سے کوئی قسم ہی نہین ہے اور وہ کیون ہونے لگا
حالانکہ صدق تالی ہی نہین ہے و قد مر تفصیلہ فلا نعیدہ یعنی یہہ دعوی رحیم آبادیہ (ادعاء ثبوت علاقہ) بین المقدم
والتالی ہی باطل و کاذب ہوا تو لزومیہ کاذبہ ٹھیرا و فی الکتب المنطقیۃ ان الحکم فی المتصلۃ للعلاقۃ ان طابق الواقع کان
الحکم متحققا و العلاقۃ ایضا متحققۃ فالقضیۃ لزومیۃ صادقۃ و ان لم یطابق الواقع فاما لعدم الحکم فی الواقع (کما ہہنا) او
لثبوتہ من غیر علاقۃ فالقضیۃ لزومیۃ کاذبۃ پس مدعی صاحب ہی کاذب نادم ہوے والحمد للہ الذی یخذل الباطل واہلہ و ینصر الحق
واہلہ یہہ تقریر تو رحیم آبادی صاحب کی اعتبار و ادعاء و حکم بلزومیۃ قضیہ رحیم آبادیہ کی تقدیر پر تہی اور اگر یہہ اعتبار اور
ادعاء مذکور نہ کیا جاوے بلکہ اعتبار و ادعاء توافق جزئین (مقدم و تالی) کیا جاوے تو بہی یہہ قضیہ رحیم آبادیہ اتفاقیہ کاذبہ ہوجائیگا
کما کتب فی الکتب ان القضیۃ الاتفاقیۃ الکاذبۃ ہی التی حکم فیہا بصدق التالی او بصدقہ علی تقدیر صدق المقدم لا للعلاقۃ
و لم یطابق الواقع بان لا یصدق التالی علی تقدیر صدق المقدم (کما ہہنا) او یصدق و توجد العلاقۃ اور اگر دونون
اعتبار و ادعاء مذکور مین سے کوئی ہی نہ ہو تو قضیہ رحیم آبادیہ متصلہ مطلقہ کہلائیگا کما قال السید السند الشریف و ان لم یعتبر
شیٔ منہما فالمتصلۃ مطلقۃ بہر طور رحیم آبادی صاحب کا جہل مرکب و ادعاء کاذب خوب ہی واضح و لائح ہوگیا اور پایۂ ثبوت کو
پہونچ گیا کہ آپکا لیڈر و رہبر ثناء اللہ ملحد کشمیری ہے و ذلک ہو الخسران المبین اور جناب مولانا بٹالوی صاحب کے رہبر صادق
مصدوق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے بعد اصحاب کرام اور ان کے تابعین و تبع تابعین و ائمہ دین عظام
ہین و ذلک ہو الفوز العظیم و الفتح المبین و الحمد للہ رب العلمین و صلوٰتہ و سلامہ علی سید المرسلین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین **قولہ**
اسی رہبر نے بٹالوی کو مرزا قادیانی کا مداح بنایا اور یہی حضرت قادیانی کے فروغ کے ذریعہ ہوے **اقول** شروع مین
حالت قادیانی کی اچہی تہی پہر مختلط ہوی پہر صاف گمراہ ملحد زندیق دجال طامقال ہوگیا جسطرح کہ ثناء اللہ کی ہی حالت
ہوی پس جسطرح کہ حضرت ابراہیم خلیل الرحمن بعد التبیین اپنے باپ سے متبری ہو گئے اسی طرح یہہ ہی اوس سے متبری
ہو گئے اور وعدہ کرلیا کہ جسطرح مین نے اسکی حسن ظن سے مدد کی اور اوسکو آسمان پر چڑہایا اسی طرح اب اسکو وہان سے
اتار کر زمین پر پٹک دونگا اور اسکو بیخ و بن سے اکہیڑ دونگا چنانچہ انہون نے اپنا وعدہ سچا کرکے بتلا دیا مگر صد افسوس
و ہزار حسرت آپ پر کہ آپ قادیانی کے بہائی ثناء اللہ ملحد لاثانی کے ایسے مرید و مقلد و چیلے بنے کہ اپنا نقد ایمان برباد
کردیا اور اوسکے نام منتظر بلکہ ایسے حق سے منصرف و منحرف ہو گئے کہ اوسکے الحادات و کفریات پر مطلع ہوکر عمدًا

وقصداً اوسکی تائید کرتے اور اس ملحد کو داخل اہلحدیث واہل سنت والجماعت کرتے ہین جو کفر ہے کما مر مراراً غرضکہ مولانا
بٹالوی صاحب پر اس مین کچھہ بھی الزام نہین ہے بلکہ ان کی دیانت وغیرت وحمیت دینی ثابت ہو رہی ہے اور
آپ پر جہالت سے غلط اعتراض کرنے علاوہ ازلال واضلال مین فرق نہ کرنے اور ملحد کی حمایت ونصرت اور اسکی
جانب سے اہل حق سے مقابلہ کرنے پر اسپر اصرار کرنے کا الزام وظلم قائم ہوتا ہے فخذ ما ولا تلومن الا نفسک **قولہ**
اسی لیڈر نے خراسانی عربی وغیرہ ان سے لکھوائین **اقول** اگر آپ اس بات کو برا مانتے ہین تو یہی بات آپکا پیر شریر الضمیر
بارہا کلام مبین وغیرہ مین کر چکا اور آپنے اوسوقت اوسپر اعتراض نہ کیا اور جس حق گوئی سے ساکت رہے اور والساکت
عن الحق شیطان اخرس کے وعید شدید سے نہ ڈرے اور اتنی مدت کے بعد آج آپکو یہہ حق گوئی یاد آئی جو فی الحقیقۃ
آپکی یہہ نامیت واغراء بین اہل الحق ہے اور خانہ جنگی کے معاملات گزشتہ کی تذکیر ہے للغرض الفاسد جس سے معلوم ہوا کہ
آپنے یہہ خصلت ذمیمہ اپنے پیر ملحد سے سیکھی ہے کیونکہ اوسکے اخبار وغیرہ مین یہہ اشنع کام نا فرجام اسکا بہت کچھہ موجود ہے
اور ایسی جھوٹی یا ہلکی باتین بڑے ناقص ارذل اسفل لوگونکی ہوتی ہین اور اس مین ہی مولانا بٹالوی کی تعریف بہت
ثابت ہوتی ہے یعنی باوجود تتبع واستقراء تام کے آپکو اونکا کوئی عیب ملا اور جسقدر آپنے اپنی اس تحریر ضمیمہ مین لکھا ہے
وہ سب کچھہ آپکا ہی عیب بلاریب ہے اور انپر سوائی اون کی خوبی ومنقبت وفضیلت لازم آنیکے کوئی الزام واعتراض
وظلم ثابت نہوا وللہ الحمد **قولہ** اسی لیڈر نے ان سے جھوٹا دعوی کردیا کہ معیار الحق خود بدولت کی تصنیف ہے پس
انکار پیر شیطان صاف ہے **اقول** مجھ کو مدت سے معتبر ذریعہ سے معلوم ہو چکا ہے کہ فی الحقیقۃ معیار الحق کی تالیف
مولانا بٹالوی کی ہے اور اس مین جناب مستطاب شیخنا وشیخ الکل مولانا وسیدنا سید محمد نذیر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کچھہ
کسرشان بھی لازم نہین آتی ہے بلکہ اونکا ہی فضل وکمال ثابت ہوتا ہے کہ اون کے لائق بل الیق تلمیذ ایسے افوق ہین
کہ ایسی تالیف کئے ہین ہان چونکہ ایسی اصولی تالیف آپ جیسے نام کے اہلحدیث ونام کے اہل علم اور بیکار ریاکار لوگون مدعیون
سے ہرگز نہین ہو سکتی ہے اور نہ کسی مین آپ تینون ملاحدہ مین سے ایسی لیاقت واستعداد ہے لہذا حسداً وبغضاً انپر
اتہام لگاتے ہین اور بقول الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے خود بدولت کذاب افاک ہو کر اپنی بلا دوسرون پر ڈالتے
ہین اس سے بھی مولانا بٹالوی صاحب کا فضل وکمال ثابت ہوا کہ جامع علوم وفاضل اور اصولی کامل ہین اور آپ بے تحقیق
سخت جہالت سے ایسا اعتراض خام ناکام کرتے ہین کہ خود آپ ہی اوسکے ساتھہ ملزم ہو جاتے ہین علاوہ بالا گزرا کہ آپکو پیری ملحد
ثناء اللہ واضلال مین اور ابلیس لعین کے ازلال مین فرق معلوم نہین ہے اور ازلال شیطانی مین آدم وبنو آدم از انبیاء واولیا
سب متساوی الاقدام ہین اور آپ علم وفہم سے سخت کورے ومحروم ہین تب ہی تو کوڈکانہ اعتراض کرتے ہین جس سے اہل
علم کو سخت شرم آوے مگر آپکو شرم نہ آویگی کیونکہ جدلی الطبع ملحد مزاج آدمی داء عضال جہل مرکب مین سخت مبتلا ہوتا ہے شرم شرم
شرم **قولہ** مجھہ کو کیا بتا سکتے ہین کہ فلان امر مین ثناء اللہ اسکا رہبر ہے **اقول** مین بالا بہت کچھہ بتا کر آیا ہون اگر آپ

اوسکی رہبری سے انکار کرتے ہین تو پہر اسکو ملحد جانکر اوس سے الگ ہوجاوین اور اہلحدیث سے اوسکو خارج جانین یا آپ
پیر کہلائین اور اسکو مرید بنائین یا دونون پیر بہائی بنکر معتزلہ و سائر فرق ضالہ کو اور نیچریہ کو پیر مرشد بنائین غرضکہ
آپ بڑے نہین یا وہ بہر طور آپ سب سچے اہلحدیث نہین ہین بلکہ ملاحدہ ہین مگر منافقانہ چال چلتے ہین اور اگر سچے ہین تو
سچے اہلحدیث کی مخالفت سے توبہ کرین وفقکم اللہ للہدایۃ **قولہ** مولوی ثناء اللہ نے تفسیر لکہی اسکی تغلیط ان لوگون نے
صرف اسقدر کی کہ سلف کے خلاف یہہ تفسیر ہے اور اسکی بناء پر مولوی ثناء اللہ کو خارج از اہلحدیث بنایا ہم لوگون نے
اسکی پیش کردہ مقامات مین چودہ مقامات مین تفسیر ثنائی عربی کی غلطی کو بدلیل ثابت کیا جس پر شاہی فیصلہ آرہا ہے مگر اون کے
طرح خارج از اہلحدیث نہین کیا اور اس مین ہم لوگ چار آدمی تہے یہہ ناچیز اور مولوی شمس الحق صاحب مرحوم و حافظ عبد اللہ
صاحب اور شاہ عین الحق صاحب **اقول** اس سے صاف معلوم ہوا کہ آپ تفسیر سلف کو نہ تو دلیل سمجہتے ہین اور نہ اسکی کچہہ
وقعت اور عظمت آپکے دل مین ہے اور یہہ اعتقاد بدعت ہے اور اس مین غلو کرنے کرنے الحاد و کفر تک نوبت پہونچ
جاتی ہے یعنی آپ ہی بدعتی ہین اور پرانے سچے اہلحدیث کے برخلاف ہین امام ابن تیمیہ رح کا فیصلہ مسلمہ اہل سنت والجماعت
جو تفسیر اتقان مین مذکور ہے ملاحظہ ہو جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ تمام سلف کی تفسیر کے برخلاف تفسیر کرنا بدعت ہے اور آپ
اوسکے منکر ہین اور آپکا انکار صرف قلۃ العلمی و کج فہمی کا ثمرہ ہے اور ضلالت ہے اور یہی تو وجہہ ہے کہ آپ ثناء اللہ کی تفسیر بالرای
اور اسکے الحادات و کفریات کو دیکہکر اوسکو زبردستی سے اہلحدیث جانتے ہین یعنی آپ ہی اوسکے بہائی ہین یا مرید ہین
یا پیر ہین بہر طور آپ اور وہ دونون ہمخیال ہین ویساہی حافظ غازیپوری صاحب آپکے ہم مذہب و ہم اعتقاد ہین یعنی
آپ تینون حضرات ملاحدہ ثلثہ ہین اور سارے فتنہ و فساد کے جو ثناء اللہ سے ہورہے ہین آپ ہی بانی ہین کیونکہ
آپنے مع حافظ صاحب غازیپوری کے اربعین غزنویہ کے معتقین و مصدقین کے برخلاف ہوکر ثناء اللہ کی تائید و نصرت کی
اور صرف سینہ زوری سے اسکو اہل حدیث بنایا اور کیا کیا پہر با این کارروائی آپ ثناء اللہ کی موافقت سے منافقانہ
انکار ہی کرتے ہین اور لکہتے ہین کہ "ہمنے اوسکے تفسیر کے چودہ مقامات کی غلطی کو بدلیل ثابت کیا" ماشاء اللہ بہت اچہا
ثابت کیا کہ ثناء اللہ نے اوسکا رد و ابطال ہی اوسکے ساتہہ کردیا اور چہاپدیا جسکا جواب آپسے اب تک نہ ہوسکا اور نہ
ہونے والا ہے کیونکہ آپ اوسکے جواب سے عاجز اگر اسکے تابع و مرید و مقلد بنگئے ہین اگر آپ دلیل سے رد کرتے تو وہ اسکا رد نہ کرسکتا
تہا اوسکی دلیل تو یہی تہی جو سچے اہلحدیث کا طریقہ ہے کہ اوس نے تفاسیر سلف کا جو حکماً مرفوع ہین خلاف کیا ہی تو
اوسکا اصلی رد تہا جو ہم سب اہل حق نے کیا اور آپنے جو رد کیا وہ کوئی ایک ہی دلیل نہ تہی صرف توجیہ تہی جسکی طرز پر اس نے
ہی آپکا رد کردیا اور آپکی کمر کو توڑ دیا اور بس عاجز کردیا اور آپکو اپنا تابعدار بنادیا تب ہی تو آپ باوجود اسکے الحادات
کفریات کے اوسکے ناصر و منتصر بنے ہین جو بلا شبہہ الحاد کا کام ہے ومن یتولہم منکم فانہ منہم اور آپ تو تولی سے بڑہکر اوس کی
مظاہرت و معاونت اور اوسکی طرف سے مجادلت کرچکے ہین ہا انتم ہولاء جادلتم عنہم فی الحیوۃ الدنیا فمن یجادل اللہ

عنہم یوم القیمۃ ام من یکون علیہم وکیلاً رہا آپکا یہہ کہنا کہ ہمنے چودہ مقامات کی غلطی کو ثابت کیا تو یہ آپکی رعایت و تخفیف کا
معاملہ تہا یا آپکی کم علمی و نافہمی تہی ورنہ برابر چالیس اغلاط تہے جنکو مینے رسالہ تفسیر السلف میں ثابت کرکے بتلایا اور وہ بہی
بطور نمونہ کے تہے اگر آپ چاہتے ہین تو ان مین بہی بحث کر لین۔ اچہا آپ یہہ تو بتلائیے کہ موسی علیہ السلام کی مچہی بہنی تلی
ہوی کے زندہ ہوکر دریا مین جانیکا جو ثناء اللہ نے انکار کیا ہے اور مثبتین کو محلہ کی بوڑہیا اور واعظ غیر محقق کہا آپ
اس بارے مین کیا فرماتے ہین کیا اسکا انکار غلط ہے یا صحیح اگر شق اول ہے تو آپنے اوسکو اغلاط مین کیون داخل نہین
کیا جس سے معلوم ہوا کہ آپنے ویسا ہی دوسرے اغلاط کو بہی فرو گذاشت کر دیا ہے اور اگر شق ثانی ہے تو معلوم ہوا کہ آپ
اور وہ صحیح بخاری کی احادیث صحیحہ مرفوعہ کے منکر ہین اور مثبتین کی ہتک حرمت سے کفر کا کام کرتے ہین کیونکہ اوسکے اول مثبتین
و مثبت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین علاوہ اسکے ثناء اللہ قرآن مجید کو مخلوق بتلاتا ہے جو کفر غلیظ ہے اب
آپ فرمائیے کہ مخلوق ہے یا نہ نیز اسکے سوا صدہا الحادات و کفریات کا قائل ہے کیا آپ بہی ویسے ہی ہین اور ایسے
ملحد و کافر کا منتصر و ناصر بہی ملحد ہے یا نہ بیشک ہے۔ رہا آپکا فیصلہ آرہ سو وہ فیصلہ آپکا ثناء اللہ کو خارج از اہل سنت والجماعۃ
کرتا ہے چنانچہ اسکی تقریر شافی کافی آپکو بسط و طول سے لکہہ چکا ہون جسکا جواب ہنوز ندارد اوسکا خلاصہ یہہ کہ آپنے اوسمین
لکہا ہے کہ یہہ چودہ اغلاط فرق ضالہ کی تائید کرتے ہین اور اون کو خوش کرتے ہین اور وہ عند المقابلہ الزام پیش کرینگے
ہین جس سے ثابت ہوا کہ یہہ چودہ اغلاط مابہ الفرق بین اہل السنۃ والجماعۃ و بین الفرق الضالہ مین سے ہین تب ہی تو
اونکی تائید کرینگے اور جو شخص تائید مابہ الفرق بین الفرق کی کرے وہ اوسی فرقہ مین داخل ہے جسکی تائید کیا ہے اور ایسی
تائید کی کمیت آپ ہی بیان فرمائیے کہ وہ کسقدر ہے ایک درجن یا اوس سے کم یا اوس سے بیش دوسرا فرق ضالہ
تب ہی خوش ہونگے جبکہ اون کے مذہب یا اعتقاد خاص کی تائید ہو ورنہ امور مشترکہ مین سے کسی امر کی تائید سے کوئی
فرقہ اپنی خاص مذہبی تائید سمجھکر خوش نہین ہو سکتا تیسرا آپکو تعریف اہل سنت والجماعت کی جامع مانع معلوم ہے جسکی وجہ
سے آپنے اہل سنت والجماعت اور فرق ضالہ مین فرق کرکے یہہ فیصلہ دیا ہے یعنی یہ فیصلہ ایسی تعریف موصوف
پر موقوف ہے پس اب وہی تعریف جامع مانع بیان کرین تاکہ فیصلہ ہو جاوے اور مین کہتا ہون کہ آپ ہی نہین
بیان کرینگے ورنہ آپکی دین و ایمان کی حقیقت ظاہر ہو جائیگی اور ثناء اللہ کا ضرور خارج از اہل سنت والجماعت
ہونا معلوم ہو جائیگا بہر طور ثناء اللہ فیصلہ آرہ کے رو سے خارج از اہل حدیث و اہل سنت والجماعت ہے اب رہا
آپکا یہہ کہنا کہ یہہ فیصلہ آرہ چار آدمی کا ہے سو اسمین یہ عما علی انف جنابکم و علی رغم انف اخیکم و مضلکم دو جہوٹ ہین ایک
تو یہہ کہ جب چار آدمی کا نہا تو تین آدمی کے نام پر کیون مشہور کیا گیا اس جہوٹ کا مرتکب کون ہے اور آپ اسپر کیون ساکت
صامت ہوے دوسرا جہوٹ یہہ کہ آپ ایک خط مین مجہے لکہہ چکے ہین کہ فیصلہ آرہ مہر اہی و بکلمۃ الحصر لکہا ہوا
ہے خط موجود ہے جسکا جی چاہے آکر دیکہہ یا معتبر ذریعہ سے دکہلوا کر معلوم کرلے اور اگر آپ یا آپکا پیر اس مین کچہہ

له اب وہ تقریر شائع ہو چکی ہے جسکا نام ہدایت الناس ہے ۱۲ منہ

تاویل کرے اور جھوٹ سے خارج کرے تو آپکا پیر اوس مضمون کو واپس لے اور اپنی تکذیب کرے جو اوس نے اخبار مین
رسالہ تحذیر مصنفہ مولانا مولوی محمد صاحب برادر جناب مولانا مولوی حکیم قاضی عبد الاحد صاحب خانپوری کے ایک طوفان
بے تمیزی مچایا اور بیجا الزام لگایا اور بہت کچہہ بیہودہ راگ گایا ہے کہ رسالہ تو جناب قاضی صاحب کی تصنیف ہے
اور اپنے بہائی کے نام کیا ہے وغیرہ وغیرہ بہت یاوہ گوئی کا حق ادا کیا اور اسکو جھوٹ کا پہاڑ بنایا ہے اور کیا
کچہہ کیا ہے اب اوسکا جو جواب ہے وہی اوسکا جواب ہے افسوس کہ آپ لوگ تو گویا فن دروغگوئی کے امام ہین پھر
اولٹا دوسرون کو بدنام کرتے ہین دیکہئے آپکے پیر اپنے پرچہ اخبار ۱۶ جمادی الاولی ۱۳۳۳ھ مطابق ۲ اپریل ۱۹۱۵ء
مین ہرزہ سرائی و یاوہ گوئی کے بعد بہانڈون کی طرح نقل حکایت کرنے سے فارغ ہو کر لکہتے ہین یہی حال ہمارے
(جونپوری نہین) خانپوری قاضی صاحب کا ہے کہ مجہہ کو اس رسالہ کی غلطی سے اطلاع دیجئے تاکہ مین رجوع کرون
کوئی پوچھے آپ کون غلط ہونے پر رجوع کرنا مصنف کا فرض ہے نہ کہ آپکا لیجئے صاحب ہمنے آپکو آپکی اس ڈبل غلطی
اطلاع دی ہے کہ رسالہ کی نوشت سے آپنے انکار کرکے کذب بیانی کی ہے آپ اس مقدس کذب بیانی سے
رجوع کرین بس یہی ایک نمونہ ہوگا آپکے آیندہ رجوع کا ؎ قیاس کن زگلستان من بہار مرا **اقول** ہر ایک
ادنی ذی شعور بہی سمجہہ سکتا ہے کہ جناب مولانا قاضی عبد الاحد صاحب کے خط سے کسی طرح کذب بیانی ثابت نہین ہوتی
ہے کیونکہ رسالہ تحذیر جواب الجواب ہے رسالہ دابۃ الارض مصنفہ قاضی صاحب کا پس جناب قاضی صاحب رسالہ تحذیر
مصنفہ برادر خود کو رد اوسکا کرکے فرماتے ہین کہ اگر میری غلطی میری کتاب دابۃ الارض سے یا اور کسی میری تقریر سے آپکو
معلوم ہووے تو اطلاع دیجئے تاکہ مین رجوع کرون" یہہ کہلا مطلب تہا قاضی صاحب کے عبارت کا نہ یہہ کہ رسالہ
تحذیر میری تصنیف ہے پس رسالہ تحذیر کی غلطی سے اطلاع دین تاکہ رجوع کرون افسوس کہ ملحد مفسد سیدہی بات کو
بہی اولٹا سمجہا اور غلط مطلب بیان کرکے بہانڈون کی طرح بلکہ اون سے بڑہکر رقص و شب کرکے کیسی کیسی حکایتین
نقل کرنا اور الزام قائم کرنا اور پر کو کوا بنانا ہے بات یہہ ہے کہ جو رسالہ اوس کے رد مین نکلتا ہے اوسکے جواب
سے عاجز اگر جہوٹے الزام و اتہام لگاتا اور ہجو ملیح کو اوسکا جواب قرار دیتا ہے کیون حضرت رحیم آبادی صاحب
اب اپنے پیر کا حال ذرا دیکہئے کہ کیا کرتا ہے افسوس تو یہہ ہے کہ آپ خود یہہ کام کرتے ہین اور اولٹا اوسکا الزام
دوسرون پر لگاتے ہین دیکہئے آپنے اپنی کتنی تحریر محمد عمر کے نام طبع کرائی ہے شرم۔ شرم۔ شرم۔ خلاصۃ المرام اگر
آپ تعریف اہل سنت والجماعت نبوی کے جو ما انا علیہ الیوم واصحابی ہے منکر ہین اور اوسکی تشریح
بالا گذر چکی ہے یعنی اس مین اقوال و تفاسیر صحابہ کے محتج بہا ہونے پر دلیل نبوی دال ہے جسطرح کہ ما انا علیہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال و اقوال کے محتج بہا ہونے پر دال ہے یعنی آثار صحابہ سنت مین داخل ہین اور دوسرے
کا یہی مذہب ہے پس آپ فقط اس ایک وجہ سے خارج از اہل سنت والجماعت ہین اور دوسرے الحادات

وفسادات وکفریات کی موجدیت وخائنیت ومصدقیت کی وجہ سے اچھی طرح ملحد ومفسد ہین ہداکم اللہ تعالیٰ -

قولہ اسپر بٹالوی خوب اچھلے کودے مین نے ان کو کہا کہ اولاً کسی مذہب مین داخل وخارج ہونیکا معیار قائم کردو تب یہہ حکم لگاؤ جیسا علامہ عبدالکریم مشیر شاہی لکھتے ہین بٹالوی صاحب سے یہہ تو ہو نہین سکا لگے جھوٹ بولنے اور گالیان دینے العیاذ من ذلک **اقول** آپ جیسا بے تہذیب وبے ادب پھر ناحق گالیان دیکر اور اچھی طرح سفید جھوٹ جا بجا خوب بولکر اولٹی تہمت دوسرے پر دھرنے والا اور منافقانہ چال چلنے والا پھر باین ہمہ دعوی ہمہ دانی کا بھی کرنیوالا اور اپنی پارسائی وصوفیائی بھی طرز سخن سے ظاہر کرنے والا عالم دنیا مین بہت کم ہوگا یعنی ماشاء اللہ آپ جامع کمالات شنی ہونیکی وجہ سے کالفرد الکامل من افراد الواعظ الغافل ہین العیاذ من ذلک قال اللہ تعالیٰ ومن یکسب خطیئۃ او اثما ثم یرم بہ بریئا فقد احتمل بھتانا واثما مبینا اے مدعی صاحب آپ پر لازم ہے کہ مولانا بٹالوی صاحب کی گالیان اور اون کے جھوٹون کی فہرست باثبوت صحیح بناکر پیش کرو ورنہ آپ مدعی کاذب ہین اور واقعی ایسے ہی ہین اور باطل است آنچہ مدعی گوید کے مصداق ہین ویل لکل افاک اثیم - اسکے بعد یہہ عرض ہے کہ داخل در مذہب وخارج از مذہب کرنے کی معیار نبوی مذکور الصدر (ما انا علیہ الیوم واصحابی) کے موجود ہوتے ہوے جسکو شہرستانی بھی مان چکے اور ملل ونحل مین لا چکے ہین دوسری معیار قائم کرنے کی تجویز کرنا وہ بھی خود اعجز از ین کار بیکار ہو کر دوسرے سے درخواست کرنا اوس شخص کا کام ہے جسکو نبی برحق اور صحابہ کی ہر ہر حدیث واثر پر ایمان نہین اور علم وفہم سے محروم ہو کر ملحد مزاج اور ذو اختلاج محتاج الی العلاج ہے افسوس کہ رحیم آبادی صاحب کا ایسا خیال فاسد ہے کہ گویا تمام ازمنۂ اسلام مین کوئی امام یا عالم تعریف اہلحدیث کی اور اوسکا معیار صحیح جانتا ہی نہ تھا اگر ایسی ہی بات تھی تو پھر بہتر فرق ضالہ اور فرقہ ناجیہ مین امتیاز کیونکر ہوا یا ہوا ہی نہین اور پھر فیصلہ آرہ مین یہہ بات کیونکر لکھی گئی کہ ثناء اللہ کی تفسیر محدثین کی روش پر نہین لکھی گئی اور فرق ضالہ کی موید ہے کیونکہ ایسا فیصلہ مقتضی ہے اہلحدیث کی تعریف جامع مانع کو جسکا معیار قائم ہوا اب رحیم آبادی صاحب اچھی طرح یاد رکھین کہ تعریف نبوی مذکور کے سوا کوئی شخص بڑے سے بڑا مدعی تعریف جامع مانع اہلحدیث کی نہین ذکر کر سکتا بلکہ ممکن ہی نہین بھلا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات چھوڑکر کبھی کوئی فائز المرام بھی ہوا ہے ہرگز نہین ہرگز نہین ؎ خلاف پیمبر کسے رہ گزید ٭ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ٭ اگر رحیم آبادی صاحب کو اسکا دعوی ہے تو لیجیے بیان کرین ہرگز ہرگز نہین بیان کر سکینگے ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا اگر بالفرض بیان بھی کرینگے تو ایسی ہی اندھی لنگڑی بوڑھی جیسا کہ ثناء اللہ بڑے دعوی سے تعریف کیا جسکا حال بیان ہو چکا اسکے بعد یہہ بھی واضح ہو کہ رحیم آبادی صاحب مجھے ایک خط مین لکھہ چکے ہین کہ علامہ شہرستانی نے اختلاف یسیر وکثیر کی حد بیان کی ہے پھر مین نے جب اون کا تعاقب کیا تو ہنوز جواب ندیا اور جواب کیسا دیتے کیونکہ اوس کتاب مین یہہ مضمون ہی نہین بلکہ اونہون نے از خود افتراء وبہتانا

علی الشہرستانی لکھہ مارا ہے اب ہی ناظرین کتاب کا ملاحظہ فرمالیں کیون رحیم آبادی صاحب دیکھیے آپ کیسے حضرت مفتری صاحب
اور یہہ تو ملحد مزاج لوگون کی عادت ہی ہے فقط آپ پر کیا شکایت ہے بلکہ آپکے پیر ملحد کی بہی یہی عادت ہے اور آپ نے اون
سے سیکھی ہے دیگر آنکہ مین بار بار رحیم آبادی صاحب کو خطوط کے ذریعہ سے معلوم کرا چکا ہون کہ صاحب الملل والنحل کا نام محمد بن عبد
ہے نہ کہ عبد الکریم مگر آپ نہیں سمجھتے اور وہی لکھے جاتے ہین شاید کہ لوح کتاب پر کسی نے غلطی سے لکھدیا ہو بہر طور اوسکا ثبوت
دین **قولہ** خود لکھتے ہین کہ تینون نے ان اصول کو تسلیم کر لیا ہے پہر یہہ بہی لکھتے ہین کہ مخالف مین یہہ کیا دروغگو را حافظہ
نباشد ہے خدا کی پناہ **اقول** آپکی اور آپکے پیر کی منافقانہ چال و دو رخی مقال کا بیان ہے اور یہی حال ہے تمام ملحدون
و زندیقون و بد علتیون کا کہ اون کے اکثر اقوال متعارض و متناقض ہوا کرتے ہین چنانچہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ انکی بہی
حالت و عادت و علامات لکھہ چکے ہین خیر اب مین آپسے دریافت کرتا ہون کہ ان اصول خمسہ کو آپ تسلیم کرتے ہین یا نہ اگر
پہلی شق ہے تو ثناء اللہ کاذب ٹہیرا اور اوسکا سارا کارخانہ الحاد برباد ہوا اور وہ ضال مضل ٹہیرا پس آپکو اوس سے علیحدگی
و تبری ضروری ہوی اور آپکے مضامین متعلقہ بانکار حجیت تفسیرات و اقوال سلف بہی باطل ٹہیرے اور ان اصول خمسہ
جلسون مین سنانے سے روکنا اور انکی بے ادبی کرنا اور بکواس و یاوہ گوئی وغیرہ وغیرہ برے برے الفاظ سے تعبیر کر
چنانچہ آپنے بہت جگہہ اس تحریر ضمیمہ اخبار مین کیا ہے سب کچھہ الحاد و فساد بلکہ کفر کا کام ہوا کیونکہ اصل اصول اعتقاد و اسلام
و ارکان کی بے ادبی لازم آئی اور اسکا حکم صاف ظاہر ہے کہ کفر ہے اور اگر شق ثانی ہے تب بہی آپ اور آپکے دونون
مددگار خارج از اہلحدیث ہوے اور کسی جگہہ ان کی تسلیم اور کسی جگہہ انکا انکار منافقانہ روش ہوی جو ثناء اللہ کا کام تہا اور
آپنے بہی ان سے سیکہا اب سنو کہ آپکا انکار تو جا بجا ثابت ہی ہے اب تسلیم کی بابت سنو کہ آپنے اسی ضمیمہ اخبار مین لکھا ہے کہ "
امور خمسہ بجائے خود صحیح ہین مگر آپنے ان کو نہیں سمجہا آپکے قصور فہم سے اسمین غلطی ضرور ہے" دیکھیے اس جگہہ آپنے اصول
خمسہ کو بالکل صحیح کہا اور تسلیم کر لیا تو آپکی منافقانہ روش ثابت ہوی اور یہی تو آپکا مقال متعارض الحال ہے اسی واسطے تو آپنے
یہان بہی مگر کا دم چہلا ساتھ لگا دیا اور اپنی عادت بقول حق سبحانہ و تعالی ویل لکل ہمزۃ لمزۃ ظاہر کر دیا اور خواہی نخواہی
ایک عیب جہوٹا اور طعن و طنز موٹا لگا دیا کہ آپنے انکو نہیں سمجہا اور آپکے قصور فہم سے اس مین غلطی ضرور ہے " اگر آپ سچے
ہوتے تو ضرور قصور فہم کی غلطی کو بیان کرتے خیر اب ہی بیان کرین مین کہتا ہون کہ آپ جہوٹی تہمت لگاتے ہین ہرگز
کبہی نہیں بیان کرینگے ناظرین! میری اس پیشینگوئی کو یاد رکہیں اور آپ سب ہی تجربہ کر کے میری تصدیق کر لیں
بات یہہ ہے کہ آپ ناحق سینہ زوری سے حق کی چوری کرتے اور خالی بیکار باتین بناتے ہین جو آپکی جبلی عادت
اور عمر بہر کی لیاقت ہے خیر الحمد للہ حق تو صاف ظاہر ہو گیا اور الآن حصحص الحق کا نقارہ آپکے ہاتہہ سے بجگیا کہ اصول
خمسہ صحیح ہین صحیح ہین صحیح ہین وہو المطلوب و ہو المراد بیشک حق ایسی ہی چیز ہے کہ خدا صاحب اوسکے منکر سے اضطرارا
اوسکا اقرار کرواتا ہے سہ والحق ما شہدت بہ الاعداء ۵ خوشتر آن باشد کہ سر دلبران * گفتہ آید در حدیث دیگران

رہا آپکا اہتمام ناکام تغلیط کا سو وہ غلط محض اور دروغ بیفروغ ہے ہاتوا برہانکم ان کنتم صادقین ۔ وان لم تفعلوا ولن تفعلوا
فاتقوا النار التی وقودہا الناس والحجارۃ **قولہ** آپکا وعدہ مجھے معلوم ہے تین بار اسکا تجربہ ہو چکا ہے **اقول** اگر آپ سچے
ہین تو ثابت کرکے بتلائین کہ اونہون نے تین بار آپسے وعدہ مباحثہ کا کرکے اوسکا خلاف کیا ہو تین بار تو زیادہ ہین ایکبا
کی ہی اونکی وعدہ خلافی ثابت کرکے بتلائیے ہان یہہ بات اور ہے کہ جناب مولانا بٹالوی صاحب مسائل ہین خصوصا اصول
خمسہ مین بحث کرکے ہدایت انام چاہتے ہین لہذا مجمع عام مین جلسہ آرہ وغیرہ مین بحث کرنی چاہتے تھے مگر آپ سب مناظرہ سے
ڈر کر وقت خاص مین اون کو بحث کا موقعہ ندیتے تاکہ آپکے دین وایمان کی کشف حقیقت نہ ہو جاوے پس اب اولٹا
اون پر الزام قائم کرتے ہین سچ ہے المرٔ یقیس علے نفسہ یعنی آپ ڈر کر ڈراتے ہین اور چونکہ آپکی روح مناظرہ سے کانپتی ہے
اور بحث کے نام سے آپکو بخار چڑہ جاتا ہے اور کیا کچھہ حالت گزرتی ہے اسواسطے کذبا وافترا ایسے الفاظ تہذیبانہ سے
بقول متنبی بداتہا والنسلت اون کو یاد فرماتے ہین شرم شرم شرم **قولہ** البتہ میرا خلف وعدہ کبھی ظاہر نہین ہوا **اقول**
نہ آپکو بحث کی لیاقت اور نہ اوسپر جرأت وطاقت پس جبکہ بحث کے وعدہ تک نوبت ہی نہین آئی تو پھر خلف قبل از وعدہ بقول
آب ماندیدہ موزہ کشیدہ کیون ہونے لگا مجھکو خوب معلوم ہے کہ آپ ایسے لاف زن اور سخن ساز اور حق کے بیخ کن ہین کہ
آپکی نظیر بہت ہی کمیاب ہوگی اور اگر آپ سچے ہین تو لیجیے اب بہت جلد میرے دو رسالون کا جورداعلیکم بنائے گئے ہین
جواب باصواب علمی دیجیے اور گالی گلوچ اور پوچ لچر باتون کو جو آپکی عادت ہے کلیۃً چھوڑ دیجیے ولیکن کہان آپ اور
کہان علمی تحقیق بینہما کما بین السماء والارض پہلے تو تحقیق کا مادہ علمی نہین دوسری جبلت وطبیعت ناساز کے اسیر جس سے
رہائی کی امید نہین کما قیل " جبل گردد جبلت نہ گردد " ہان اس مین کچھہ شک نہین کہ آپ فن بدگوئی و دروغگوئی کے
ایسے امام اور اوستاد ہین جو بھانڈون کے بھی کان کاٹ ڈالے ہین اور خدا جانے اب اسپر کیسی کیسی کارستانی ظاہر کرینگے
اور گالیان دینگے اور دلائینگے صد آفرین وہزار شاباش ماشاء اللہ کیسے لائق پوت ہین **قولہ** مین بیمار معذور آدمی
اقول یہہ سب بہلانے مین ناطاقتی کے ورنہ پیشاور تک دعوتین کہانے اور تر لقمے اڑانے اور ملحد اور اوسکے دو چار
چیلے کے ہمراہ کتنی جگہہ سیر تماشے کرنے کے واسطے اچہے خاصے چست چالاک گشت لگاتے پھرتے ہین غرضکہ آپ لوگون کو
پارٹی آجکل جو کچھہ کارروائی الحادی فسادی کر رہی ہے خدا صاحب اوس سے غافل نہین ہے لا تحسبن اللہ غافلا
عما یعمل الظالمون **قولہ** لوگ آپکے کید کو خوب سمجھتے ہین انہم یکیدون کیدا واکید کیدا **اقول**
اہل الحاد وفسادہی کذاب وکیاد ہوا کرتے ہین چنانچہ آپکی اور آپ کے پیر کی یہی عادت ہے اور جتنے اہل حق لوگ
ہین وہ آپکی کیادی اور اس فن کی اوستادی کو خوب جانتے ہین اور جو ناواقف تھے اب وہ بھی واقف ہو جاوینگے
اور اگرچہ لوگ نہ بھی جانین جیساکہ اب تک ہمکو آپکے ثانی الاثنین اور ثالث من الملاحدۃ الثلثہ ہونے کی خبر نہ تھی تو
خدا صاحب تو ملحدون کی حالت الحاد کو خوب جانتا ہے کما قال عز من قائل ان الذین یلحدون فی آیاتنا

لا یخفون علینا اب رہا آپکا آیت کید کو ذکر کرنا سو اس سے آپکی سخت جہالت وضلالت وشرارت ثابت ہوتی ہے جہالت تو اسواسطے کہ یہہ آیت کفار کے ساتھہ مخصوص ہے خداوند تعالی اون کو دہمکی دیتا اور اون کے ساتھہ مقابلہ کرنے کی خبر سناتا ہے یعنی مکروا ومکر اللّٰہ واللّٰہ خیر الماکرین کا اور اس آیت کا ایک ہی مضمون ہے پس ایسی آیت ایمانداروں پر چسپان کرنا اور اون کو اسکا مصداق بنانا تو اسوجہ سے ہے کہ آپ اس مطلب سے ناواقف تہے تو آپکی جہالت ثابت ہوی یا آپ مولانا بٹالوی صاحب کو اور تمام سچے اہلحدیث متبعین سلف کو بے ایمان فسادی کاہل مکہ جانتے ہین تو آپکی ضلالت شرارت ثابت ہوی کہ آپ اہل ایمان از سلف تا خلف کو گمراہ جانتے اور انکے حق مین ایسے مطلب مذکور کی آیت پڑہتے ہین یعنی جیساکہ ہم اہل حق ملحد ثنا ءاللّٰہ اور اوسکے ہمخیال لوگونکو گمراہ سمجہکر اون کے مناسب حال آیتین وحدیثین پڑہتے اور لکہتے ہین ویسا ہی آپ بہی ہمکو گمراہ جانتے اور آیات مخصوصہ بالکفار کا مصداق ٹہیراتے ہین یعنی جیسے کہ مرزائیون کا حال ہے وہی آپ لوگون کا حال ہے یعنی جانبین سے تکفیر وتضلیل شروع ہوگئی ہے تو اب بات کہلی ہوگئی کہ جانبین مین سے کون ہدایت پر ہے اور کون ضلالت پر پس ہم کہتے ہین کہ جو شخص طریقہ سلفیہ پر ہے وہ ہدایت پر ہے اور جو اوسکے برخلاف ہے وہ ضلالت پر ہے فافہم وتدبر وکن من المعتبرین ولاتکن من الملحدین والمرتدین **قولہ** بہلا دل کا حال اونکو کیا معلوم **اقول** الملحدون اور اون کے ناصرون منتصرون کے اقوال متعارضہ واحوال متعاکسہ اور اون کی دورنگی ودورخی طریق سے بقرائن حالیہ ومقالیہ اون کے دل کا حال معلوم ہوجایا کرتا ہے وہذا لایخفی علی صغیر وکبیر ولکن یخفی علی اعمی القلب والضریر وعلی معلم الشریر الضمیر دیکہئے آپ خود بدولت لکہتے ہین کہ "آپکی غرض یہہ ہے" دوسری جگہ لکہتے ہین "روح کانپتی ہے" غرض دل کا کام ہے بغیر اظہار وتصریح کے کیونکر معلوم ہوسکتی ہے ویسا ہی روح کا کانپنا غیر محسوس ہے پس یہہ آپکو کیونکر معلوم ہوا فما ہو جوابکم فہو جوابنا **قولہ** بات تیری جہوٹی - مجنونانہ بڑ - بکواس مچانے - حرکت مجنونانہ **اقول** یہہ سب دلائل ہین واعظ رحیم آبادی صاحب کی شرافت وصداقت کے ماشاءاللّٰہ یہہ بہت بڑا سارٹیفکٹ ہے آپکی اہلیت للواعظیت والمولویت کی شرم شرم شرم کیون حضرت شریف باادب صاحب کیا آپکو یاد ہے جو آپنے جناب مولانا بٹالوی صاحب کی نسبت لکہا ہے کہ "آپ ہندوستان کے کسی جلسہ مین تقریر کرنے کی اجازت حاصل کرکے اپنی اہلیت کا سارٹیفکٹ حاصل کیجئے تو کانفرنس ہی آپکو اجازت دیگی جاؤ یہہ آخر فیصلہ ہے" دیکہئے یہہ بہی منجملہ ادلہ دالہ بر شرافت وصداقت وعالمیت وواعظیت شما ہے افسوس کہ آپ شرفاء کے خاندان سے ہوکر (کما سمعنا) ارازل اصحاب اسواق جہلاء کی تقریر کرتے ہین خیر آپ بہی معذور ہین کیونکہ آپکی ہوش بر جا نہین ہے کیا ایسے جامع عالم متبحر لاثانی جسکی آجکل نظیر نظر نہین آتی ہے اور جسکے سامنے آپ ایک ادنی طالب علم کا مرتبہ رکہتے ہین یعنی مولانا بٹالوی صاحب کی آپ ایسی تحقیر وتصغیر کرتے ہین جو حد سے بڑہکر ہے اور اوسکے کذب صریح ہونے مین کسی کو بہی ذرہ بہر شک وشبہہ نہین ہے خیر اب جزاءً وفاقاً

خدا صاحب آپکو اجہل الناس و اکذب الناس و اذل الناس من بین الناس کردیا اور علماء و طلباء کی نظرون سے ساقط کردیا
اور آپکی علمی عملی عزت و عظمت و وقعت کو خاک مین ملادیا اور آپکی لیاقت و استعداد کی قلعی پوری پوری کہولدیا فاعتبر
و تبصر پس اب اسکے بعد آپ ہندوستان کے تمام جلسون مین پھر کر اسکی تصدیق کر لیجئے انشاء اللہ تعالی کوئی اہل علم و طالب
علم بہی آپکی پہلی عزت کا عشر عشیر بہی نکریگا آزمائش کرکے دیکہہ لیجئے سچ ہے و من یہن اللہ فماله من مکرم اور
سنئے آپ کیسے اکذب الناس مین جو کہتے ہین کہ "انجمن حمایت اسلام لاہور کو دیکہئے کہ تمام علماء حنفی بلکہ مرزائی اور شیعہ سب
اسمین مدعو ہوتے مین تقریر کرتے ہین مگر بٹالوی صاحب کو کوئی نہین پوچہتا" یہہ بات آپکی بالکل ایسی جہوٹی اور بناوٹی
ہے جسکی تکذیب کی حاجت نہین کیونکہ وہ ہمیشہ یا اکثر وہان مدعو اور حاضر و مقرر ہوا کرتے ہین پس اگر وہ کسی بار کسی عذر
مانع سے حاضر نہ ہوسکے تو کیا یہہ بہی جائے اعتراض ہوگیا اگر یہہ بہی موجب اعتراض ہے تو رحیم آبادی صاحب کا ہمیشہ یا اکثر غیر حاضر
ہونا جلسہء انجمن حمایت اسلام مین موجب اعتراضات کثیرات ہوگیا تقریر اعتراض وہی جو انہون نے خود کی ہے کہ انجمن حمایت
اسلام لاہور اور دیگر مجامع جلسات اسلامیہ مین ہر طرح کے علماء و طلباء و جہلاء مختلف مذاہب کے عوام و خواص بلائے جاتے ہین
اور رحیم آبادی کو کوئی پوچہتا تک نہ تہا مگر چند روز سے ملحد ثناء اللہ کی اندرونی دوستی و تائید کے سبب سے نام کے اہلحدیث ملحد مزاج
لوگون نے اونکو بہی انکی اندرونی تحریک سے عالم علوم سمجہہ کر بلانا شروع کیا مگر اسپر انشاء اللہ سب پر روشن ہوجاویگا کہ آپ کا
شہرہء علمی جو تہا وہ غلط نکلا خیر اب اسکے علاوہ عرض یہہ ہے کہ اگر جناب مولانا بٹالوی صاحب کا وہان نہ جانا دلیل ہے اونکے
نہ پوچہنے کی تو آپکا وہان نہ جانا بہی دلیل ہے آپکے نہ پوچہنے کی اگر دوری کا عذر ہے تو پشاور تک کیون گئے ہان یہہ
ہوسکتا ہے کہ چونکہ جناب مولانا بٹالوی صاحب کو ہدایت الناس کا خیال اور اصول خمسہ سنا کر اصلاح عقائد الناس کا ارادہ مد
نظر ہے اور یہہ جلسہ ہے اخلاط الناس کا اور مجمع ہے ہر فرقہ کے لوگونکا اور جبکہ یہہ مقصود اونکا نام کے اہلحدیث لوگون
مدعیان عمل بالکتاب والسنۃ کے جلسہ مین جو بظاہر ایک فرقہ کا جلسہ کہلاتا ہے بر آمد نہ ہوا تو مجمع فرق شتی مین جس مین ہر فرقہ
کی پاس خاطر مرعی ہے اور کوئی خاص بات اپنے عقیدہ و مذہب کی جو بار خاطر ہو دوسرے فرق کی نہین ہوسکتی ہے کیونکر
ہوسکتا ہے لہذا ممکن ہے کہ مولانا بٹالوی صاحب کو نہ بلوایا ہو یا وہ از خود تشریف نہ لائے ہون یا کوئی دوسرا عذر ہو واللہ
اعلم اسکے علاوہ دوسری عرض یہہ ہے کہ مجمع عام جامع فرق انام و نادی ملاحدہ طغام مین بلانا اور حاضر ہونا اگر امور دین سے
سمجہا جاتا ہے اور موجب عزت دینیہ و فضل مدعو و سبب اجر و ثواب و برکت داعی و مستلزم رضائے خدا ہے تو مرزائی و نیچری
و شیعی و رافضی و معتزلی و وجودی و مشرک و بدعتی و سائر فرق ضالہ کی دعوت اور اونکا حضور بہی موجب و سبب و مستلزم
عز و شرف و اجر و ثواب و برکت و رضائے دلا برحق ہوا تو یہہ جلسہ بدعت ہوا اور فرق مذکورہ کو ایسا سمجہنا رافع فرق درمیان
فرقہء ناجیہ و فرقہء ضالہ ہوا جس سے انکار حدیث فرق لازم آیا اور مشرک و بدعتی کو دعوت دینا اور اسکا حاضر ہونا موجب
برکت و ثواب وغیرہ وغیرہ سمجہنے سے کفر لازم آیا اور اگر اوسکا بلانا اور اونکا آنا موجب امور مذکورہ نہین ہے بلکہ فقط

دنیوی امر مباح الدعوة والحضور سمجھہ کر کیا جاتا ہے تو ایسے جلسے کی دعوت اور اوس مین حاضر ہونا کچھہ بھی موجب عزت نہ ہوا اور جو شخص اسکو موجب عزت سمجھے جیسا کہ رحیم آبادی صاحب سمجھتے اور اوسکے برخلاف موجب ذلت جانتے اور غیر مدعو وغیر حاضر کو بیعزتی کے وجہ سے کس مپرس لوگون مین داخل کرتے ہین تو وہ بڑے سخت جاہل و مرائی و طالب عز و جاہ دنیوی اور علم و فہم دینی و تفقہ فی الدین سے بے بہرہ و بے نصیب ہے پہر چہ جائیکہ وہ مرزائی و شیعی و نیچری مدعو و حاضر کو عالم فاضل لاثانی متبحر سنی اہلحدیث غیر مدعو و غیر حاضر پر ترجیح دے اور اوسکو عزت بخشے اور ایسے عالم ممدوح کی غیر مدعو و غیر حاضر درین جلسہ موصوفہ ہونیکی وجہ سے سخت تحقیر و تصغیر کرے یعنی ایسے معترض جاہل کے کافریت تک نوبت پہونچے بہلا وہ بھی کوئی عزت کا مقام و مجمع ہے جس مین شیعہ مرزائی و نیچری و ملاحدہ بلائے جاوین اور کرسی عزت پر بٹھلائے جائین بلکہ اون کو واعظ و مقرر بنا کر اون کی تعظیم و تکریم بجا لائی جاوے بہلا وہ بھی جائے شرف ہے کہ امور منکرہ اور تقاریر ناجائزہ دیکھنے سننے مین آئین اور اون پر انکار نہ کیا جاوے بلکہ سوائے صموت و سکوت و مہر بر لب ہونے کے چارہ نہو چنانچہ ملحد ثناء اللہ نے مرزائیون کو دائرہ محمدیت مین داخل کیا جس پر اون کو فخر ہے اور خوشیان کرتے اور بغلین مارتے اور اس ملحد کشمیری کے قول مذکور سے استدلال کرتے ہین اپنے محمدی ہونے پر چنانچہ اونہون نے اپنے ایک اخبار (پیغام صلح) مین یہہ مضمون شائع کیا ہے اور ثناء اللہ کا یہہ صنیع شنیع کچھہ بھی مقام تعجب نہین کیونکہ مین تو اوسکا نفاق و شقاق بارہا ثابت کر چکا اور پکار پکار کر سب کو سنا چکا ہون کہ ثناء اللہ دورخی ہے منافق ہے اوسکا کوئی مذہب نہین ہے نیچریون مین نیچری مرزائیون مین مرزائی سنیون مین سنی بنجاتا ہے اور فی الواقع یہہ ملحد ہے اور بقول جناب مولانا بٹالوی صاحب یہہ شخص مرزائی جکڑالوی اور چھٹا ہوا نیچری ہے تب ہی تو اوس نے اپنے مرزائی بہائیون کو بڑے درد سے یاد کیا اور بچھڑے ہوون کو ملا یا بس یہہ اور وہ دونون ایک ہو گئے اور متحد بنگئے ؎ من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی ؛ تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری ؎ جذبۂ عشق بحدیست میان من و تو ؛ کہ رقیب آمد و نشناخت نشان من و تو ؛ اور کسی بندۂ خدا نے اوس پر انکار نہ کیا نعوذ باللہ من ہذا النادی خلاصۃ المرام آنکہ جناب رحیم آبادی صاحب کی لن ترانیان اور گالیان ادلۂ کاملہ مین آپکے محروم از علم و فہم دینی اور اون کی بے دینی پر ہرداہ انشاء اللہ تعالی **قولہ** ایڈیٹر صاحب تحریری غلطی کے نام سے آپکو بخار کیون چڑہ گیا اور ہائے وائے مچانے لگے **اقول** بعونہ تعالی آپکی تہذیب شرافت کی اور آپکی خالی گیدڑ بھبکی کی عادت مستمرہ عمر بھر کی حقیقت و کیفیت سب پر منکشف ہو چکی ہے پس اگر آپ مین کچھہ بھی حیاء و شرم کا اثر باقی ہے تو آئندہ نہ کسی کی تغلیط کا نام لینگے اور نہ کسی کو دہمکی دین گے افسوس کہ آپکے اکثر اقوال مین ایسی تغلیط جاہلانہ اور کذب و افتراء بے باکانہ ہے جس کے سبب سے اہل علم آپ سے سخت متنفر و متوحش ہو جاینگے تعجب نہین کہ آپ اپنے مخفی جہل و لاعلمی کی وجہ سے مولانا بٹالوی جیسے عالم و فاضل متبحر کے ساتھہ مناظرہ کے واقعہ کے پیش آجانے کے خوف سے آپکو تپ محرقہ کیطرح بخار چڑہ جایا کرتا ہوگا اور ہائے وائے بھی خوب کرتے ہون گے تب ہی تو حسداً و افتراءً و کذباً و لغواً مولانا

بٹالوی صاحب کی بے ادبی کرکے سخت جاہلانہ حرکت کرتے ہین جسکا جواب آپکو اون کی طرف سے یہی ہے کہ علیکم ما علی الکاذبین والمفترین آپکی جہالت ناگفتہ بہ دیکہکر سب کو معلوم ہو رہا ہے کہ آپ مین قرآن وحدیث کے پاک علم کا کچہہ بہی اثر نہین ہے اور صرف نام کے اہلحدیث اور واعظ بے عمل ہین صد افسوس کہ جا بجا تو آپکی یہہ سفاہت وسخافت اور بایں دعوی اہلحدیث ہونیکا شرم شرم شرم **قوله** بات یہہ ہے کہ آپکی تحریر وتقریر مین جہوٹ۔ افترا۔ بہتان۔ لغو۔ جہوٹے تفاخر کے سوا اور ہوتا ہی کیا ہے **اقول** یہہ سب کچہہ حصر کے ساتہہ جو بیان کیا گیا ہے غلط محض ہے اور سفر باطل ہے بلکہ معاملہ برعکس ہے، اور ناظرین ضمیمہ اخبار پر روشن وواضح ہے بڑا افسوس تو اس بات پر ہے کہ آپ ایسی یاوہ گوئی کو علم واستعداد اور ناحق گالیان دینے کو اپنا فضل وکمال سمجہتے ہین اور حدیث من حسن اسلام المرأ ترکہ مالا یعنیہ کے مقتضے کا مصداق جانتے ہین خیر اب سنئے کہ آپکی تحریر مین جو ظلم وتعدی وافترا پردازی وحیلہ سازی وفضول ولغو گوئی ودروغگوئی جسقدر کہ ہے وہ کسی اہل علم کے کلام مین نہ ہوگی پس یہہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ عیوب مذکورہ اپنے مین موجود ہوتے ہوے اپنے کو ان سے پاک وبری جاننا اور بے وجہ اولٹا دوسرے پر اون کا الزام واجرام قائم کرنا قال اللہ تعالی ومن یکسب خطیئة او اثما ثم یرم بہ بریئا فقد احتمل بہتانا واثما مبینا **۵** چون نداری کمال فضل آن بہ ٭ کہ زبان در دہان نگہداری ٭ آدمی را زبان فضیحہ کند ٭ جوز بے مغز را سبکساری ٭ پس اگر کچہہ بہی شناسائی خبیر بصیر قدیر کی آپ مین باقی ہے تو اس سخت عیب بلا ریب سے ضرور کچہہ نہ کچہہ باز آئینگے اے ناظرین ذرا انصاف فرمائیے کہ آخر جناب مولانا بٹالوی صاحب بہی تو انسان ہی ہین پس اون سے بہی صدور غلط وخطا وسہو ونسیان وعثرة وزلة کا ممکن بلکہ ممکن الوقوع بہی ہے مگر نہ اسقدر کہ ہر ہر کلمہ اونکی تحریر وتقریر کا بہی جائے اعتراض ہو جاوے جیساکہ رحیم آبادی نے لکہا جو سراسر ظلم وستم ہے اور ہر ہر کلمہ اس بیان کا کذب وافترا ہے اور اگر مولانا بٹالوی صاحب کا اس مقام مین کچہہ قصور بہی ہے تو وہ صرف یہی ہے کہ اونہون نے رحیم آبادی صاحب کو واعظ کرکے لکہا ہے پس بس بہلا یہہ بہی کوئی قصور ہے جو باقرار شما اللہ یہہ خدا کی ہی صفت ہے خیر یہہ بہی تسلیم کیا کہ یہہ اونکا قصور ہے اور اس قصور مین مین بہی مولانا بٹالوی صاحب کا شریک وسہیم ہون یعنی مین بہی رحیم آبادی صاحب کو ایک واعظ آجکل کے وعاظ مین سے سمجہتا ہون اور عالم علوم رسمیہ وکتب درسیہ وماہر بالفنون العربیة ورواجیہ نہین جانتا ہون تو کیا اس قصور کی یہی سزا ہے کہ اونہون نے اخبار کے کالمون کے کالم دشنام دہی وبدگوئی وہرزہ سرائی کذب بیرائی سے سیاہ کر دئے ہین اور ہنوز نہ تو اونکا دل ٹہنڈا ہوا اور نہ بدلہ ہی پورا ہوا واہ چہ خوش ۔ بس صد وائے برین دعوی مسلمانی وہزار حیف برین تعدی وزیادتی وکارستانی غرضکہ ملزم کو (جو خود سراپا خطا کار ہو کر ملحد مفسد کا ناصر ومنتصر بہی ہو) لائق وسزاوار نہین ہے کہ وہ بے وجہ اون کے پیچہے ایسا پڑجاوے کہ اون کی ضد سے اپنے بیت ایمان اور دین کے رخت وسامان کو بہی جلاکر خاکستر بنادی خدا کی پناہ سچ ہے **۵** گر از بسیط زمین عقل منعدم گردد ٭ بخود گمان نبرد ہیچ کس کہ نادانم ٭

قولہ آپ ڈرتے ہین کہ مجمع مین آپکے دین وایمان کی ظاہر ہوگی **اقول** آپ جو بات کرتے ہین جہالت کی اور شرارت کی اور
افترا پردازی وروباہ بازی کی دیکھئے آپکا یہہ قول کسقدر کھلا جھوٹ ہے مجمع اہل اسلام مین خاص اور عام مین تو
اوسکو ڈر ہوگا جو ملحد و مفسد فی الدین ہو یا اوسکا ناصر و معین ہو یا این وہ نفاق ورزی سے دور رہے ہو نہ کہ
اوسکو جو اوسکا مقابل و راد ہو اور سچا اہل سنت والجماعت اور پکا اہلحدیث متبع سلف ہو جیسا کہ مولانا بٹالوی
صاحب ہین کیونکہ سانچ کو آنچ نہین بلکہ مولانا بٹالوی صاحب تو ہمیشہ اس مین کوشش کر رہے ہین کہ مجمع عام جلسہ آرہ
وکانفرنس مین اصول خمسہ سنائے جائین اور رحیم آبادی سے بحث کیجاوے پس جبکہ رحیم آبادی صاحب نے خوب سمجھ
لیا کہ اب مجھہ کو چھوڑنے والے نہین ہین اور بحث سے بغیر اسکے کوئی صورت رہائی کی نہین کہ جناب بٹالوی صاحب کو
دل کھولکر گالیان دیجاوین اور اون پر خوب ہی افترا پردازی کیجاوے تاکہ وہ خاموش ہو کر بیٹھ جاوین اور بحث
کا نام لین کیونکہ اون کو خوب معلوم ہے کہ جناب مولانا بٹالوی صاحب کیسا ہی ہو آخر شریف آدمی ہین اور اکابر
علماء دین مین سے ہین وہ تو کبھی جواب ترکی بترکی نہ دینگے اور ہماری بات بنجائیگی وہو المطلوب پس آپنے تعجب کہ
خود بحث سے ڈر کر اولٹا اون کو ڈرانا خیر اب تو بعونہ تعالیٰ عوام وخواص پر آپکا دروغگو لاف زن ہونا صاف
ظاہر ہوگیا اور ہر کس وناکس کو معلوم ہوگیا کہ آپ بالکل اولٹی اور ہلکی اور جھوٹی باتین لکھتے ہین فہداکم اللہ تعالےٰ
قولہ جو شخص عام غلطیون پر بحث کرنے للکارے وہ بزدل ہوا اور جو صرف ایک بحث (وہ بھی بعد علم موافقت کے)
کرنا چاہے وہ دلیر ہوا **اقول** اس مین آپکی ایک اور چال ہی مخالف مناظرہ ہے جسکو وہ تاڑ گئے اور نہ مانے اور
مولانا بٹالوی کی بات تہی موافق مقتضائی مناظرہ جسکو آپ ہی معلوم کر گئے اور اوس سے بہاگے اسکی شرح یہہ ہے
کہ آپ بلا بحث سے بچنے کے لئے خلط بحث اور گڑبڑ کرنا چاہتے تھے تو آپ بزدل وروباہ باز ثابت ہوے
اور وہ چاہتے تھے کہ امر زیر بحث سے خروج ہو کر مقصود فوت نہ ہو جاوے یعنی مسئلہ طے وحل ہو جاوے پس
بیشک وہ شیر بہادر و دلیر نکلے والحمد للہ علی ذلک مگر آپنے بمقتضائے سرشت وجبلت خود حق کو ناحق و ناحق کو
حق کرکے اولٹا بیان کیا اور وہ تو آپکی طبیعت ثانیہ ہی ہو چکی ہے جسکا ثبوت وبیان بار بار بسبب آپکی تکرار
بسیار کے ہو چکا **قولہ** آپ لکھتے ہین " اور یہہ آپکے مغلوب ہونے مین دلیل ہے " اولاً عبارت کتنی صحیح
ہے مغلوب ہونے مین دلیل کیا خوب ہے **اقول** آپکی اس تغلیط مین خوب دلیل ہے اس بات کی کہ مولانا بٹالوی
کی تمام عبارات خط کی اور اشتہار وغیرہ کی ماشاء اللہ خوب ہی صحیح مین اور اون پر کسی قسم کا اعتراض وارد نہین
ہو سکتا تب ہی تو ایسے حرفگیر عیب جو کو باوجود تتبع واستقراء تام کے ایک حرف کی غلطی بھی نہ ملی اور اون کی سعی
بلیغ وعرقریزی روز ہا وشبہا کی بیکار ہو گئی ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا
پس کیا کہنا ہے مولانا بٹالوی صاحب کی عبارت نویسی کا اور رحیم آبادی صاحب کی حسد وعداوت وجہالت کا

بحمد اللہ اب تو روز روشن کے طرح سب پر واضح ہوگیا کہ آپ صرف حسد و عداوت و بغض و جہالت و شرارت سے اوپر
ہلکے نکمے اعتراض کرتے ہین اور آپکا حوصلہ علمی ایسا تنگ ہے کہ سوا بچون کی کہیل کے آپ سے کوئی علمی اعتراض ہو سکا
مین کہتا ہون آپکے جملہ اعتراضات لیا مین آپکے فضل و کمال مشہور نزدیک و دور کے درخت خاردار زہر بار کی بیخ کنی اور
آواز دہل کیطرح حقیقت معلوم کر دی خصوصًا آپکے اس اعتراض نے تو جو لفظ مَین پر کیا گیا ہے آپکو تمام خواص و عوام کی نظرون
سے گرا دیا اور ایسا چہوٹا بنا دیا ہے کہ جسکا بیان نہین ہو سکتا گویا آپ طالب علم بلکہ اوس سے بہی کم کالعدم ہو گئے
ادنی سے ادنی فعو علم بلکہ طفلان مکتب و صبیان مدرسہ بہی آپکے اس اعتراض کیوجہ سے آپ سے متوحش و متنفر
اور آپکی اس بچپن کی بات اور لڑکپن کی حرکت سے متاثر ہے خیر اب سنو کہ مولانا بٹالوی کا خط تو مشہور ہے کہ بہ سبب
زیادتہ و کثرت و زود نویسی کے ایسا ہو گیا ہے کہ ہر ایک کو اسکا پڑہنا آسان نہین غرضکہ اصل مین مَین ۔ نہ تہا بلکہ
اوسکی جگہہ لفظ کے تہا پس نقل نویس نے بقول نقل نویس را عقل نباشد اوسکو مین کرکے لکہدیا خیر بالغرض اون سے ہی
بہ سبب غفلت کے لفظ مَین ہی لکہا گیا تو کیا ہو گیا اور کونسا اعتراض علمی و عیب ہوا مگر آنکہ جناب مولانا عبد العزیز صاحب
رحیم آبادی ایسے نا اہل لوگون کے حرکات سے بالکل نا اہل و اسفل و ارذل و اذل و بغل و اجہل بنگئے اور یہہ سب شامت بہ سبب
ناصریت ملحد کے ہے کمش الشیطان الآیہ **قولہ** بٹالہ مین قبل صدور فعل کے مفعول پر اس فعل کا اثر ہو جاتا ہے فیا للعجب **اقول**
آپکے حال زار پر مجہے بہت ہی افسوس و تعجب آتا ہے لیکن کیا کیا جاوے بس کی بات نہین حالت راہنہ مین نہ تو آپکے پاس کچہہ علم
و فہم ہے اور نہ آپکو عقل سے علاقہ ہے پہلی لغی تو اسواسطے کہ آپنے اپنے آپ کو ضحوکہ صبیان و لعبہ طفلان بنا دیا اور
طلبہ کو فضلا عن الکملہ اپنے اوپر ہنسایا آپ سے تو طلبہ علم شرح جامی دان و مختصر معانی خوان ہی اعلم و افہم ہین پس ایسی
حالت مین آپکو سبق پڑہانا اور خاص بٹالہ کا نہین بلکہ کتاب و سنت کا محاورہ آپکو کیا فائدہ دیگا خیر کیا ہی ہو آخر
بتلانا ہی چاہیے سو واضح ہو کہ اگر آیت کریمہ انی ارانی اعصر خمرا یا حدیث من قتل قتیلا فلہ سلبہ آپکے
خیال مین ہوتی تو اپنے آپکو رسوائے عالم نہ کرتے مشہور ہے کہ آپ حافظ قرآن شریف ہین مگر افسوس کہ آپکو آیت کریمہ
مذکورہ یاد نہ رہی سچ ہے " دروغگو را حافظہ نباشد " دیکہئے اس آیت اور حدیث مین قبل صدور فعل از فاعل کے
اوسکا مفعول بنایا گیا ہے اگر آپ سچے ہین تو یہان خدا اور رسول پر بہی اعتراض کرکے سعادت دارین حاصل کریں اور
معاذ اللہ خدائے پاک و رسول پاک کو بہی جاہل قرار دین اور ایک آپ فرد کامل کلی عالم کے بنین افسوس کہ آپکو اعتبار
ما کان و اعتبار ما یکون دوسرے لفظون مین اعتبار ما یؤول الیہ کا بہی علم نہین جو مدارس اسلامیہ مین ادنی سے ادنی
طالب علم عربی جانتا ہے کیون رحیم آبادی صاحب اب تو میری بات کو یاد کر دجو بالا ایک مقام مین لکھکر آیا ہون
وہ یہہ کہ آپ مقابلہ مین مولانا بٹالوی صاحب کے ایک ادنی طالب علم ہین اور اب تو بفضلہ تعالی یہہ ثابت ہو چکا
کہ آپ اون کے سامنے طفل مکتب ہین کیونکہ خدا صاحب آپکا جہل ثابت کرکے بتلا دیا کہ طالب علم تو جانتا ہے

اور آپکو معلوم نہین ہے بہر باابن جہل ونادانی لاثانی بڑا بول اور بقول چہوٹا منہ بڑی بات مقابلہ بحر العلوم فہوم عالم کامل مولانا بٹالوی ابو سعید محمد حسین صاحب کا جنکی آجکل نظیر نظر نہین آتی ہے یعنی باعتبار حیثیات مختلفہ وجہات متنوعہ واعتبارات شتی کے ہمارے علم ونظر مین وہ بے نظیر نظر آتے ہین واللہ اعلم وفوق کل ذی علم علیم اور دوسری نفی اسواسطے کہ کوئی ادنی ذی شعور دنیا مین ایسے امور خفیفہ ورذیلہ کے ارتکاب سے رذیل و ذلیل نہ ہوگا۔ ۵۰

کیا اسی برتہ پہ تہی اس لمبی پوشش کی پکار　　کیا ہی تہی طمطراق اور ادعاء دستگاہ

خلاصۃ المرام آنکہ رحیم آبادی صاحب کا عتو وعلو وغلو وکبر وبطر وغرور وشرور وتجبر وتکبر وتجتر وتعلی وتفوق واستکبار وافتخار وآثار جہال واشرار واختیال نابکار سب کچہہ خاک مین ملگیا اور ادعاء واعتلاء واعتداء برباد ہوگیا اگر رحیم آبادی صاحب مین حیاء کا کچہہ بہی اثر باقی ہے تو صاف اپنی تعدی کا اقرار کیجیے اور تغلیط غلط بیکار سے اعتذار کرین یا ایک چلو پانی مین ڈوبکر مرجائین تاکہ خس وخاشاک کم جہان پاک کا معاملہ ہوجاوے اب ہم بعون اللہ المتعال رحیم آبادی صاحب کے تین سوال دال بر جہل او ضلال کا جواب باصواب دیتے ہین **قولہ** اب مین آپکی غلطی آپ پر واضح کرنے کو چند سوال آپ سے کرتا ہون **اقول** یہہ بات مشہور ہے کہ سوال کردن راعلم باید وحلوا خوردن را روے شاید خیر اب سنو کہ اصول خمسہ کا مضمون احسن من الدر المکنون منقول از علماء فحول کالحافظ ابن القیم وغیرہ ہے جیساکہ اونہون نے اوسکا حوالہ بہی دیا ہے اور آپ مان چکے ہین کہ اعلام الموقعین از کتب حدیث ہے فتدبر پس آپکے بطن مین بقول مضمون شعر در بطن شاعر جو غلطی ہے کتب حدیث وائمہ حدیث کی غلطی ہوئی تو معلوم ہوا کہ آپ مخالف و مدمقابل ہین ائمہ حدیث کے اور مغلط ہین کتب حدیث کے پس آپ سچے اہلحدیث نہ ہوے بلکہ نام کے اور ناصر منتصر ملحد کے اور آپکو باعث اس تغلیط پر یہی ہوا کہ ملحد کے مرید ومقلد ہین اور یہہ بہی ثابت ہوا کہ آپکی یہہ تغلیط جسکا خالی ذکر بے دلیل کرتے ہین بالکل غلط ہے بلکہ صرف بہتان ہے ورنہ آپ ضرور اُس غلطی کا ذکر کرتے خیر جو گزرا سو گزرا اب اسپر اوسکا ذکر اور اوسکا ثبوت بالدلیل وہ ہرگز ہرگز نہ ذکر کرینگے اور نہ اوسکا ثبوت دینگے کیونکہ وہ صرف آپکا اتہام ناتمام ہے علاوہ آپ تو اصول خمسہ کو منافقانہ تسلیم بہی کر چکے ہین جیساکہ گزرا اور جیساکہ آپ ضمیمۂ اخبار مین فرماتے ہین "اور جو حرف ایک بحث (وہ بہی بعد علم موافقت کے) کرنا چاہے" دیکہئے یہان آپنے اصول خمسہ کے بارے مین مولانا بٹالوی صاحب کی موافقت کا دعوی برملا کیا ہے پس جبکہ اصول خمسہ مین غلطی تہی تو موافقت کیسی یہہ سب آپکی منافقانہ چال ہے اور اگر آپ اس دعوی مین سچے ہین تو الحمد للہ پہر لیجئے آپ تصریح فرما دیجئے کہ مین برانا اہلحدیث سچا ہون اور ثناء اللہ کا مخالف ہون اور اوسکو ملحد جانتا ہون اور اوسکی ناصریت منتصریت کا کام صرف نفسانیت سے کیا ہون یا اوس سے بہی رجوع کرتا ہون اور اگر آپ یہہ فرمائین کہ ثناء اللہ ملحد نہین ہے تو اوسکے الحادات کفریات کا جواب دین یا مرزائی چکڑالوی نیچری سب کو اہلحدیث بنائین بلکہ فرق ضالہ معتزلہ وغیرہا کو تو اون سے اعلی درجہ کا اہلحدیث اہل سنت مانئین کیونکہ اون کے ضلالات وبدعات بہ نسبت اون کے ضلالات کے کم ہون گے غرضکہ پہر تو وہی پہلی ہٹ دہرمی ہوی موافقت کیا ہوی خاک خلاصہ آنکہ اب تو بعونہ تعالی

آپکی تعلق وزری پوری پوری ثابت ہوئی **قولہ** (۱) یہان لفظ اصول کے کیا معنے ہین اگر اصول بمعنے ادلہ ہین تو آپ کو لازم ہے کہ آپ صاف لفظون مین یون لکھیے کہ ادلہ شرعیہ پانچ ہین اور علماء اصول مین سے کسی کی شہادت اوس پر پیش کیجیے اور مین کہے دیتا ہون کہ یہہ آپ سے ہرگز نہ ہوسکیگا **اقول** افسوس کہ آپ جوبات لکھتے ہین سخت جہالت کی ہوتی ہے مگر قطع نظر جہالت کے ساتھہ شرارت بھی پرلے درجہ کی واہ کیا خوب کہ چوری کے ساتھہ سینہ زوری بھی ہے خیر اب سنو کہ آپ بدولت اعلام الموقعین کو کتب مذہب اہلحدیث مین داخل کرچکے ہین اور اگر بالفرض آپ اسکا انکار کرینگے تو آپکے کلام سے اسکا ثبوت دیا جاوے گا اب دیکھیے کہ اعلام الموقعین مین مرقوم ہے وکان فتاویہ (امام اہل السنۃ احمد بن حنبل) مبنیۃ علی خمسۃ اصول احدہا النصوص فاذا وجد النص افتی بموجبہ ولم یلتفت الی ما خالفہ ولا من خالفہ کائنا من کان الی ان قال الامام ابن القیم رحمہ اللہ بعد ذکر امثال المسائل التی خالفت النصوص فقدمہا الامام احمد علیہا بناءً علی ہذا الاصل ولم یکن یقدم علی الحدیث الصحیح عملا ولا رایا ولا قیاسا ولا قول صاحب ولا عدم علمہ بالمخالف الذی یسمیہ کثیر من الناس اجماعا ویقدمونہ علی الحدیث الصحیح وقد کذب احمد من ادعی ہذا الاجماع ولم یسغ تقدیمہ علی الحدیث الثابت الاصل الثانی من اصل فتاوی الامام احمد ما افتی بہ الصحابۃ فانہ اذا وجد لبعضہم فتوی لا یعرف لہ مخالف منہم فیہا لم یعدہا الی غیرہا الاصل الثالث من اصولہ اذا اختلف الصحابۃ تخیر من اقوالہم ما کان اقربہا الی الکتاب والسنۃ ولم یخرج عن اقوالہم فان لم یتبین لہ موافقۃ احد الاقوال حکی الخلاف فیہا ولم یجزم بقول الاصل الرابع الاخذ بالمرسل والحدیث الضعیف اذا لم یکن فی الباب شیئ یدفعہ وہو الذی رجحہ علی القیاس ولیس المراد بالضعیف عندہ الباطل ولا المنکر ولا ما فی روایتہ متہم بحیث لا یسوغ الذہاب الیہ فالعمل بہ بل الحدیث الضعیف عندہ قسیم الصحیح وقسم من اقسام الحسن فاذا لم یکن عند الامام احمد فی المسئلۃ نص ولا قول الصحابۃ او واحد منہم ولا اثر مرسل او ضعیف عدل الی الاصل الخامس وہو القیاس فاستعملہ للضرورۃ انتہی وفی الاعلام قال الشافعی رضی اللہ عنہ والعلم طبقات الاولی الکتاب والسنۃ الثانیۃ ثم الاجماع فیما لیس کتابا ولا سنۃ الثالثۃ ان یقول صحابی فلا یعلم لہ مخالف من الصحابۃ الرابعۃ اختلاف الصحابۃ الخامسۃ القیاس ہذا کلہ کلامہ فی الجدید قال البیہقی بعد ان ذکر ہذا وفی الرسالۃ القدیمۃ للشافعی بعد ذکر الصحابۃ وتعظیمہم قال وہم فوقنا فی کل علم واجتہاد وورع وعقل وامر استدرک بہ علم وآراؤہم لنا احمد واولی من راینا الی ان قال وائمۃ الاسلام کلہم علی قبول قول الصحابی انتہی حاصل مرام آنکہ اصول خمسہ بٹالویہ مین اصول کے وہی معنے مراد ہین جو دو بڑے امام عالیشان کے اصول خمسہ حنبلیہ وشافعیہ مین مراد ہین اور اگر آپ اعتراف بعدم علم معنے اصول خمسہ این ہر دو امام کرین گے تو پھر آپکو اسکا معنے بھی بتلا دیا جائیگا کیا آپکو اتنا بھی معلوم نہین کہ اصل کتنے معنے مین مستعمل ہے اور اوسکے موارد استعمال کیا ہین سبحان اللہ یہہ بھی کیا عجیب لطف کی بات ہوی کہ مولانا بٹالوی کے اصول خمسہ کے مضامین ومطالب بھی انہین دو امام اہلحدیث کے اصول خمسہ سے ملتے جلتے ہین گویا اونہین کے اصول سے ماخوذ ومقتبس ہین پس اصول خمسہ بٹالویہ پر جو اعتراض ہے وہ فی الحقیقۃ اصول خمسہ حنبلیہ وشافعیہ پر ہے اور ایسے ائمہ حدیث واصول کے اصول مسلمہ اہل سنت والجماعت پر اعتراض کرنے والا

بتدع ہے یا ملحد پس ثابت ہوا کہ اصول خمسہ پر اعتراض اور اون کی تغلیط و تکذیب کرنے والا مبتدع ہے یا ملحد تو آپ بدولت
مبتدع ہین یا ملحد اور جبکہ اصول خمسہ ثنالویہ خود اعلم علماء اصول (امام احمد و امام شافعی علیہما الرحمۃ) کا اصول ہی ثابت
ہوگیا تو دوسرے علماء اصول کی شہادت کے پیش کرنے کی کیا ضرورت و حاجت باقی رہی پس بحمد اللہ آپکی پیشینگوئی
کہ یہہ آپسے ہرگز نہ ہوسکیگا" بالکل غلط اور جھوٹی ثابت ہوی نیز ثابت ہوا کہ تمام ائمۂ اسلام اصحاب کرام کے اقوال کے حجت شرعیہ ہونے
پر متفق ہین غرضکہ آپکو لینے کے دینے پڑگئے آپ بنے تھے مغلط اور نکلے غالط والحمد للہ کہ کتاب مذہب اہلحدیث
مسلم سے اصول خمسہ ثنالویہ کا مذہب اہلحدیث ہونا اچھی طرح پایۂ ثبوت کو پہونچگیا **قولہ** (۲) اجماع کی تعریف اور
اوسکا مثل کتاب و سنت کے دلیل مستقل ہونا اور اوسکا مصداق لکھئے **اقول** مین تو بار بار یہی عرض کرتا چلا آتا
ہون کہ آپ جو اعتراض کرتے ہین وہ آپکی جہالت و شرارت و سخافت پر دلالت کرتا اور آپکی خود پسندی و پندار و غرور
و استکبار کی جو سفہاء کے خصائل و شمائل و عادات سے ہے پوری پوری خبر دیتا ہے اگرچہ دور دور سے آپکے فضل
و کمال کے پردے تو بہت کچھ نظر آتے تھے اور دعوی بہی لمبے چوڑے سنے جاتے تھے مگر جبکہ اوسکی حقیقت معلوم ہوی تو
پیاز کے طرح بے مغز پردے ہی پردے نکلے اور بانگ ہی کیطرح خالی آواز دعاوی کی ہی ثابت ہوی ہی تو وجہ تھی جو آپ
بانی فساد و ناصر و موید اہل الحاد بنے ورنہ کبھی ایسا نہ کرتے کوئی شریف ذی علم ذی عقل آجتک ایسا فتنہ قائم نہین کیا
ہے جو آپنے قائم کیا اور قوم کی قوم کو گمراہ اور اون کے عقائد کو فاسد کردیا انا للہ وانا الیہ راجعون فعلیک ما
علی المفسدین فی الدین المتین خیر اب سنو کہ آپ تو اصول خمسہ تسلیم کرچکے ہین کما مر اور اون مین اجماع بہی داخل ہے
نیز آپ کے پیر ملحد کشمیری رسالہ مذہب اہلحدیث مین لکھہ چکے ہین کہ " اہلحدیث کا مذہب یہہ ہے کہ دین کے
اصول چار ہین - قرآن - حدیث - اجماع امت - قیاس مجتہد" پس کیا وجہ آپ اپنے مسلم پر اعتراض کرتے ہین
علاوہ محدثین کا یہہ اصول مسلم ہے اور آپکو اہلحدیث ہونیکا دعوی ہے اور عقل و نقل کے برخلاف ہے کہ مدعی صادق
ایک مذہب کا جو کم لیاقت بہی ہو اوس مذہب کے ائمہ و اصولیین مسلمین و متقنین پر اعتراض کرے یا اون کے برخلاف
اصول مقرر کرے اور اگر ایسا کریگا تو وہ مدعی کاذب ہوگا جیسا کہ آپ ہین اور ثناء اللہ شاید کہ آپ دونون کا یہہ ماننا
اور لکھنا منافقانہ طرز پر ہے یعنی آپکی اور ثناء اللہ کی نفاق ورزی کے مقتضے کے دو وجہ مین سے ایک وجہ کے رو سے
تو تسلیم ہے اور دوسری وجہ کے رو سے اوسکا انکار ہے اور انکار کے وجہ سے اعتراض ہے یا تسلیم کے وقت
حالت اعتقادی و مذہبی مطلقاً یا خاص اس مسئلہ کے بارے مین کسی قدر اچھی تھی بہر طور آپ سے یہہ امر دریافت
طلب ہے کہ آپ حالت تسلیم مین اجماع کی تعریف اور اوسکی دلیلیت و مستقلیت و مثلیت و مصداقیت کی بابت
آپ کیا سمجھہ کرتے تھے اور اوسپر کیا خدشہ گزرا اور کیا وسوسہ پیدا ہوا جسکی وجہ سے اوسکا انکار کرنا پڑا اگر آپ مین
کچھہ انصاف ہوتا تو یہہ سب حالت مفصلہ بیان کرتے تا کہ آپکے شبہات کا جواب دیا جاتا خیر اب معلوم ہوا کہ آپ

اجماع کی صحت و موجودیت و متحقیقت کے تو قائل ہین مگر اوس کی تعریف وغیرہ سے جاہل اور سائل ہین یا تجاہل
عارفانہ سے یا واقعی طور سے اوسکے منکر ہوکر تعنتاً کما ہو الظاہر مستفسر ہین خیر کیسا ہی ہو اب آپکو جواب دیا جاتا ہی
فاسمعوہ بسمع القلب وسلموہ فانہ تحقیق انیق وبالقبول حقیق وقبول الحق الحقیق شرط الایمان والتصدیق آپکے پیر نے
اپنے رسالہ تقلید و اجتہاد مین (جسپر آپکی تقریظ اور اوسکی نسبت آپکی تصدیق باین الفاظ ہوچکی ہے ہذا کتاب
ینطق بالحق وماذا بعد الحق الا الضلال اجماع کی تعریف یہہ لکہی ہے الاجماع اتفاق المجتہدین من ہذہ الامۃ فی عصر
علی امر شرعی لبعض النظامیۃ والشیعۃ انہ محال ولو سلم فالعلم بہ محال ولو سلم فنقلہ الینا محال (مسلم صفحہ ۲۱۴) پس گویا
یہہ تعریف خود آپکی اور آپکی ساری پارٹی اخلاط من الناس کی جو اوسکے مصدقین مین ہوی اور اب اسپر کسی کو
جائے چون و چرا و قدح بیجا و مجال اعتراض سفہاء من النظام بد انجام و شیعہ نافرجام باقی نہ رہی ورنہ نقض عہد
واقرار و تکذیب تصدیق خود و ارتداد عن احد الادلۃ الشرعیۃ الاربعۃ وانکار عن احد دعائم الاسلام موجب ملام
بل مودی الی لزوم الکفر بعد الایمان وجحود باحد حجج الشرع العظام تقدیما للنظام والشیعۃ وبعض الخوارج اللئام علی
السلف الصالح والائمۃ الدین الکرام کا کام کیا او راگر کوئی پہلے ہی ایسا کیا ہے یا کریگا تو وہ بہی اس بارہ مین گمراہ
لوگون کا مقلد و تابع ہوا ہے یا ہوگا اور یہہ تو ہو ہی نہین سکتا کہ اس مسئلہ اجماع اور دوسرے اون مسائل مین
جہان اہل سنت والجماعت کا اور فرق ضالہ کا آپس مین اختلاف ہوا ہے اور فرق ضالہ کا جو قول مخالف ہے
اوسکا قائل صحابہ و تابعین مین سے ایک بہی نہین ہے بلکہ اون کا قول اوسکے برخلاف ہے تو بلاشک وہ قول باطل ہے
اور حق بجانب اہل سنت والجماعت ہے یعنی یہہ نہین ہو سکتا کہ امر مختلف فیہ و متنازع فیہ بین الفرق الضالۃ وبین
الصحابۃ والتابعین مین حق بجانب فرق ضالہ رہے اور اصحاب و تابعین حق سے محروم ہوکر امر باطل پر ہو جاوین
قال شیخ الاسلام الامام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فی المنہاج وکل من سوی اہل السنۃ والحدیث من الفرق فلا ینفرد عن
ائمۃ الحدیث بقول صحیح وکل قول قیل فی دین الاسلام مخالف لما مضی علیہ الصحابۃ والتابعون لم یقلہ احد منہم
بل قالوا خلافہ فانہ قول باطل انتہی اگر آپ یا آپکا پیر اس قول صادق مجرب مسلم عند اہل السنۃ والجماعت کو تسلیم کرتے
ہین تو بس فیصلہ ہو گیا تب تو آپ اپنے جمیع منفردات و شذوذات والحادات بل کفریات سے (جو کتاب
دابۃ الارض مصنفہ مولانا مولوی قاضی عبد الاحد صاحب خانپوری مین بحوالہ صفحہ و سطر مندرج ہین اور یہہ
کتاب اجمع رسائل و کتب ہے جو ثناء اللہ کے رد مین نکلے ہین) توبہ کرین اور سچے اہلحدیث بنجائین اور اگر
اسکو تسلیم نہین کرتے ہین تو اوسکا خلاف ثابت کرکے بتلاؤ یعنی کوئی ایسا مسئلہ و قول پیش کرو کہ جسمین
حق بجانب فرق ضالہ ہوا اور تمام اصحاب کرام و جمیع تابعین عظام اوس سے محروم رہے ہون ہرگز نہین
ہرگز نہین اب یہہ بہی سن لو کہ امام ابن تیمیہ رح کس درجہ کے امام عالی شان رفیع المکان ہین آپکے پیر اپنے رسالہ

ضلالت مقالہ آیات متشابہات کے صہ۱۱ مین لکھتے ہین کہ ان بزرگون سے پہلے بزرگ جنکو مین شہادت مین پیش کرتا ہون ان کا نام مبارک شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ہین جو چہٹی صدی ہجری[۱] مین منقولات بالخصوص فن حدیث مین ایک بڑے پایہ کے مستند امام بلکہ مجتہد گزرے ہین اور معقولات مین آپکا پایہ یہہ ہے کہ ارسطو کی منطق کی دہجیان اڑادین بہرحال یہہ گواہ عادل معتبر ایک ہی اس پایہ کے ہین کہ اون کے ہوتے ہوے کسی دوسرے گواہ کی حاجت نہین انتہی یہہ وہ امام عالی مقام ہین کہ موافق مخالف ونکی امامت فی الحدیث وجامع الفنون کلہا ہونے کے قائل ہین شیخ عبدالحق محدث دہلوی شرح مشکوۃ مین انکی شان مین فرماتے ہین ''ابن تیمیہ از مشاہیر محدثین است'' علامہ عینی وملا علی قاری نے تو بہت ہی اون کی تعریف وتوصیف لکہی ہے صاحب جلاء العینین بغدادی نے اور اون سے پہلے دوسرون نے خصوصًا اون کے شاگرد رشید امام حافظ ابن القیم رح نے (جنکی تصانیف مین سے اعلام الموقعین ہے اور رحیم آبادی صاحب اسکو کتب مذہب اہلحدیث مین داخل کرچکے ہین) اپنی کتاب العقل والنقل مین اون کی شان مین یہہ مضمون لکہا ہے وکان کل العلوم نصب عینیہ یاخذ منہا ما تشاء ویترک منہا ما تشاء'' غرضکہ شیخ الاسلام ممدوح اپنی کتاب منہاج السنہ مین روافض منکرین اجماع امت وقائلین باجتماع امت علی الضلالۃ والخطاء کے اعتراض کے جواب مین لکہتے ہین فہذا قدح فی کون الاجماع حجۃ ودعوی ان الامۃ قد تجتمع علی الضلالۃ والخطاء کما یقول ذلک من یقولہ من الرافضۃ الموافقین للنظام نیز اوس مین قبل اسکے لکہا ہے کہ قد قامت الادلۃ الکثیرۃ علی ان الامۃ لا تجتمع علی ضلالۃ بل ما امرت بہ الامۃ فقد امر اللہ ورسولہ وقال فی موضع آخر منہ فائمۃ الدین علی منہاج الصحابۃ رضوان اللہ علیہم اجمعین الی ان قال فاجماعہم (الصحابۃ) حجۃ قاطعۃ وتنازعہم رحمۃ انتہی یعنی اجماع صحابہ دلیل شرعی قطعی ہے رحیم آبادی صاحب کے مسلم علامہ شہرستانی (جنکا قول اونکے پاس حجت ہے) اپنی کتاب الملل والنحل مین لکہتے ہین وجب علینا الاخذ بمقتضے اجماعہم (الصحابۃ) واتفاقہم والجری علی مناہج اجتہادہم فالاجماع حجۃ شرعیۃ لاجماعہم علی التمسک بالاجماع ونحن نعلم ان الصحابۃ الذین ہم الائمۃ الراشدون لا یجتمعون علی ضلال وقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالۃ ومخالفۃ الاجماع بدعۃ انتہی یعنی اصحاب کرام کے اجماع واجتہاد کے موافق چلنا ہمارے پر واجب ہے کیونکہ اونکا اجماع دلیل شرعی ہے اور مخالفت اجماع کی بدعت ہے کتاب اصول حصول المامول ملخص من ارشاد الفحول مین مرقوم ہے اجماع الصحابۃ حجۃ بلا خلاف خلافا للقوم من المبتدعۃ انتہی یعنی اصحاب کرام کے اجماع کے دلیل شرعی ہونے پر سوائے روافض وبعض خوارج وغیرہ مبتدعین کے سب کا اتفاق ہے۔ نیز واضح ہو کہ اجماع کے حجت ہونے پر ایک بڑی دلیل یہہ بہی ہے کہ جو لوگ منکرین حجیت اجماع ہین اور طور طور سے جاہلانہ اعتراض کرتے ہین خود اون کو مجبورًا ومضطرًا اوسکا قائل ہونا اور اوس سے استدلال کرنا پڑتا ہے دیکہئے روافض کیسے سخت منکر ہین اجماع کے مقابلہ مین اہل سنت والجماعت کے حالانکہ وہ خود اپنی جگہ اپنے دعاوی نصیہ واجماعیہ زعمیہ کو دلیل وسند جان کر اس پر اصول بنا کرتے ہین حالانکہ وہ دور تر ہین بہ نسبت باقی امت کے

[۱] ولد الشیخ بحران یوم الاثنین عاشر وقیل ثانی عاشر ربیع الاول سنۃ ۶۶۱ احدی وستین وستمائۃ وتوفی الشیخ الامام فی لیلۃ الاثنین لعشرین من

کے موفت نصوص واجماعات سے یعنی ایسے سخت گمراہ فرقہ کو بھی جنکو نص و اجماع سے کچھ سروکار نہیں ہے حاجت پڑ گئی

ہے نص اور اجماع کے قائل ہونیکی شیخ الاسلام منہاج السنہ مین لکھتے ہین ومن العجب ان الرافضۃ بنت اصولہا علی ما تدعیہ

من النص والاجماع وہم ابعد الناس عن معرفۃ النصوص والاجماعات انتہی ملحد جدید اور اوسکے مرید و مقلد امام شوکانی کو منکرین اجماع سے

لکھتے ہین حالانکہ وہ کتنی جگہہ نیل الاوطار مین برابر اسکے قائل ہو چکے ہین بخوف طوالت ہم فقط ایک مقام کی عبارت نقل کرتے

ہین حدیث الماء طہور لا ینجسہ شیئ الا ما غلب علی ریحہ او طعمہ رواہ الدارقطنی ورواہ البیہقی بلفظ ان الماء طہور الا

ان تغیر ریحہ او لونہ او طعمہ بنجاسۃ تحدث فیہ کے تحت مین لکھتے ہین وقال الشافعی لا یثبت اہل الحدیث مثلہ وقال الدارقطنی

لا یثبت ہذا الحدیث وقال النووی اتفق المحدثون علی تضعیفہ وقال فی البدر المنیر فتلخص ان الاستثناء المذکور ضعیف

فتعین الاحتجاج بالاجماع کما قال الشافعی والبیہقی وغیرہما یعنی الاجماع علی ان المتغیر بالنجاسۃ ریحا او لونا او طعما نجس وکذا نقل

الاجماع ابن المنذر فقال اجمع العلماء علی ان الماء القلیل والکثیر اذا وقعت فیہ نجاسۃ فغیرت لہ طعما او لونا او ریحا فہو نجس

انتہی وکذا نقل الاجماع المہدی فی البحر وقال الشوکانی والحدیث یدل علی ان الماء لا یتنجس بوقوع شیئ فیہ سواء کان قلیلا او کثیرا

ولو تغیرت اوصافہ او بعضہا لکنہ قام الاجماع علی ان الماء اذا تغیر احد اوصافہ بالنجاسۃ خرج عن الطہوریۃ فکان الاحتجاج بہ

لا بتلک الزیادۃ کما سلف فلا ینجس الماء بالاتفاق ولو کان قلیلا الا اذا تغیر انتہی یعنی جبکہ زیادت مذکورۃ مستثنائیہ متفق

علی ضعفہا ہونیکی وجہ سے قابل احتجاج نہ تہی اور یہہ مسئلہ بہی کہ پانی بسبب تغیر احد اوصاف ثلثہ بوقوع النجاسۃ کے نجس

ہو جاتا ہے اتفاقی تہا پس بقول من ابتلی ببلیتین فلیختر الیسر ہما یعنے جب آدمی دو بلاؤں مین مبتلے ہو جاوے تو سہل تر کو اختیار کرے

امام شوکانی کو بہی اجماع کا قائل ہونا پڑا اور سخت مضطر و لاچار ہو کر اجماع کے مثبت حکم ہونیکا بہی اقرار کرنا ضرور ہوا اور چونکہ

وچرا کا موقع نہ ملنے سے دم بخود ہونا بلکہ زور و شور سے اس اجماع بر حق معصوم کی نقض پر نقل کا ایصال الیہا علے رغم انوف

الروافض واتباعہم المنکرین للاجماع والمستجلین لہ کرنا اور اجماع کا مصداق بتلانا پڑا "والحق ما شہدت بہ الاعداء" نیز جناب

نواب صدیق حسن خان صاحب کو فتح العلام و مسک الختام مین قدم بقدم انکے چلنا ضروری ہوا اور ویسا

ہی لکھدیا اور اجماع امت کو بسر و چشم انکو بہی تسلیم کرنا پڑا اور فتح البیان مین کسی کے رد مین باین الفاظ لکھدیا وقد خالف

فی ذلک اجماع الصحابۃ وسائر اہل البیت ومن بعدہم انتہی اس جگہہ تو اونہون نے اجماع من بعد الصحابہ کو بہی مان لیا ویسا

ہی انہون نے بہت جگہہ اجماع امت کو تسلیم کیا غرضکہ اجماع امت کا سچ ہے ع الشمس شمس وان لم یرہا الضریر ٭

والعسل عسل وان لم یذق طعمہ المرور ٭ نیز خود ثناء اللہ کو اجماع امت کی صحت کا اور اوسکے مثبت حکم شرعی ہونیکا اقرار کرنا

پڑا چنانچہ اوس نے کتنی محرمات ابدیہ کے حلال ہونیکا فتوی دیا اور ماخوذ ہونے پر منافقانہ اقرار اجماع امت کا کر لیا ہے

جسکا مفصل حال میرے ایک رسالہ سے معلوم ہوگا جو عنقریب شائع ہونیوالا ہے اور سنئے کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب

جو فرید العصر و وحید الدہر و امام اہل توحید و اہلحدیث ہند تہے عقد الجید مین امام بغوی عالم علم نبوی و محدث حدیث

کا کلام نقل کرتے ہیں قال البغوی والمجتهد من جمع خمسة انواع من العلم علم کتاب اللہ عز وجل وعلم سنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واقاویل علماء السلف من اجماعهم واختلافهم الی ان قال ویعرف اقاویل الصحابة والتابعین فی الاحکام ومعظم فتاوی فقهاء
الامة حتی لا یقع حکمه مخالفاً لاقوالهم فیکون فیه خرق الاجماع انتهی نیز امام ابن حزم کا یہ قول نقل کرتے ہیں وقد صح اجماع الصحابة
کلهم اولهم عن آخرهم واجماع التابعین اولهم عن آخرهم واجماع تبع التابعین اولهم عن آخرهم علی الامتناع والمنع من ان یقصد احد
الی قول انسان منهم او ممن قبلهم فیاخذه کله الی ان قال خالف اجماع الامة کلها اولها عن آخرها بیقین لا اشکال فیه ولا یجد لنفسه
سلفاً ولا اماماً فی جمیع الاعصار المحمودة الثلثة فقد اتبع غیر سبیل المومنین انتهی نیز اس میں لکھتے ہیں کہ "اجمعت الامة علی ان
یعتمدوا علی السلف فی معرفة الشریعة فالتابعون اعتمدوا فی ذلک علی الصحابة وتبع التابعین اعتمدوا علی التابعین وهکذا فی
کل طبقة اعتمد العلماء علی من قبلهم والعقل یدل علی حسن ذلک لان الشریعة لا یعرف الا بالنقل والاستنباط والنقل لا یستقیم
الا بان یاخذ کل طبقة عمن قبلها بالاتصال ولا بد فی الاستنباط ان یعرف مذاهب المتقدمین لئلا یخرج من اقوالهم فیخرق الاجماع
ویبنی علیها ویستعین فی ذلک بمن سبقه لان جمیع الصناعات کالصرف والنحو والطب والشعر والحدادة والتجارة والصیاغة لم یتیسر
لاحد الا بملازمة اهلها انتهی خلاصهٔ این کلام مناسب این مقام اینکہ امام ابن حزم ظاہری و متشدد بھی صحابہ و تابعین و تبع تابعین
و سائر امت کے اجماعات کے صحیح و واقع ہونے کے قائل ہو گئے ہیں اور جو اوسکا قائل نہیں اور اصحاب قرون ثلثہ مشہود
لہا بالخیر میں سے کوئی اوسکا سلف و امام نہیں ہے تو وہ متبع غیر سبیل المومنین کا فرد و مصداق ہے اور امام بغوی جو جلیل
القدر محدث عالی شان ہیں فرماتے ہیں کہ اقوال اتفاقیہ اجماعیہ و اختلافیہ اصحاب و تابعین کا اور فقہاء امت کے معظم یعنی
اکثر فتاوی کا (وللاکثر حکم الکل) پہچاننا و جاننا ان کے بعد کے ہر مجتہد کو ضروری ہے اور اجتہاد کے شروط خمسہ میں
سے ایک شرط ہے جسکے انتفاء سے انتفاء اجتہاد ہے اور اس شرط کا اشتراط اسواسطے کہ اسکا حکم پہلے مجتہدوں کے
اقوال کے برخلاف نہ واقع ہووے تاکہ خرق اجماع لازم نہ آوے (اور خرق اجماع تو حرام ہے جسطرح کہ اتباع اجماع واجب
ہے) پھر حضرت شاہ صاحب اس ترتیب و تفصیل سے فرماتے ہیں کہ تمام امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ شریعت کی معرفت
میں پچھلے لوگوں کو پہلے لوگوں پر اعتماد کرنا ضروری ہے جیسا کہ تابعین نے صحابہ پر اور تبع تابعین نے تابعین پر اور ہر طبقہ
کے علماء نے اپنے سے پہلے علماء پر اعتماد کیا اور اوسکی خوبی تو عقل سے بھی معلوم ہو رہی ہے کیونکہ علم شریعت کا بدون
نقل و استنباط کے معلوم نہیں ہو سکتا اور نقل بغیر اسکے کہ ہر ایک طبقہ بلا واسطہ اپنے سے پہلے طبقہ سے علم حاصل کرے
ٹھیک و درست نہیں ہو سکتی اور استنباط و اجتہاد میں مجتہدین متقدمین کے مذاہب کا جاننا اور ان پر بناء کرنا اور
سابقین سے مدد لینا بھی ضروری ہے تاکہ اون کے اقوال سے خارج ہو کر خرق اجماع (جو حرام ہے) لازم نہ آوے
اور پہلوں سے مدد لینا اور ان سے سیکھنا یعنی انکی موافقت کرنا تو جمیع کسبوں و ہنروں و فنون و علموں میں
ایسا ضروری ہے کہ بغیر اسکے کوئی کسب و فن حاصل ہو سکتا ہی نہیں میں کہتا ہوں فن منطق میں بھی جو صرف معرکۃ الآرا

و مجمع خیالات عقلاء ہے اتباع اجماع ائمہ این فن ضروری ہے مین اس مضمون کو کسی قدر تفصیل سے رسالہ ہدایۃ الفاحص
مین لکھہ چکا ہون اور چند نظائر کتاب منطق سے بیان کر چکا ہون لہذا اتنے پر اکتفا کر کے مکرر عرض کرتا ہون کہ اتباع اجماع اصحاب
و ائمہ ہر فن و موافقت انکی عقلاً و نقلاً ضروری و لابدی ہے اور مخالف اسکا فی الحقیقۃ منکر اس فن اور عدو اصحاب
فن کا ہے جیسا کہ ثناء اللہ کشمیری اور حافظ عبد اللہ غازیپوری اور رحیم آبادی صاحبان کا بعینہ یہی حال ہے اور
واللہ یہہ تینون ملاحدہ ہین اور انکی کارروائی صرف منافقانہ و ملحدانہ و مفسدانہ ہے اور سخت شرارت یا جہالت
سے اہل سنت والجماعت کے بعض بعض اکابر علماء و ائمہ کملا کو بدنام کرتے اور ان پر اتہام لگاتے اور مورد طام ٹہراتے
ہین کہ وہ منکر اجماع امت ہین اور ان کی عبارات مین کہین کہین خیانت کرنے کے سوا ان کا غلط مطلب
بیان کرتے اور لوگون کو مغالطہ دیتے اور عوام کالانعام اور خواص کالعوام کو سخت فریب دیکر گمراہ کرنا چاہتے ہین
فعلیہم ما یستحقونہ اب یہان تک بعونہ تعالی رحیم آبادی صاحب کے سوال متعلق باجماع کے امور ثلثہ مین سے دو امر
(تعریف اجماع - مصداق اجماع) کا جواب مشبع ہو چکا اور امر ثالث (اجماع کا مثل کتاب و سنت دلیل مستقل ہونا)
کا جواب باقی رہا سو واضح ہو کہ مثلیت و مستقلیت سے آپکی کیا مراد ہے اگر مثلیت و مستقلیت سے مراد تساوی
فی الرتبہ و عدم تابعیت للآخر و عدم داخلیت فی الآخر ہے تو دلیل شرعی فقط ایک کتاب اللہ ہے کیونکہ سنت رسول اللہ
تابع کتاب اللہ اور داخل فی کتاب اللہ اور مبین و شارح کتاب اللہ ہے کما قال اللہ تعالی و من یطع الرسول
فقد اطاع اللہ و قال و انزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیہم و لہذا اللحاظ و من حیث ہذا الاعتبار
رحیم آبادی صاحب کے مسلم القول علامہ شہرستانی اپنی کتاب الملل والنحل مین لکھتے ہین و ربما ترجع (الاصول الاربعۃ) الی واحد
وہو (الواحد) قول اللہ تعالی اور اگر مثلیت و مستقلیت سے مراد مثلیت فی نفس الدلیلیت و مستقلیت من حیث
انتساب الحکم الیہ و ظہورہ منہ ہے تو ادلہ شرعیہ چار ہین. کتاب. سنت. اجماع امت. قیاس یعنی جسطرح کہ قیاس فی الحقیقت
مظہر حکم ہے نہ کہ مثبت اسی طرح اجماع امت بھی فی الحقیقۃ مظہر حکم ہے نہ کہ مثبت یعنی اجماع امت فی الاصل و فی الحقیقۃ
متفرع و مبتنی ہے سند پر جلی ہو یا خفی ہر مجتہد کو معلوم ہو یا غیر معلوم بہر طور فی الواقع ہر اجماع امت کی جو صحیح واقعی ہو
سند ضرور ہے علامہ شہرستانی اپنی کتاب الملل والنحل مین لکھتے ہین اعلم ان اصول الاجتہاد و ارکانہ اربعۃ تعود الی اثنین
الکتاب والسنۃ والاجماع والقیاس و انما تلقوا صحۃ ہذہ الارکان و انحصارہا من اجماع الصحابۃ و تلقوا اصل الاجتہاد
والقیاس و جوازہ منہم ایضا فان العلم بالتواتر قد حصل انہم الی ان قال فکانت الارکان الاجتہادیۃ عندہم
اثنین او ثلثۃ و لنا بعدہم اربعۃ اذ وقع علینا الاخذ بمقتضی اجماعہم و اتفاقہم والجری علی مناہج اجتہادہم الی ان قال و
الاجماع حجۃ شرعیۃ الی ان قال و لکن الاجماع لا یخلو عن نص خفی و جلی قد اختصہ لا انا علی القطع نعلم ان الصدر
الاول لا یجمعون علی امر الا عن ثبت و توقیف و بالجملہ مستند الاجماع نص خفی او جلی لا محالۃ و مستند الاجتہاد

والقیاس ہو الاجماع وہو ایضاً مستند الی نص مخصوص فی جواز الاجتہاد فرجعت الاصول الاربعۃ فی الحقیقۃ الی اثنین

انتہی وقال شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحہ کل ما اجمع علیہ المسلمون فانہ یکون منصوصاً عن الرسول (فی الواقع) فالمخالف

لہم مخالف للرسول کما ان المخالف للرسول مخالف للہ الی ان قال فلا یوجد مسئلۃ یجمع علیہا الا وفیہا بیان من

الرسول ولکن قد یخفی ذلک علی بعض الناس الی ان قال وکذلک الاجماع دلیل آخر کما یقال قد دل علی ذلک الکتاب

والسنۃ والاجماع انتہی خلاصۂ مرام مناسب این مقام یہہ کہ اجماع من حیث انتساب الحکم الیہ سے دلیل ثالث

مستقل مثل کتاب وسنت ہو اسیطرح کہ قیاس من ہذا الاعتبار دلیل رابع مستقل مثل کتاب وسنت ہے اور یہہ فرق

بیان کردہ ظاہر باہر ہہا طلبہ علم اصول فضلاً عن العلماء الفحول بخوبی جانتے ہین مگر رحیم آبادی صاحب بسبب جہل ازین

علم ضروری جاہلانہ اعتراض کر بیٹھے اور یہی تو اون کی عادت زمانہ طالبعلمی سے معلوم ہوتی ہے اور ان کی

طبیعت ثانیہ بن چکی ہے کہ خواہی نخواہی جاہلانہ بےسمجھی سے بہت جلد اعتراض کردینگے اور بعد ازان پچہتائینگے

بہر طور اون کا سخت جہل یہانتک ثابت ہوا کہ اب ایسے طلباء علم مدارس اسلامیہ کہ ان پر ہمیشہ خندہ

زن رہینگے اور ہرگز ان کو اہل علم مین شمار نہ کرینگے ہان اگر اس حالت شیخوخت وضعف شیبہ مین کسی مدرسہ مین

بصد جانفشانی وعرقریزی وپریشانی تحصیل علم مین مشغول ہوجائین اور بعد فراغ ازان پاس ہوکر دعوی عالمیت

ومعترضیت کرین تو ممکن ہے مگر بصد دشواری وہزار بیقراری جسکی وجہ سے اگر انکو محال عادۃً وغیر ممکن وقوعاً کہا

جاوے تو بیجا نہوگا کیونکہ ان کی حالت راہنہ کی استعداد ولیاقت علمی جس پر ناظرین اطلاع پاچکے مین صاف

بتلا رہی ہے کہ حضرت رحیم آبادی صاحب اس قابل ہین جو بیان کیا گیا اب آگے ان کو اختیار ہے کہ کیا ہی کرین بہر طور

صد افسوس اس بات پر کہ باین بضاعت مزجاۃ علمی جسپر بہت کچھہ ناز ونخرہ تہا مقابلہ جناب مولوی ابو سعید صاحب فاضل لاہوری کا

جو اکابر فضلاء ہند سے ہین گویا یہی ایک اون کا نمونہ علم وفضل مین باقی ہے خیر جو کچھہ ہوا سو ہوا اب اسکے بعد یہہ مناسب لظر آیا

ہے کہ پرچہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۲ جمادی الاولی ۱۳۲۳ھ مین جو مضمون معنون بہ بابت مسئلہ اجماع شائع ہوا ہے اور اوس پر رحیم آبادی

وغازیپوری صاحبان کی تقریر پائی گئی اور اون کی تصدیق اون کی طرف سے ہوچکی ہے تو گویا وہ مضمون ہی انکا ہے

مختصر سا اسکا جواب بہی دیا جاوے کیونکہ اس پر بہت کچھہ فخر کیا گیا اور اسکو بہت سی تحقیقات کا سرچشمہ اور فیصلہ کن کہا گیا حالانکہ

وہ لغو وکذب وخیانت وبطالت سے پر اور لبس حق بالباطل اور دجل وتمویہ ومغالطہ سے مشحون ومملو ہے اور اہل علم کے پاس

غنی عن الرد ہے یعنی بطلان اوسکا اوضح من الشمس وابین من الامس ہونیکی وجہ سے عیان راچہ بیان کا مصداق ہے مگر چونکہ

آجکل ملاحدہ جہلاء اور ان کے اتباع سفہاء کا زور وشور ہے اور اکثر علماء اعلام رخصت ہوگئے اور جو اقل قلیل کالملح فی الطعام رہ گئے

ہین لہذا جہلاء کی تفہیم وتعلیم کی غرض سے اور یہی ملاحدہ ثلثہ کے جہل مرکب کا پردہ فاش کرنا پڑا انہا انا احمد اللہ وبحولہ اقول

وبقوتہ اصول علی من یصول علی حجج الاسلام والاصول وہو للاوزار حمول وجہول من کل جہول واصلی واسلم علی سید کل رسول

وعلی اصحابہ وآلہ البتول **قولہ** اگر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی غیر معصوم کی اطاعت اپنے اوپر لازم کرلین تو دو امر عظیم کے مرتکب ہوے اول تو منصب تشریع و رسالت الٰہی مین کسی امتی کا حصہ گردان دوم اس امتی کے لئے عصمت کا ماننا اور مسلم ہے کہ عصمت سوائے انبیاء علیہم السلام کے جائز نہین **اقول** یہ قول بلاطائل منقوض و مخدوش و منفوش ہے بچند وجہ اولاً اس قضیہ شرطیہ متصلہ کی لزومیت غیر مسلم ہے سند اسکی یہہ ہے کہ بعد آنحضرت حضور رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی اطاعت ہمارے پر بحکم سید کل مطاع واجب الاتباع مسلم عند کل مسلم انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر لازم ہے اور موجب ارتکاب دو امر عظیم مذکور نہین ہے دوسری سند مسلم یہہ ہے کہ ثناء اللہ نے اپنے رسالہ برعکس نام اتباع سلف کے صہ۲ مین فرضیت اتباع سلف صالحین علی جمیع المسلمین کا صاف اضطراراً اقرار کرلیا ہے اور وہ مستلزم دو امر عظیم مذکور نہین ہے اور اس مین جو تاویل کیا ہے وہ بالکل باطل و مردود و صرف عن الظاہر من غیر الدلیل الموجود ہے اور اگر بالفرض ہم اوسکو بھی تسلیم کرلین تب بھی اسکی سندیت مین کچھہ بھی خلل نتخلل ہو نیوالا نہین ہے یعنی تب بھی اتباع غیر نبی معصوم کا ہمارے پر فرض ہونا مستلزم ارتکاب دو امر عظیم مذکور نہین تیسری سند یہہ ہے کہ اطاعت علماء و ورثۃ انبیاء علیہم السلام کی بحکم باری عز اسمہ واولی الامر منکم کما ورد فی تفسیر السلف انہم العلماء فرض ہے اور یہہ اطاعت موجب نہین ہے ارتکاب دو امر عظیم مذکور کو اور اگر اولوالامر سے مراد امراء ہی ہون تو بھی استدلال علی السندیت صحیح ہے کیونکہ امراء علماء کے تابع ہوا کرتے ہین پس امراء کی اطاعت فی الحقیقۃ علماء کی اطاعت ہے جیسا کہ علماء کی اطاعت فی الحقیقۃ سید الانبیاء کی اطاعت ہے کذا فی اعلام الموقعین اور اگر بالفرض اطاعت امراء سے مراد فقط انتظامات ملکیہ اور سیاست امور دنیویہ ہی ہو تو بھی بطریق اولی استدلال علی السندیت صحیح ہے کیونکہ جبکہ ایک ادنی امر (دنیا) مین اطاعت اون کی فرض ہے تو امر اعلی (امر دین) مین اون کی اطاعت افرض ہونی چاہئے یعنی امراء کے فتاوی و فیصلے دینی جبکہ نزاع رعایا کی امر دین مین ہوگی یا اون کو حاجت مسائل کی پڑیگی واجب التسلیم ہونگے اور اگر وہ خود علماء نہ ہونگے تو علماء سے یہہ کام کرواکر اوسکا اجراء بزور حکومت کرائینگے چنانچہ سلاطین و امراء و حکام اسلام کے زمانون مین ویسا ہی ہوتا چلا آیا ہے اور چلا جاویگا جس سے اقوال و فتاوی صحابیہ کا حجہ شرعیۃ واجب العمل ہونا بھی بطریق اولی ثابت ہوگیا یعنی جبکہ صحابہ کرام کے بعد کے قضاۃ اسلام کے فتاوی و قضایا واجب العمل ہوا کرتے ہین اور یہہ بات مسلم ہے جیسا کہ یہہ مسئلہ مسلمہ ہے کہ والعامی لا مذہب لہ انما مذہبہ فتوی مفتیہ لان الفتوی دلیل شرعی فی حقہ وقول المفتی یصلح دلیلاً شرعیا (اور نہین تو عقد الجید ملاحظہ ہو) تو اصحاب کرام کے فتاوی بطریق اولی واجب التسلیم ہونگے فالاولویۃ ظاہرۃ لاخفاء فیہا **ثانیاً** جبکہ اتباع اجماع للامۃ فی الحقیقۃ اتباع سید کل مطاع صلی اللہ علیہ وسلم ہے کما مر فی مرہ و ثبت فی مقرہ تو ارتکاب دو امر عظیم مذکور کیونکر لازم آئیگا **ثالثاً** اگر بالفرض ہم ارتکاب دو امر عظیم کو بھی تسلیم کرلین تو اس مین کچھہ بھی قباحت نہین ہے کیونکہ منصب رسالت سے کوئی حصہ کسی امتی کو ملنا مستلزم نہین ہے اسکے رسول اللہ ہونے کو جیسا کہ رویا مومن کا ایک جزو ہے اجزاء نبوت مین سے کما فی الحدیث المرفوع

والرؤیا الصالحۃ جزء من ستۃ و اربعین جزء من النبوۃ الحدیث پس کوئی مومن جس حصہ رسالت کے حاصل ہونے سے رسول اللہ نہین ہو سکتا اسی طرح عصمت انبیاء علیہم السلام مختصہ بہم مین سے کچہہ حصہ غیر نبی کو ملنا موجب نہین ہے نبی معصوم ہونے کو اور عصمت کو بسیط حقیقی کہنا دعوی مجردہ ہے اور دعوی مجردہ غیر مسموع ہوتا ہے فعلی المدعی ان یثبتہا بدلیل شاف کاف والی ذلک دونہ خرط القتاد **رابعًا** مدعی عصمت کی تعریف لکہتا ہے کہ "یہہ (عصمت) ایک عطاء الہی ہے جو انبیاء سے مخصوص ہے" پہر اسی اس (عصمت) کو ملکہ بہی کہتا ہے اور ملکہ کی تعریف میر سید شریف صاحب لکہتے ہین (الملکۃ ہی صفۃ راسخۃ فی النفس وتحقیقہ انہ تحصل للنفس ہیئۃ بسبب فعل من الافعال ویقال لتلک الہیئۃ کیفیۃ نفسانیۃ وتسمی حالۃ ما دامت سریعۃ الزوال فاذا تکررت ومارستہا النفس حتی رسخت تلک الکیفیۃ فیہا وصارت بطیئۃ الزوال فتصیر ملکۃ و بالقیاس الی ذلک الفعل عادۃ وخلقا انتہی) پس اگر تعریف عصمت مختصہ بالانبیاء مزعومہ کی جو مدعی نے کی ہے تسلیم کیجاوے تو وہ ملکہ نہین ہو سکتی اور اگر اوسکو ملکہ کہا جاوے تو مختص بالانبیاء نہین ہو سکتی تو ثابت ہوا کہ عصمت مخصوصہ بالانبیاء مزعومہ ملکہ نہین ہے بلکہ وہ نبوت کیطرح ہے اور نبوت کا ذات اجزاء ہونا حدیث سے ثابت ہے کما مر **خامسًا** عصمت کا خاصہ انبیاء علیہم السلام ہونا مسلم نہین ہے بلکہ اولیاء اللہ و علماء باللہ اور مومنین باللہ و برسول اللہ بہی ماورائے دعوی رسالت مین دیگر معاصی و مناہی سے معصوم ہوا کرتے ہین والمعصوم من عصمہ اللہ ہان فرق ہے تو یہہ کہ انبیاء علیہم السلام تمام معصوم ہین اور عصمت اون کے لئے حفظ مرتبہ خاصہ نبوت کے رو سے واجب ہے بخلاف ان کے غیر کے کہ اونمین معصوم بہی ہین اور غیر معصوم بہی اور یہہ بہی یاد رہے کہ وجوب عصمت انبیاء علیہم السلام کی تعمد کذب سے ہے دعوی رسالت مین اور تبلیغ احکام وما نزل الیہم من اللہ السلام الی الانام مین کما فی شرح المواقف اجمع اہل الملل والشرائع کلہا علی وجوب عصمتہم (الانبیاء علیہم السلام) عن تعمد الکذب فیما دل المعجز القاطع علی صدقہم فیہ کدعوی الرسالۃ وما یبلغونہ من اللہ الی الخلائق وفی جواز صدورہ ای صدور الکذب عنہم فیما ذکر علی سبیل السہو والنسیان خلاف الی ان قال لنا علی ما ہو المختار عندنا وہو ان الانبیاء فی زمان نبوتہم معصومون عن الکبائر مطلقا وعن الصغائر عمدا وجوہ الخ پس جبکہ بعونہ تعالے پایہ ثبوت کو پہونچ گیا کہ عصمت مزعومہ مدعی خاصہ انبیاء نہین بلکہ آحاد امت مین خصوصًا خیر الخلائق بعد الانبیاء و دیگر کتنے اصحاب اور ائمۂ دین رب الارباب مین بہی پائی جاتی ہے کہ وہ تبلیغ حکم الہی مین تعمد کذب سے اور سائر معاصی و ذنوب سے بچنے اور سخت پرہیز کرتے اور عمر بہر ایک جہوٹ بہی نہین بولتے ہین اور ویسا ہی سائر معاصی مناہی سے بچکر دور رہتے ہین چنانچہ تمثیلاً معروض ہے کہ امام عالی مقام محمد بن مسلم زہری ایک دفعہ حجاج بن یوسف کے پاس تہے اس نے اون سے (امام زہری سے) پوچہا کہ والذی تولی کبرہ کس کے حق مین ہے انہون نے فرمایا کہ عبد اللہ بن ابی کے حق مین ظالم نے کہا کہ تو جہوٹ کہتا ہے یہہ آیت تو علی کے حق مین ہے (کرم اللہ وجہہ فی الجنۃ و رضی عنہ) امام زہری نے دل مین کہا جسکا اظہار بعد کیا کہ جہوٹ بولنا تو حرام ہے مین کیون جہوٹ بولنے لگا اگر بالفرض خدا صاحب اوسکو

مباح ہی کر دیتا تب بھی اوسکو زبان پر نہ لاتا ہکذا فی فتح الباری اسی کے قریب قریب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قصہ ہے کہ آپنے قبل اسلام و بعد اسلام زمانۂ اباحت شراب مین شراب نہین پی اور اوس زمانہ مین فرمایا کہ بھلا کوئی عزت والا بھی اسکو پیتا ہے (آمدم برسر مطلب) تو اجماع کے مجمعین کثیرین کی وہ عصمت ثابت ہوئی جسکا انداز نہین ہو سکتا تو اجماع امت کا دلیل معصوم محتوم مقطوع کالمتواتر المرفوع ہونا صاف ظاہر ہوگیا ولہذا شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رح نے مجموعۂ رسائل کبری مین فرمایا و ذلک ان اجماعہم (الصحابۃ) لایکون الا معصوما واذا تنازعوا فی الحق لایخرج عنہم فیمکن طلب الحق فی بعض اقاویلہم ولا یحکم بخطأ قول من اقوالہم حتی یعرف دلالۃ الکتاب والسنۃ علی خلافہ انتہی پس اب تو بعونہ تعالی منکر اجماع کی تقریر پر از تزویر کا سر کٹ گیا اور بیخ و بن سے اسکا قلع قمع ہوگیا اور اوسکا مغالطہ بھی کھل گیا اور اوسکی بطالت و جہالت و ضلالت و سخافت کا پردہ فاش ہوگیا خصوصاً اسکا یہہ قول کہ "معلوم و مسلم ہے کہ عصمت سوائے انبیاء علیہم السلام کے کسی دوسرے کیلئے جائز نہین" کیسا سخت دروغ بیفروغ و افتراء و اتہام نارو اثابت ہوا نیز خواص و عوام پر بخوبی واضح ہوگیا کہ رحیم آبادی غازیپوری کشمیری اور اوسکے چیلے علم اصول و عقائد سے از بس جاہل ہین اور من گھڑت اصول بنا کر اون کو بھی مسلم کہہ دیتے ہین اور بے جوڑ کہان کی کہان لگاتے اور عصمت انبیاء علیہم السلام سے بے تعلق استدلال انکار حجیت اجماع پر قائم کرتے اور عجب طرح کا تماشا دکھلاتے ہین اور یہی حال ہے اون کی ساری تقریروں کا جو انکار اجماع و اتباع سلف صالح مین کئے ہین و ہذا کما قیل ؎ قیاس کن ز گلستان من بہار مرا **قولہ** جب معلوم ہو چکا کہ انفراداً کسی امتی کا قول و فعل بلا شرط حجت نہین تو یہہ منصب تشریع اجتماعاً بھی نہین مل سکتا بلکہ جسطرح ایک فرد سے غلطی و خطا ممکن ہے اوسی طرح دوسرے سے بھی ممکن ہے **اقول** یہہ اعتراض شیعہ منکرین اجماع کا ہے اب اسکا جواب سنو جبکہ انفراداً ایک امتی کی عصمت کا بھی ممکن بلکہ واقع و متحقق ہونا ثابت ہو چکا تو جماعت کی عصمت حسب کثرۃ بطریق اولی ثابت ہوگئی پس جس طرح کہ ایک ایک فرد کا غلطی و خطا سے بقول مسلم المجتہد یخطی و یصیب محفوظ رہنا اور کتنے علماء باللہ و اولیاء اللہ کا ذنوب سے اور تعمد کذب سے معصوم ہونا ممکن بلکہ واقع و ثابت ہے تو بطریق اولی طرح جماعت مجمعین بر اجماع و مجتہدین کا مامون از خطا و معصوم از غلطی ہونا ضروری ہے غرضکہ منکر اجماع کا یہہ قول مذکور کہ انفراداً و اجتماعاً کی حالت یکسان ہے اور کل اور واحد مین کچھہ فرق نہین ہے عقل و نقل کے بالکل برخلاف ہونیکی وجہ سے باطل و مردود ہے بھلا کوئی ادنی ذی شعور آدمی بھی یہہ کہیگا کہ ایک شاہد اور دو شاہد کی شہادت اور ایک شاہد مرد کی اور ایک شاہدہ عورت کی شہادت یا چار شاہدون اور تین شاہدون کی شہادت برابر یکسان ہے تب و مختلف نصاب شہادہ کا جو شارع نے مختلف مقدمات مین مقرر کیا ہے محتاج الی الاصلاح ہوا نعوذ باللہ من ذلک کیا یہہ منکر اجماع ایسا مخبوط الحواس ہے کہ اوسکو وحدت اور کثرت مین کچھہ تفاوت نہین معلوم ہوتا ادنی طالب علم حدیث بھی جانتا ہے کہ حدیث کے چار قسم ہین غریب. عزیز. مشہور. متواتر. اور متواتر کی یہہ تعریف کیگئی ہے کہ جو

الذی بلغت رواتہ فی الکثرۃ الی ان یستحیل العادۃ تواطؤہم علی الکذب اور متواتر کا مفید یقین ہونا سب کو معلوم ہے
پس اب خیال کیجیے کہ کثرت کی شہادۃ و روایت نے خبر کو کس مرتبہ پر پہونچایا بات یہہ ہے کہ ایک کی روایت یا شہادت
مین ثقہ حجۃ کیون نہو کچہہ نہ کچہہ احتمال خطاء و سہو و نسیان کا رہتا ہے لیکن بہت ہی کم بلکہ بعض مواضع ضرورت شہادت
مین کالعدم ہو جاتا ہے اور ایک عدل کی ہی شہادت و روایت کافی و مفید ہو جاتی ہے جیساکہ رویت ہلال مین
اور روایت حدیث مین پس جب دوسرا شاہد اور راوی بہی ملگیا تو وہ احتمال اور بہی کم بلکہ بعض مواقع مین کالعدم ہوگیا
و علی ہذا القیاس کثرت شہداء کی اور رواۃ کی ہوتے ہوتے مقام تواتر کو پہونچ جائیگی اسی طرح بعینہ اجماع کی بات
ہے کہ کثرت مجمعین و متفقین کی اوسکو مرتبہ قطع و عصمت تک پہونچا دیگی اور اجماع حجۃ شرعیہ معصومہ ہوجاویگا وہو
المطلوب شیخ الاسلام عالی مقام رافضی کے اس اعتراض پر اجماع (وایضا کل واحد من الائمۃ یجوز علیہ الخطا فای عاصم لہم عن الکذب
عند الاجماع) کے جواب مین لکہتے ہین والجواب ان یقال من المعلوم ان الاجماع اذا حصل من الصفات التی فی الآحاد لم یجز
ان یجعل حکم الواحد حکم الاجتماع فان کل واحد من المخبرین یجوز علیہ الغلط والکذب فاذا انتہی المخبرون الی حد التواتر امتنع
علیہ الکذب والغلط وکل واحد من اللقم والجرع والاقداح لا یشبع ولا یروی ولا یسکر فاذا اجتمع من ذلک عدد کثیر اشبع
وارویٰ واسکر وکل واحد من الناس لا یقدر علی قتال العدو فاذا اجتمع طائفۃ قدروا علی القتال والکثرۃ توثر فی زیادۃ
القوۃ وزیادۃ العلم وغیرہما ولہذا قد یخطی الواحد والاثنان فی مسائل الحساب فاذا کثر العدد امتنع ذلک فیما لم یکن یمتنع
فی حال الانفراد ونحن نعلم باضطرار ان علم الاثنین اکثر من علم احدہما اذا انفرد وقوتہما اکثر من قوتہ فلا یلزم وقوع الخطا حال
الانفراد وقوعہ حال الکثرۃ قال تعالیٰ (ان تضل احدیہما فتذکر احدیہما الاخریٰ) انتہی اب تو بعونہ تعالیٰ خوب
واضح ہوگیا کہ ملاحدہ ثلثہ اور ان کے چیلے و معتقدین و اشیاع علوم دین سے سخت جاہل اور بے بہرہ ہین اور روافض و
فرق ضالہ کے اتباع اور اون کی تقلید سے معترضین بر اجماع اور حاملین لواء الحاد و فساد و نزاع ہین **قولہ** کشف الاسرار مین
منکرین حجیت اجماع کی طرف سے ایک یہہ دلیل بیان کی ہے **اقول** دارے تیری دلیل جس کو بچہ ہنسے ایسے مجنونانہ
خیال کو دلیل جاننے والا اخبط ہے جیساکہ معلوم ہو چکا اور اس کو پاش پاش کر دیا گیا ہے فقد کرنا قل جاہل کامل ہونے
کے علاوہ سخت خائن و دغاباز ہے اپنی مطلب کی بات نقل کر کے اوسکا رد و جواب چہوڑ دیتا ہے اور ناظرین غیر واقفین
کو مغالطہ دیا کرتا ہے اور ملاحدہ کی تو یہہ عادت ہی ہے **قولہ** حدیث لا تجتمع امتی علی الضلالۃ رتبہ صحت کو نہین
پہونچی کہ ہم اسپر اعتقادی مسائل کی بنا کر کے اجماع آراء کو ہی محل عصمت قرار دے لین **اقول** افسوس کہ ملحد شناء اللہ اجہل
اور اسکے چند چیلون جہلاء مقلدین اہل اہواء نے ان سفہاء کے اہواء کو آراء متفقہ علماء و ائمہ ہدی عصمت پیرای حجۃ شرعیہ
سمجہا بر مقدم کیا اور رفتہ مفسدہ برپا کر دیا اور ایک طوفان بے تمیزی مچا دیا اور رہا ان ضالین مضلین کو حدیث دالی
کا ہی دعوی اور محدثین ائمۂ دین کا مقابلہ اور ان کے مد مقابل بنکر جاہلانہ مجادلہ و مکابرہ نعوذ باللہ من شرور

وفساد اتہم والحاد ہم کفانا ہم اللہ خیر اب سنو کہ یہہ حدیث صحیح ہے اور اوسکا مضمون متواتر ہے اسکی تصحیح احادیث کثیرہ مختلفہ
و روایات متعددہ متنوعہ بلکہ آیات کریمات مبارکہ سے ہو چکی ہے اور وہ سب اسقدر ہین کہ اگر اون تمام کو لایا جاوے تو بجائے
خود ایک رسالہ مستقلہ ہو جاوے فلمخافۃ الطوالۃ الموجبۃ للملالۃ اونکی طرف اشارہ کیا جاتا ہے یہہ حدیث جامع ترمذی سنن
ابی داوٗد سنن دارمی۔ سنن نسائی مین مختلف الفاظ سے موجود ہے نیز امام حاکم نے اس مضمون کی احادیث کثیرہ کو
روایت کیا ہے شیخ الاسلام روافض کے امام معصوم کی بابت رد اعلیہم منہاج مین زیب رقم فرماتے ہین لانسلم ان الحاجۃ
داعیۃ الی نصب امام معصوم وذلک لان عصمۃ الامۃ مغنیۃ عن عصمتہ وہذا مما ذکرہ العلماء فی حکمۃ عصمۃ الامۃ قالوا لان من کان
من الامم من قبلنا کانوا اذا بدلوا دینہم بعث اللہ نبیا یبین الحق وہذہ الامۃ لا نبی بعد نبیہا فکانت عصمتہا تقوم مقام النبوۃ
فلا یمکن احد منہم ان یبدل شیئا من الدین الا اقام اللہ من یبین خطاءہ فیما بدلہ فلا تجتمع الامۃ علی ضلال کما قال صلی اللہ علیہ
وسلم لا تزال طائفۃ من امتی علی الحق لا یضرہم من خالفہم ولا من خذلہم حتی تقوم الساعۃ وقال ان اللہ اجارکم علی لسان نبیکم ان تجتمعوا
علی ضلالۃ الی غیر ذلک من الدلائل الدالۃ علی صحۃ الاجماع انتہی نیز دوسری جگہ بعد ذکر آیات کثیرات دالہ بر صحت اجماع کے
لکھتے ہین وایضا قد ثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی احادیث متعددۃ الامر بالاعتصام بالجماعۃ والمدح لہا وذم الشذوذ
وان الخیر والہدی والرحمۃ مع الجماعۃ وان اللہ لم یکن لیجمع ہذہ الامۃ علی ضلالۃ وانہ لن یزال فیہا طائفۃ ظاہرین علی الحق
لا یضرہم من خالفہم ولا من خذلہم ولا یزال اللہ یغرس فی ہذا الدین غرسا یستعملہم فیہ بطاعۃ اللہ وان خیر ہذہ الامۃ القرن
الاول ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم پھر بعد ذکر احادیث کثیرہ کے فرمایا روی ہذہ الاحادیث الحاکم فی المستدرک
وذکر انہا علی شرط الصحیح وذلک یقتضی ان اجتماع الامۃ لا یکون الا علی حق وہدی وصواب وان احق الامۃ بذلک ہم اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذلک یقتضی ان ما فعلوہ من خلافۃ الصدیق کان حقا وہدی وصوابا وایضا فان السلف
کان یشتد انکارہم علی من یخالف الاجماع ویعدونہ من اہل الزیغ والضلال فلو کان ذلک سائغا عندہم لم ینکروہ وکانوا
ینکرون علیہ انکارا ہم قاطعون بہ لا یسوغون لاحد ان یدع الانکار علیہ فدل علی ان الاجماع عندہم کان مقطوعا بہ
والعقول المتباینۃ لا تتفق علی القطع من غیر تواطؤ ولا تشاعر الا لما یوجب القطع والا فلو لم یکن ہناک ما یوجب القطع
بل لا یوجب الظن لم تکن الطوائف الکثیرۃ مع تباین ہممہم وفراقہم وعدم تواطؤہم یقطعون فی موضع لا قطع فیہ فعلم
انہ کان عندہم ادلۃ قطعیۃ توجب کون الاجماع حجۃ یجب اتباعہا ویحرم خلافہا انتہی اسکا خلاصہ یہہ کہ امت محمدیہ معصومہ
ہے اور اون کا اجماع معصوم ہے یعنی جس امر پر اس امت کا اجماع واتفاق ہو جاوے وہ غلط وخطا نہین ہو سکتا خدا صاحب
اس بات کا ذمہ دار ہے اور اپنے پیغمبر برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اسکا اظہار فرما دیا اور عصمت
امت کو ایک خاصہ من خواص ہذہ الامۃ کر دیا ہے یعنی اتباع اجماع امت خدا و رسول کا حکم ہے اور وہ دلائل قرآنیہ
وحدیثیہ کثیرہ قطعیہ متواترہ سے اوسکی حجیت وقطعیت ثابت ہے اتباع اوسکا واجب اور خلاف اوسکا حرام در

مخالف اوسکا اہل زیغ وضلال سے ہے کیونکہ وہ امر شرعی متواتر معنوی کا منکر ہے ولہذا اوسکو کافر بہی کہا گیا کم سے کم وہ اس بارے مین رافضیون کا بہائی ومقلد تو ضرور ہے **قولہ** خدائے تعالی نے ہمیر امر شریعت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی امتی کی اتباع بلا شرط وبہر حال واجب نہین کی ومن ادعی فعلیہ البیان **اقول** خائن اور چور کے دل مین کہٹکا ضرور رہتا ہے جیسا کہ مثل مشہور ہے کہ چور کی ڈاڑہی مین تنکا بناءً علی ہذا منکر اجماع نے بلا شرط وبہر حال کی قید لگائی اور گرفت سے بچنے کے واسطے ڈہال بنائی مگر وہ کہان بچ سکا بلکہ وہ خود اجماع کا قائل ہوگیا دیکہئے وہ خود لکہتا ہے کہ امتی کی اتباع بالشرط واجب ہے اور وہ شرط یہی ہے کہ قول امتی کا موافق کتاب وسنت کے ہو یا کتاب وسنت نے اوسکی اتباع کا حکم لگا دیا ہو اور ہم بالا ثابت کر چکے ہین کہ وجوب اتباع اجماع امت خدا ورسول کا حکم ہے ویسا ہی وجوب اتباع سلف امت بہی خدا ورسول کا حکم ہے جسکا ماننا اور اوسپر بہر حال عمل کرنا مومن باللہ وبرسول اللہ پر ضروری وواجب ہے ہمنے تو اسکا بیان بابرہان کر دیا ہے پس اگر تمہارے مین کچہہ ایمان ہے تو اسکو مانو اور انکار سے توبہ کرو اور الحاد وافساد کا دروازہ بند کرو ورنہ علیکم ما علی الملاحدة اور اگر بیان ماسبق سے تسلی نہین ہوی ہے تو کسی قدر اور بہی دلائل حقہ صحت اجماع اور سلف کی اتباع کے بسمع رضا سن لیں پس واضح ہو کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر واہتدوا بہدی عمار وتمسکوا بعہد ابن ام عبد قال الترمذی ہذا حدیث حسن قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابی بکر وعمر فی شان تامیر القعقاع بن حکیم والاقرع بن حابس لو اتفقتما علی شئ لم اخالفکما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المہدیین من بعدی تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثة ضلالة قال فی اعلام الموقعین وہذا حدیث حسن اسنادہ لا باس بہ فقرن سنة خلفائہ بسنتہ وامر باتباعہا کما امر باتباع سنتہ وبالغ فی الامر بہا حتی امر بان یعضّ علیہا بالنواجذ وہذا یتناول ما افتوا بہ وسنوہ للامة وان لم یتقدم من نبیہم فیہ شئ والا کان ذلک سنتہ ویتناول ما افتی بہ جمیعہم او اکثرہم او بعضہم انتہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضیت لامتی ما رضی لہا ابن ام عبد وروی الامام احمد وغیرہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ من کان متاسیا فلیتاس باصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث وفی اعلام الموقعین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفة من امتی ظاہرین علی الحق وقال علی رضی اللہ عنہ لن تخلو الارض من قائم للہ بحجة لکیلا تبطل حجج اللہ وبیناتہ وفی کتاب عمر الی شریح اذا وجدت شیئا فی کتاب اللہ فاقض بہ لا تلتفت الی غیرہ وان اتاک شئ لیس فی کتاب اللہ فاقض بما سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان اتاک ما لیس فی کتاب اللہ ولم یسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقض بما اجمع علیہ الناس وان اتاک ما لیس فی کتاب اللہ ولا سنة رسول اللہ ولم یتکلم فیہ احد قبلک فان شئت ان تجتہد رایک فتقدم وان شئت ان تتاخر فتاخر وما اری التاخر الا خیرا لک وفی الاعلام انہ کان ابو بکر الصدیق اذا ورد علیہ حکم نظر فی کتاب اللہ تعالی فان وجد فیہ ما یقضی بہ قضی بہ وان لم یجد فی کتاب اللہ نظر فی سنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان وجد ما یقضی بہ قضی بہ فان اعیاہ ذلک سال الناس ہل علمتم ان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فیہ بقضاء فربما قام الیہ القوم فیقولون قضی فیہ بکذا وکذا فان لم یجد سنۃ سنہا النبی صلی اللہ
علیہ وسلم جمع روسا الناس فاستشارہم فاذا اجتمع رایہم علی شیئ قضی بہ وکان عمر یفعل ذلک فاذا اعیاہ ان یجد ذلک
فی الکتاب والسنۃ سال ہل کان ابوبکر قضی فیہ بقضاء فان کان لابی بکر قضاء قضی بہ والا جمع علماء الناس واستشارہم
فاذا اجتمع رایہم علی شیئ قضی بہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ معارج الوصول میں ارقام فرمایا ہے کہ وکذلک
ابن مسعود قال مثل ما قال عمر قدم الکتاب ثم السنۃ ثم الاجماع وکذلک ابن عباس کان یفتی بما فی الکتاب ثم بما فی السنۃ ثم بسنۃ
ابی بکر وعمر لقولہ علیہ السلام اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر انتہی خلاصۂ مرام ایں مقام آنکہ آثار وفتاوی وقضایا
تمام صحابہ کرام کا وجوب اتباع احادیث سید کل مطاع سے بلا نزاع صاف طور سے بخوبی صحیح وثابت ہے کیونکہ اقتداء
واتباع ابوبکر صدیق وعمر رضی اللہ عنہما کی اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی اور عبد اللہ بن مسعود وغیرہ رضی اللہ عنہم کی خصوصًا وارد ہے پہر
ان مقتداؤں کا خصوصًا عبد اللہ بن مسعود کا حکم واجب التسلیم والعمل سابقہ اتباع تمام اصحاب نبی علیہ السلام کے ثابت ہے تو
فقط ایک ہی واسطہ سے بحکم نبوی وجوب اتباع صحابہ پایۂ ثبوت کو پہونچگیا نیز بالا ایک جگہہ جہاں حضرت معاذ وعلی
رضی اللہ عنہما کا للافتاء والقضاء یمن میں جانا مذکور ہوا صحابہ کرام کے مجتہدات کا محتج ومعمول بہا ہونا تقریر بل قول
نبوی سے ثابت ہو چکا ہے فلہذا اعلام الموقعین میں فرمایا کہ وائمۃ الاسلام کلہم علی قبول قول الصحابی ویسا ہی اجماع سلف
صالحین کا اتباع بہی ثابت ہوچکا اور بالکلیہ نزاع کا استیصال ہوگیا اور پورا پورا فیصلہ ہی ہوگیا اور کسی منکر ومخالف
اجماع کو چون وچرا کا کچہہ بہی مجال باقی نہ رہا اور لئلا یکون للناس علیکم حجۃ الا الذین ظلموا منہم کا مصداق
ہوگیا والحمد للہ علی توفیقہ لاحسن الشرح والایضاح والصباح یغنی عن المصباح **قولہ** علاوہ بریں بعض منکرین حجیت اجماع کے نزدیک
اس حدیث کا مطلب یہہ ہے کہ خدائی تعالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو کفر وبدعت امور غیر شرع پر جمع نہیں کریگا
کشف الاسرار میں ہے الخامس حملہم الضلال علی کفر وبدعۃ وقولہ علی الخطاء لم یتواتر وان صح فالخطأ عام یمکن حملہ علی الکفر **اقول**
(۱) جبکہ حامل نے لفظ خطا کے عام ہونیکو تسلیم کرلیا تو اوسکی تخصیص وتعیین بالفرد الواحد (الکفر) کے واسطے معین ومخصص شرعی
کا ہونا ضروری ہوا ورنہ اوسکی تخصیص بلا مخصص وترجیح بلا مرجح از قبیل غیر جائز ومحال بلا مقال ہے ولا یوجد ہہنا شیئ من
التخصیص والترجیح فثبت انہ غیر جائز والقاءہ علی عمومہ واجب وعلی المدعی اثبات ما یدعی وانی لہ ذلک فثبت المطلوب والحمد
للہ علی ذلک (۲) جبکہ حمل (اصل) ہی نہیں ہے تو علاوہ (فرع) کیونکر متحقق ہوگا یعنی جبکہ بار ہی دور کردیا گیا
تو سرباری کیونکر رہیگی (۳) اگر اس بعض منکر کا قول حجت ہے تو ثابت کیجیے ورنہ واپس لیجیے (۴) کیا سبب کہ اس بعض منکر
کا قول تو قابل قبول ہوگیا اور باقی منکرین کا قول لاشیئ ہوگیا اور اگر اون کا قول بہی حجت ہے تو وجہ ترجیح کیا ہے بہر طور پہر اصحاب
کرام نے کیا قصور کیا کہ اون کا قول وفعل آپکے پاس حجت نہیں ہے خیر اب سنو کہ کتاب کشف الاسرار بالفعل تمہارے پاس نہیں
ہے کہ ہم ناقل کی پوری پوری کشف اسرار کریں اور ناقل بہی امین نہیں ہے کہ ہم اوسکی نقل کا اعتبار کریں بلکہ اوسکا تو کام ہے

خیانت و مغالطت اور اپنی غرض فاسد سے مؤید بادنی تائید کو تو لے لیتا اور اوسکے جواب ورد کو چھوڑ دیتا ہے اور
لفظ خامس سے اس بات کا پتہ لگتا ہے کہ منکرین اجماع کے اعتراضات نمبروار ذکر کر کے اون کا جواب بھی دیا ہوگا خیر بہر طور اوسکا
پورا پورا جواب کشف الاسرار کے دیکھنے پر موقوف ہے پس اب سردست اسکا جواب یہی ہے جو ناقل نے خود دیدیا اور اسکا
اقرار کر لیا ہے کہ خدائی تعالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو کفر و بدعت امور غیر شرع پر جمع نہین کریگا اور بالااک
مقام پر نقلاً عن العلامۃ الشہرستانی گزر چکا ہے کہ الاجماع حجۃ شرعیۃ ومخالفۃ الاجماع بدعۃ پس جبکہ مخالفت اوسکی بدعت ہے
تو انکار اوسکا مستلزم کفر ہوگا نیز جبکہ اجماع حجۃ شرعیہ ہے تو مخالفت اوسکی امور غیر شرع مین داخل ہوی نیز جبکہ اجماع
حجۃ شرعیہ قطعیہ معصومہ ہے تو انکار اوسکا موجب کفر ہوا فلہذا اکفر منکر الاجماع من العلماء من کفر کالبزدوی وغیرہ من الاصولیین
المحققین پس بعونہ تعالی کتنے طور سے ثابت ہو گیا کہ اس حدیث صحیح کے مطلب مین یہہ بھی داخل ہے کہ خدائی تعالی امت
محمدیہ معصومہ کو مخالفۃ اجماع و انکار اجماع اور کسی مسئلہ اعتقادیہ و عملیہ مین خطا و نسیان پر جمع نکریگا باقرار معترض جسطرح
کہ کفر و شرک پر جمع نکریگا نیز واضح ہو کہ اعتراض خامس سے معلوم ہوا کہ حدیث عدم اجتماع امت علی الضلالۃ کی متواتر
ہے (اور تواتر سے مراد بھی تواتر معنوی ہے کمافی تفسیر ابن الکثیر) اور لفظ علی الخطاء جو بعض روایات مین علی الضلالۃ
کی جگہہ مین وارد ہے وہ متواتر نہین ہے مگر وہ بھی صحیح ہے پس جبکہ منکر کے اقرار سے اتنا ثابت ہو گیا تو نزاع بالکلیہ
مرتفع ہو گیا اور حق ظاہر ہو گیا اور امر فیصلہ کن ہاتھہ مین لگگیا کہ اجماع امت برحق ہے اور اوسپر جو جو اعتراض ہے وہ
سب غلط محض ہے کیونکہ احادیث کثیرہ اور آیات متعددہ مؤدیہ الی التواتر سے اجماع کا ثبوت ہو گیا اور ضلالت
بمعنے غلط بسیار مستعمل ہے کما قال اللہ تعالی انک لفی ضلالک القدیم۔ ووجدک ضالا فہدی اور لفظ خطا
(جو بمعنی غلط متعین ہے اور اوسکا حمل علی الکفر بالکل تحکم ہے قاموس مین ہے الخطأ والخطاء ضد الصواب اور
صحیح روایت مین وارد ہے جو کتاب اللہ کا بھی مفسر و معین و مخصص ہو سکتا ہے) لفظ ضلالۃ متواتر کا مفسر و معین بمعنی خطا
ہو گیا والروایات یفسر بعضہا بعضاً قاعدہ مسلمہ ہے غرضکہ یہان سے بھی صاف ظاہر ہو گیا کہ ملاحدہ ثلثہ اور اونکے
چیلے علوم دینیہ اصولیہ فرعیہ سے سخت جاہل ہین اور خود گمراہ ہو کر دوسرون کو گمراہ کرنا چاہتے ہین ہداہم اللہ تعالی او
اقمأہم واستأصلہم **قولہ** حدیث مذکور مین امت کا امر ضلالت پر مجتمع نہ ہونا مذکور ہے جس کا مفاد یہہ ہے کہ جس امر پر صلحا
امت کا اجماع ہے وہ ضلالت نہین اور ہم بھی اوسے ضلالت نہین کہتے اور نہ یہہ امر زیر بحث ہے **اقول** سبحان اللہ
اجماع امت بھی ایسا امر حق اور بدیہی زبردست منصور منظور الہی ہے کہ خدا صاحب اوسکے منکر کو بعلم اضطراری اوسکا
قائل کر دیا ہے کیونکہ جب وہ اجماع صلحا کو ضلالۃ نہین کہتا ہے تو پھر وہ کیا ہوا ہدایت ہوی اور اوسکا خلاف کیا ہوا
ضلالت ہوی اور یہی تو مطلوب تھا اور یہی تو امر زیر بحث تھا ضلالت اور ہدایت دو امر متقابل ہین والمتقابلان
لایجتمعان یعنی ان دو متقابل کے درمیان کوئی امر ثالث واسط نہین ہے یا یون کہو کہ ضلالۃ کی نقیض صریح عدم

ضلالت ہے اور عدم ضلالت مستلزم ہدایت ہے تو ہدایت لازم نقیض ہوی اور لازم نقیض بہی نقیض ہوا کرتا ہے
والنقیضان لایجتمعان ولایرتفعان فثبت انہ لیس بینہما امر ثالث واسطہ نیز واضح ہو کہ مسئلہ غلط بتلانا بہی ضلالت
ہے کما ورد فی الحدیث المرفوع انہ قال صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جہالا فافتوا بغیر علم فضلوا
واضلوا متفق علیہ پس ثابت ہو گیا کہ امت محمدیہ معصومہ کا اجماع جس مسئلہ پر ہوگا وہ امر مذکور حق ہوگا اور ضلالت (خطاء
غلط) پر نہ ہوگا **قولہ** زیر غور امر تو یہہ ہے کہ امت کا کسی امر پر مجتمع ہو جانا ہی اس امر کی حجیت کی دلیل ہے یا اس اجماع کیلئے
کسی سند شرعی کی بہی حاجت ہے شق اول مین تو حدیث ساکت ہے اور شق ثانی مین ہماری مراد حاصل پس امر مختلف فیہ
مین فریق مستدل کے لئے دلیل نہ بن سکی **اقول** کاشکہ غازیپوری صاحب وغیرہ کو غور و تدبر و تفکر و خوف و تذکر نصیب
ہوتا تو اتنے فتنے نہ اہٹاتے زیادہ افسوس تو اس بات پر ہے کہ ثنائی پارٹی علوم عقلیہ و نقلیہ ہر دو سے سخت محروم ہے
خیر اب سبق لو اور ہمیشہ کیلئے اوسکو یاد رکہو ائمہ دین و علماء اصولیین کا اس مین اختلاف ہے کہ اجماع کے لئے کسی سند شرعی
کی بہی حاجت ہے یا نہ ہر ایک شق کے طرف علماء گئے ہین اور مآل اس اختلاف کا واحد ہے یعنی دونو فریق اجماع امت
کی حجیت کے قائل ہین اور جتنے اجماعات سلف کے ہین اون کو دو فریق مانتے ہین دونو مین فرق ہے تو یہہ کہ ایک فریق
کہتا ہے کہ اجماع مومنین کا ایک مسئلہ پر اور استشارہ واشارہ اونکا عند الضرورۃ اور توافق اونکا اوسپر اور عصمت امت مجمعین
کی دلیل ہے حقیت اوس مسئلہ کی اور دوسرے سند کی کہ اوسپر اجماع کیا جاوے ضرورت نہین ہے حضرت ابو بکر صدیق و عمر
فاروق رضی اللہ عنہما وقت ضرورت کے اصحاب کرام سے مشورہ لیتے تہے اور علماء کو جمع کرتے تہے چنانچہ بالا گزر چکا ہے
اور خدا صاحب بہی فرماتے ہین کہ امرہم شوری بینہم وقال عز اسمہ وشاورہم فی الامر اور شوری مین خدا صاحب ایسی
حکمت رکہا ہے کہ حق بات کا اون کو الہام ہو جاتا ہے اور اجماع مین شوری بہی داخل ہو سکتا ہے اور مجمعین کو خدا صاحب نے
عصمت عطاء کیا ہے جو قائم مقام نبوت کے ہے شیخ الاسلام فرماتے ہین وہذہ الامۃ لا نبی بعد نبیہا فکانت عصمتہا تقوم
مقام النبوۃ انتہی اور یہہ قول پورا بالا گزر چکا ہے اور یہہ جو حصول المامول مین لکہا ہے کہ "وقد حکی عن قوم انہ (الاجماع)
یکون غیر مستند وہو ضعیف انتہی سو اسکو ضعیف کہنا ہی ضعیف ہے اور وجہ ضعف کی جو بیان کرتے ہین وہ غلط ہے
کیونکہ اجماع بنفسہ و استشارہ واشارہ و عصمت امت بجائے خود ایک دلیل شرعی ہے جسکو خود شارع نے مقرر کیا ہے اعلام
الموقعین مین ہے قال الشافعی رضی اللہ عنہ والعلم طبقات الاولی الکتاب والسنۃ الثانیۃ الاجماع فیما لیس کتابا و
لا سنۃ الخ اس سے معلوم ہوا کہ اون کے پاس اجماع خود بنفسہ دلیل ہے اور کتاب و سنت کے بعد تیسرے درجہ مین ہے
اور اگر کتاب و سنت کو ایک گردانا جاوے تو دوسرے درجہ مین ہے امام نووی شرح مسلم کی شرح مین فضائل صحابہ مین لکہتے ہین
فیہ دلالۃ لاہل السنۃ ان خلافۃ ابی بکر لیست بنص من النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی خلافتہ صریحا بل اجمعت الصحابۃ علی عقد
الخلافۃ لہ وتقدیمہ لہ لفضیلتہ ولو کان ہناک نص علیہ او علی غیرہ لم تقع المنازعۃ من الانصار وغیرہم اولا ولذکر حافظ

النص ما معه ولرجعوا الیه لکن تنازعوا اولاً ولم یکن ہناک نص ثم اتفقوا علی ابی بکر واستقر الامر انتہی اقول وہکذا خلافۃ عثمان

وعلی رضی اللہ عنہما صحیحۃ ثابتۃ بالاجماع وخلافۃ عمر رض صحیحۃ ثابتۃ باستخلاف ابی بکر الصدیق رض یعنی خلفاء اربعہ راشدین کی خلافت اجماعی ہے اور اس اجماع ؏ ماننے مین سب کو اتفاق ہے مگر منافق ثناء اللہ اور اوسکے صاحبین اوسکو ہرگز نہین مانینگے یعنی یہہ پارٹی خلافہ راشدہ خلفاء اربعہ کی سخت منکر ہے ورنہ اون کو اجماع غیر مستند کا قائل ہونا پڑیگا اور ثناء اللہ نے مذہب اہلحدیث مین جوکچھہ خلافت راشدہ کی نسبت لکھا ہے وہ منافقانہ لکھا ہے یا قبل گمراہ ہونے کے لکھا ہے اور دوسرا فریق یہہ کہتا ہے کہ اجماع جو حجۃ شرعیہ ہے اوسکے واسطے فی الواقع سند ضروری ہے جلی ہو یا خفی مجتہد کو معلوم ہو یا نہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ تو یہہ فرماتے ہین کہ جتنے اجماعات سلف صالحین کے ہین سب مین سند پائی گئی ہے چنانچہ اونہون نے رسالہ معارج الوصول مین ایسے اجماعات کے بہت سے نظائر بہی لکھے ہین جنکے حق مین بعض بعض علماء فرماتے تھے کہ یہہ اجماعات برحق تو ہین مگر اونکی سند نہین پائی گئی اب سنو کہ مین بالا ایک مقام مین علامہ شہرستانی سے نقل کر آیا ہون اب ضرورۃً اوسکا اعادہ کرنا پڑا وہ فرماتے ہین قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاتجتمع امتی

علی الضلالۃ ولکن الاجماع لایخلوا عن نص خفی اوجلی قد اختصہ لانا علی القطع نعلم ان الصدر الاول لایجمعون علی امر الا

عن ثبت او توقیف فاما ان یکون ذلک النص فی نفس الحادثۃ قد اتفقوا علی حکمہا من غیر بیان ما یستند الیہ حکمہا واما ان

یکون النص فی ان الاجماع حجۃ ومخالفۃ الاجماع بدعۃ وبالاجماع مستند الاجماع نص خفی اوجلی لامحالۃ والا فیودی الی اثبات

الاحکام المرسلۃ انتہی شیخ الاسلام رسالہ معارج الوصول مین فرماتے ہین کل ما اجمع علیہ المسلمون قد یکون منصوصاً عن الرسول

ولکن ہذا یقتضی ان کل ما اجمع علیہ قد بینہ الرسول وہذا ہو الصواب الی ان قال ولکن قد یخفی ذلک علی بعض الناس

ویعلم الاجماع فیستدل بہ دوسری جگہہ لکہتے ہین ونحن لانشترط ان یکونوا کلہم علموا النص فنقلوہ بالمعنی کما تنقل الاخبار لکن

استقرأنا موارد الاجماع فوجدنا کلہا منصوصۃ وکثیر من العلماء لم یعلموا النص وقد وافقوا الجماعۃ انتہی ایک جگہہ منہاج مین فرماتے

ہین فالاجماع دلیل علی النص انتہی خلاصہ مرام این مقام آنکہ قائل منکر کے قول مذکور مین دونون شق باعتبار اختلاف علماء کے صحیح ہین اور اوسکا یہہ کہنا کہ پہلی شق سے حدیث ساکت ہے سو یہہ اوسکا انکار بعد اقرار ہے کیونکہ وہ خود بالا اقرار کرچکا ہے کہ حدیث کا مفاد و مقتضے یہہ ہے کہ جس امر پر صلحاء امت کا اجماع ہے وہ ضلالت نہین" پس جبکہ یہہ مفاد حدیث ہے تو خود شارع نے اجماع مسلمین کا حجۃ شرعیہ ہونا بیان کردیا اور اوسکی خبر سنادی تو اب اس بیان شافی شارع کے بعد دوسری سند خاص کی ضرورت نہ رہی اور جہان جہان سند پائی جاتی ہے تو وہ اجماع قطعاً للبحث والنزاع بطور تاکید برتاکید ہے اور اوسکا یہہ کہنا کہ "شق ثانی مین ہماری مراد حاصل اور فریق مستدل کے لئے دلیل نہ بن سکی - فریب بازی اور منافقانہ حیلہ سازی اور دروغگوئی کی چال بازی ہے کیونکہ وہ تمام اجماعات مسلمین وسلف صالحین کو جنمین سند جلی نہین ہے کب مانتے ہین اور وہ اسو سبین جو اجماع کے لئے سند کی ضرورت بتلاتے ہین سب اجماعات کو مانتے ہین سند جلی ہو یا نہو

؏ جو کی سند صحیح کی نسبت سے یعنی مجہول ہو تو قبل ہے اور اس اجماع کے ۱۲

یا نہ کما مر تفصیلہ اور یہی مطلب ہے اون عبارات اصولیہ کا جو منکر اجماع نے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب وغیرہ سے نقل کی ہین اور جہالت سے یا مغالطت سے ناواقفون کو حیرت مین ڈالا اور پریشان کیا ہے کوئی ایک اصولی ہی صاحب منار سے لیکر صاحب بزدوی تک اس منکر کا موافق و مؤید و معین نہین ہے پس اس نامراد کی مراد کب حاصل ہوئی جو ویسے کا ویسا ہی ہمیشہ کے لئے خائب و خاسر رہا اور سخت کاذب و باہت یہی ہے جو کہتا ہے کہ فریق مستدل کے لئے دلیل نہ بن سکی خیر اب تو اقرار کرلو کہ یہہ حدیث جو متواتر بتواتر معنوی ہے کما مر کیسی حق اور دلیل قوی ہے حجیت اجماع کی وماذا بعد الحق الا الضلال

نور الانوار کے حاشیہ قمر الاقمار مین بھی لکھا ہے ہذا الحدیث متواتر المعنی وان روی بالفاظ مختلفۃ ورواہ عدۃ من الصحابۃ انتہی

قولہ اہل اصول مین سے جنکے نزدیک اجماع حجت قطعی ہے اون کی اصل دلیل یہہ آیت ہے ومن یشاقق الرسول من بعد الآیہ متبعین سلف کی بھی بڑی دلیل یہی ہے لیکن ہر دو فریق کا دعوی قطعی طور پر ثابت نہین ہو سکتا کیونکہ اس آیت کا ایسا مفہوم نہین لے سکتے جس سے خود صحابہ کے تعامل مین وقت پڑے واقعات سے ثابت ہے کہ اختلاف کے وقت صحابہ ایک دوسرے کا قول بغیر قرآن و حدیث کے تسلیم نہین کرتے تھے پس اس آیت سے حجیت اجماع یا سلف کی اتباع کے وجوب پر دلیل پکڑنا درست نہ رہا **اقول** منکر نے اس قول مین جو کچھہ لکھا ہے وہ سب کچھہ دروغ بفروغ ہے مع نقل عبارت بالا گزر چکا ہے کہ اجماع امت کی حجیت کے منکر روافض ہین اور نظام ہے جو معتزلہ کا امام ہے اور اہل سنت سے کوئی اوسکا منکر نہین اور اگر کوئی متاخرین سے منکر ہوا ہے تو وہ اس انکار مین روافض و اہل اہواء کا مقلد ہے نور الانوار مین بھی

(جسکا حوالہ ثناء اللہ دیا کرتا ہے) لکھا ہے وقد ضل بعض المعتزلۃ والروافض فقالوا ان الاجماع لیس بحجۃ لان کل واحد منہم یحتمل ان یکون مخطئا فکذا الجمیع ولا یدرون ان قوۃ الحبل المؤلف من الشعرات انتہی یعنی روافض اور ان کے مقلدین منکرین اجماع کی عقل ماری گئی ہے کہ اون کے پاس ایک بال کی اور بال کے رسی کی قوت برابر ہے اور یہہ جو منکر نے کہا کہ اہل سنت کی اصلی اور بڑی دلیل یہی آیت ہے سو یہہ بات برابر ہے اور واقعی ہے بیشک یہہ آیت بہ نسبت دوسری آیتون کے اقوی و احسن ہے دلالت مین حجیت اجماع پر جسطرح کہ حدیث لا تجتمع امتی علی الضلالۃ اقوی ہے اس دلالت مین بہ نسبت دوسرے احادیث کے ولیکن بالا یہہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ اسکے سوا اور کتنے دلائل ہین اور ہر ایک دلیل بجائے خود ایک کافی دلیل ہے خیر اب تھوڑا سا بیان متعلق بوجہ استدلال بایں آیہ سنو۔ توضیح شرح تنقیح مین ہے ووجہ الاستدلال بہ انہ جمع بین مشاقۃ الرسول واتباع غیر سبیل المؤمنین فی الوعید ولا شک ان مشاقۃ الرسول وحدہا تستوجب الوعید فلولا ان الاتباع المذکور حرام لم یکن فی ضمہا الی المشاقۃ فائدۃ وکان الکلام ح رکیکا کما لو قال من یشاقق الرسول ویاکل الخبز واذا کان اتباع غیر سبیل المؤمنین حراما ولا شک ان اتباع سبیل من السبیل واجب لقولہ تعالی قل ہذہ سبیلی الآیہ فیکون الواجب اتباع سبیل المؤمنین انتہی تفسیر ابن کثیر مین ہے وقولہ ویتبع غیر سبیل المؤمنین ہذا ملازم للصفۃ الاولی ولکن قد تکون المخالفۃ لنص الشارع وقد تکون لما اجتمعت علیہ الامۃ المحمدیۃ فیما علم اتفاقہم علیہ تحقیقا فانہ قد ضمنت لہم العصمۃ فی اجتماعہم من الخطاء تشریفا لہم وتعظیما لنبیہم وقد وردت احادیث کثیرۃ

فی ذلک قد ذکرنا منہا طرفاً صالحاً فی کتاب احادیث الاصول ومن العلماء من ادعی تواتر معناہا والذی عول علیہ الشافعی رحمہ اللہ
فی الاحتجاج علی کون الاجماع حجۃ تحرم مخالفتہ ہذہ الآیۃ الکریمۃ بعد التروی والفکر الطویل وہو من احسن الاستنباطات واقواہا
وان کان بعضہم قد استشکل ذلک فاستبعد الدلالۃ منہا علی ذلک ولہذا توعد تعالی علی ذلک بقولہ نولہ ما تولی الآیۃ تفسیر رازی
میں ہے روی ان الشافعی رضی اللہ عنہ سئل عن آیۃ فی کتاب اللہ تدل علی ان الاجماع حجۃ فقرأ القرآن ثلثمائۃ مرۃ حتی وجد
ہذہ الآیۃ وتقریر الاستدلال ان اتباع غیر سبیل المؤمنین حرام فوجب ان یکون اتباع سبیل المؤمنین واجباً بیان المقدمۃ
الاولی انہ تعالی الحق الوعید بمن یشاقق الرسول ویتبع غیر سبیل المؤمنین ومشاقۃ الرسول وحدہا موجبۃ لہذا الوعید فلو لم
یکن اتباع غیر سبیل المؤمنین موجباً لہ لکان ذلک ضماً لما لا اثر لہ فی الوعید الی ما ہو مستقل باقتضاء ذلک الوعید وانہ غیر جائز.
فثبت ان اتباع غیر سبیل المؤمنین حرام واذا ثبت ہذا لزم ان یکون اتباع سبیلہم واجباً انتہی تفسیر اکلیل میں ہے استدل
الشافعی رحمہ اللہ وتابعہ الناس بقولہ ویتبع غیر سبیل المؤمنین علی حجیۃ الاجماع وتحریم مخالفتہ لان مخالفہ متبع غیر سبیل المؤمنین
وقد توعد علیہ انتہی شیخ الاسلام رسالہ معارج الوصول میں اثناء بیان طویل میں فرماتے ہیں فہکذا مشاقۃ الرسول واتباع
غیر سبیل المؤمنین من شاقہ فقد اتبع غیر سبیلہم وہذا ظاہر ومن اتبع غیر سبیلہم فقد شاقہ ایضاً فانہ قد جعل لہ مدخلاً فی الوعید فدل
علی انہ وصف مؤثر فی الذم فمن خرج عن اجماعہم فقد اتبع غیر سبیلہم قطعاً والآیۃ توجب ذلک انتہی وقال فیہ وقد قال الامام
احمد رضی اللہ عنہ انہ ما من مسئلۃ الا وقد تکلم فیہا الصحابۃ او فی نظیرہا فانہ لما فتحت البلاد وانتشر الاسلام حدث جمیع
اجناس الاعمال فتکلموا فیہا بالکتاب والسنۃ وانما تکلم بعضہم بالرای فی مسائل قلیلۃ والاجماع لم یکن یحتج بہ عامتہم ولا یحتاجون الیہ
اذ ہم اہل الاجماع فلا اجماع قبلہم لکن لما جاء التابعون کتب عمر الی شریح اقض بما فی کتاب اللہ فان لم تجد فبما فی سنۃ رسول اللہ
فان لم تجد فبما بہ قضی الصالحون قبلک وفی روایۃ فبما اجمع علیہ الناس وکذلک ابن مسعود وقال مثل ما قال عمر قدم الکتاب
ثم السنۃ ثم الاجماع وکذلک ابن عباس کان یفتی بما فی الکتاب ثم بما فی السنۃ ثم بسنۃ ابی بکر وعمر لقولہ اقتدوا باللذین من بعدی
ابی بکر وعمر وہذہ الآثار ثابتۃ عن عمر وابن مسعود وابن عباس وہم من اشہر الصحابۃ بالفتیا والقضاء وہذا ہو الصواب وقال
فی رسالۃ الفرقان ومخالفۃ اجماع السلف خطأ قطعاً اقول فلہذا قال شیخ الاسلام وکل قول ینفرد بہ المتاخر عن المتقدمین
ولم یسبقہ الیہ احد منہم فانہ یکون خطأ کما قال الامام احمد بن حنبل ایاک ان تتکلم فی مسئلۃ لیس لک فیہا امام وایضاً قال
فلم یبق مسئلۃ فی الدین الا وقد تکلم فیہا السلف انتہی وقال فیہ ایضاً ولم یستوعب الحق الا من اتبع المہاجرین والانصار
انتہی وقال فی النزاع الحادث بعد اجماع السلف خطأ قطعاً کخلاف الخوارج والرافضۃ والقدریۃ والمرجئۃ بخلاف ما
یعرف من نزاع السلف فانہ لا یمکن ان یقال انہ خلاف الاجماع انتہی خلاصۂ مرام وشرح این مقام آنکہ آیت زیر بحث سے
تمام ائمۂ اسلام کے پاس بتحقیق تام بلا کلام علی رغم انوف الرفض اللئام واتباعہم من المعتزلۃ والنظام بیشک وجوب حجیت
اجماع و وجوب اتباع سلف بلا نزاع پایۂ ثبوت کو پہونچگیا اور امام شافعی علیہ الرحمہ نے جو ائمۂ حدیث و فقہ و اصول و علماء

فحول کے سرتاج وامام مسلم مین تین سو بار تمام قرآن شریف بغور و تدبر تمام پڑھکر اقوی الحجج واکمل الادلۃ علی حجیۃ الاجماع وقطعیۃ اس آیۃ کو پایا اور امام احمد امام اہل سنت وشیخ شیوخ محدثین ودیگر ائمہ دین وعلماء ربانیین وجمیع مفسرین واصولیین نے اس بات کو تسلیم کرلیا اور بالاتفاق سبنے اس آیت سے استدلال بر حجیۃ وقطعیۃ اجماع کیا خصوصاً شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے جنکی شان علمی خود بانی فساد والحاد ثناء اللہ سے بالا مذکور ہوچکی ہے اس آیت کی ادلیۃ بالقطعیۃ علی الحجیۃ المذکورہ کو اس زور وشور سے بیان کیا کہ بیان سے باہر ہے اور ہر ایک ذی شعور ادنی ذی علم بہی اوسکو بسر وچشم نہادہ از تہ دل منظور ومقبول کرے پھر مزید برآن امام ہمام عالی مقام ابن کثیر نے بہی اس استدلال کی اسقدر تائید وتقویت ونصرت کی کہ جسکے تسلیم کے سوا کوئی چارہ وعذر باقی نہ رہا نیز ثناء اللہ کے امام رازی نے اس استدلال کی پوری پوری موافقت ومعاضدت کی اور وجہ استدلال کو بخوبی بیان کیا اور کوئی خدشہ ووسوسہ وخرخشہ واعتراض باقی نہ رہا اور انہون نے اور دوسرون نے جو جو ایراد اس استدلال پر وارد کیا ہے یا اوسکو مشکل وبعید سمجھا ہے تو وہ اون کے قصور فہم وقلۃ تدبر وتعمق علم کے سبب سے ہے ورنہ استدلال تو اظہر من الشمس وابین من الامس ہے ع والشمس شمس وان لم یرہا الضریر ٭ والعسل عسل وان لم یذق طعمہ المرور ٭ غرضکہ تمام ائمۂ دین ومفسرین کا اس استدلال کی حقیت وصداقت وصحت پر اجماع تام صحیح ہوگیا ویسا ہی مقبولیت اقوال وفتاوی صحابہ پر بہی یہہ استدلال ناہض وقائم ہوگیا کیونکہ سبیل مومنین سے کامل واول سبیل سبیل افضل صالحین (صحابۂ کرام) کی ہے اور اول درجہ کے مومنین بہی وہی ہین فلہذا اونکا اجماع بہی اول درجہ کا اجماع ہے جسپر عمل کرنا تابعین ومن بعدہم من المسلمین الی یوم الدین کا کام ہے اور اصحاب کرام کو خود اپنے اجماعات پر عمل کرنے کی حاجت وضرورت نہ تہی کیونکہ وہ اہل اجماع تہے بااین صحابہ کبار اکبر کبار ترتیب وار کی اتباع اون کے فتاوی وقضایا مین کرتے اور بعد کتاب وسنت کے اون سے استدلال واحتجاج کرتے تھے جیسا کہ بالا گزرا کہ ابوبکر صدیق وعمر فاروق وغیرہما اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی اتباع اون مین جاری تہی یعنی منکر کا قول اسکے انکار مین محض غلط وصرف افتراء وبلا امتراء ہے اور وہ سخت کاذب ہے جو کہتا ہے کہ یہہ استدلال قطعی نہین اور صحابہ ایک دوسرے کی بات سنتے مانتے نہین تھے فعلیہ ما علی الکاذب مین خلاصہ کا خلاصہ یہہ ہوا کہ منکر مع ملاحدۂ ثلثہ جو روافض ومعتزلہ کی تقلید سے اجماع کی حجیت پر معترض ہوے وہ کاذب وخائب وخاسر نکلے اور اون کے انکار کی کیفیت ایسی ہوی جیسا کہ شپرہ کو آفتاب درخشان کی روشنی کا انکار ہے ع گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ٭ **قولہ** آیت کا شان نزول بتلارہا ہے کہ اس سے جزئیات اجتہادیہ کی اتباع مراد نہین بلکہ وصف ایمان اور اتباع سنت مین دیگر مومنون کی موافقت مراد ہے چنانچہ تفسیر فتح البیان مین الی قولہ اسی طرح تفسیر جلالین مین بہی لکہا ہے **اقول** خدا کی شان عالی ہے کہ جب کسی شخص یا قوم مین فساد والحاد گہسنے لگتا ہے تو اون کی سمجھ کو اولٹا اور عقل کو اندہا کردیتا ہے دیکھئے ثنائی پارٹی کا بہی حال ہے طلباء فضلا عن الفضلاء یہہ موٹا اصولیہ مسلمہ مسلمہ جانتے ہین کہ العبرۃ بعموم الالفاظ لا بخصوص السبب والمحل حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری نے اپنی تحریر مین جو تحلیل حرام مال ازنیہ مکتسب از زنا کے بارے مین ہے اور میرے پاس بھیجے تھے اور اوسکی نقل میرے پاس موجود ہے

استدلال بشان نزول کو رد کیا اور اعتبار عموم الفاظ کا کیا ہے اگر اس میں شک ہے تو حافظ صاحب سے دریافت کر دیجئے علامہ
تفتازانی نے تلویح میں اس اعتراض کا جواب دیا ہے دیکھیے لکھتے ہیں فان قیل یجوز ان یراد سبیل المومنین فی متابعة الرسول او
مناصرته او الاقتداء به او فیما صاروا به مومنین وهو الایمان وقد نزلت الآیة فی طعمة بن ابیرق حین سرق درعا وارتد ولحق بالمشرکین
اجیب بان العبرة بالعمومات والاطلاقات دون خصوصیات الاسباب والاحتمالات والثابت بالنصوص ما دلت علیه ظواهرها
ولم یصرف عنه قرینة انتہی غرضکہ سبیل مومنین اون کے اعتقادات و افعال جنہیں اونکا اجماع بھی داخل ہے سب کو شامل ہے
اور مومنین اول درجہ کے صحابہ کرام ہیں پس اوس سے مراد فقط ایمان رکھنا تاکہ غیر سبیل سے مراد فقط کفر رکھا جاوے اور
استدلال بالآیة علی حجیة الاجماع میں خلل ڈالا جاوے تخصیص بلا مخصص اور تفسیر بالہوی و شرح لغت بالرای و بیجا دخل در
لغت بالقیاس اور خود مسلم لا قیاس فی اللغة کی مخالفت ہے اور یہہ کسی طرح جائز نہیں ہے شیخ الاسلام فرماتے ہیں فاذا
کان المومنون قد اوجبوا اشیاء وحرموا اشیاء فخالفهم مخالف فقال ان ما اوجبوه لیس بواجب وما حرموه لیس بحرام فقد اتبع غیر سبیلهم
لان المراد بسبیلهم اعتقاداتهم وافعالهم انتہی منکر اجماع نے اپنے اس قول میں بھی سخت بے ایمانی کی اور وصف ایمان و اتباع سنت
میں مومنین کی موافقت نہیں کی ہے یعنی یہہ اعتراض تو اوس نے یہاں سے لے لیا اور اوسکا جواب چھوڑ دیا ہے اور اگر یہہ کہے
کہ مجھے تلویح کے اس مقام جواب کا علم نہ تھا تو یہہ اوسکا دروغ بیفروغ ہے کیونکہ وہ اپنی تحریر میں تلویح کا حوالہ دیا ہے پس گویا
اپنی غرض فاسد کے واسطے تو تلویح سے نقل کرنے اور حوالہ دینے کا علم حاصل ہے اور امر حق اور جواب باصواب کا علم تلویح کا اوسکو
معلوم نہیں ہے خیر بہر طور اب تو اوسکو معلوم ہوگیا کہ اعتراض اوسکا خام اور جہلاء کا کام ہے اب رہا فتح البیان کا حوالہ سو یہہ
بھی منکر معترض کی سوء فہم و جہالت باضلالت کا نتیجہ ہے کیونکہ اس عبارت فتح البیان میں اوس نام کے اجماع خام کا رد
ہے جو بعدم العلم بالمخالفہ کی وجہ سے بعض مجتہدین چند آدمیوں کے اتفاق کا نام اجماع رکھہ لیتے تھے اور اون کے معاصرین
مجتہدین آخرین اوسکے برخلاف اجتہاد کرتے تھے چنانچہ لفظ بعصرہ کا اوسپر دال ہے نہ وہ اجماع سلف صالحین و دیگر مسلمین کا
جو واقعی اجماع ہے اور وہ حجة شرعیہ ہے اور وہی تو زیر بحث بھی ہے یعنی یہہ اجماع اجماع مردود ہے جسکا رد امام احمد
بن حنبل رضی اللہ عنہ نے کیا ہے جسکا ذکر اعلام الموقعین و رسائل شیخ الاسلام میں موجود ہے کہ بشر مریسی وغیرہ جنہد عین اہل
بدعات و دیگر فقہاء اپنے مشائخ کے اقوال مخالفہ للنصوص کا نام اجماع رکھہ لیتے اور اوسکے برخلاف امر حق و نصوص کو رد کیا کرتے تھے
اعلام الموقعین میں ہے ولم یکن (الامام احمد) یقدم علی الحدیث الصحیح عدم علمه بالمخالف الذی یسمیه کثیر من الناس اجماعا و
یقدمونه علی الحدیث الصحیح وقد کذب احمد من ادعی هذا الاجماع ولم یسغ تقدیمه علی الحدیث الثابت الی ان قال فهذا هو الذی
انکره احمد والشافعی من دعوی الاجماع لا ما یظنه بعض الناس انه استبعاد لوجوده انتہی شیخ الاسلام فرماتے ہیں ولا نعبا
بما یعرض من المسائل ویدعی الصحة فیها بمجرد التهویل وبدعوی ان لا خلاف فی ذلک وقائل ذلک لا یعلم احدا قال فیها بالصحة
فضلا عن نفی الخلاف فیها ولیس فیها من الجلیات التی لا یعذر المخالف فیها وفی مثل هذه المسائل قال الامام احمد من ادعی

الاجماع فهو كاذب فانما هذه دعوى بشر وابن علية يريدون ان يبطلوا السنن بذلك يعني الامام احمد رضي الله عنه ان المتكلمين في

الفقه من اہل الكلام اذا ناظرتهم بالسنن والآثار قالوا هذا خلاف الاجماع وذلك القول الذي يخالف ذلك الحديث لا يحفظونه

الا عن فقہاء المدينة وفقہاء الكوفة مثلاً فيدعون الاجماع من قلة معرفتهم باقاويل العلماء وجرأتهم على رد السنن بالآراء انتہی۔

غرضکہ امام شوکانی اور اون کے مقلد ثانی جناب نواب صاحب مرحوم نے جہان جہان اجماع کی حجیت پر اعتراض کیا ہے اونکی اس اجماع
سے وہی مراد ہے جو امام احمد کی مراد مذکور الصدر تھی باقی اجماع صحیح کو جو اجماع سلف صالحین ہے اوسکو سب مانتے ہین جیسا
کہ بالا مفصل گزرا اور اگر بالفرض ہم تسلیم ہی کرلین کہ وہ مطلق اجماع کا رد کرتے تھے تو وہ انکی سخت خطا وغلطی تھی ولکن
لونبہوا لانتبہوا اور اس غلطی کا سبب یہہ ہے کہ امام احمد کی تکذیب اجماع خاص کو تکذیب اجماع مطلقاً کی سمجھہ گئے ہین جسطرح
کہ صاحب مسلم الثبوت نے بہی یہہ غلطی کہائی ہے اور یہہ غلطی زمانہ دراز سے لوگون کے ذہن نشین وشائع ہوگئی ہے
حالانکہ امام احمد امام ہین متبعین سلف صالحین کے اور مدو شد سے اجماع کے قائل اور اوسپر عامل ہین پہر خصوصاً شیخ الاسلام
اور تمام ائمہ اسلام کا بہی یہی حال ہے کما مر پس ان تمام کے سامنے امام شوکانی وغیرہ کی کیا حقیقت جو اون کی غلط صریح
بات جو منافی ومعارض نص ہے تسلیم کیجاوے اور غلطی بہی کیسی جو روافض ومعتزلہ کا مذہب خاص اور اعتقاد ناپاک
ہو یہہ تقریر بر تقدیر تسلیم غلط وفرض کے طور پر ہے کیونکہ وہ لوگ اجماع صحیح کو مانتے ہین جیساکہ اون کی تصانیف مین
بہت جگہہ مذکور ہے اور اوسکے موافق اونکا عمل تفسیر وشرح وتصنیف مین ہے اور اوسکا خلاف ملحدانہ ثابت نہین ہے اور
اگر بالفرض ثابت ہوتا تو ہم برابر اس وجہ سے اونکو گمراہ اور بے رفضی کہتے ہین کیونکہ وہ لوگ ہمارے پیشوا ومقتدا نہین ہین
ہمارے مقتدا تو وہی پاک لوگ ہین جنکو سید المرسلین نے ہمارا مقتدا بنایا اور وہ افہم اعلم اسلم اتقی اورع امت اور رجال
معلوم دین بالیقین وافضل مخلوقین ہین بعد انبیاء ومرسلین کے یعنی اصحاب کرام وتابعین وتبع تابعین عظام۔ اگر تم سچے ہو تو
اون سے انکار اجماع ودیگر نزاع ثابت کرکے بتلاؤ لیکن افسوس تو ملاحدہ ثلثہ اوران کے چیلون پر ہے کہ یہہ لوگ عمداً قصداً
الحاد وفساد بسیار در بسیار کررہے ہے اور روافض ومعتزلہ کے مقلد بن ہورہے ہین پہر باین ہمہ دعوی اہلحدیث
ہونے کا بہی بڑے زور وشور کا گویا کہ افراد کاملہ اہلحدیث کے یہی ہین **قولہ** اسی طرح امام ہمام فخر الدین رازی آیت ہذا کے
ذیل مین بضمن بحث حجیت اجماع ذکر کرتے ہین الاتباع عبارة عن الاتيان بمثل فعل الغير لاجل انه فعل الغير الخ **اقول** قائل
منکر نے اس جگہ ایک تو سخت خیانت کی ہے دوسرا رازی کے اس تقریر کو یون بے سمجھی سے نقل کردیا ہے اور پورا بہی
نقل نہین کیا ہے فقط تسوید قرطاس وایہام الناس سے کام رکہا ہے کما ہو داب الملحدین والمعاندین للحق خیانت تو اسواسطے
کہ رازی نے جو اثبات حجیت اجماع بہذہ الآیہ کی عمدہ تقریر کی ہے جسکو مین بالا ذکر کر آیا ہون چہوڑ دیا ہے اور بے سمجھی سے
نقل کرنا تو واضح ہے کما لا یخفی علی اہل العلم بہلا کوئی اس ناقل لا یعقل سے دریافت تو کرے کہ آپنے کس غرض سے اسکو
نقل کیا اور آپکی غرض ثابت بالدلیل ہوئی ہے یا نہین خاک بہی نہین ہوئی جواب خوب غور سے سنو کہ خدا صاحب نے

آپکے امام ہمام رازی سے اثبات حق (حجیت اجماع) توبخوبی بعلم اضطراری ثابت کروادیا اور امام شافعی علیہ الرحمہ کے استدلال
کا بیان بابرہان خوب زور سے کردیا کہ اتباع اجماع واجب ہے اور اتباع غیر اجماع حرام جس پر کوئی اعتراض وارد ہونیوالا
نہین تہا مگر اون کی نبض فلسفی کعادتہ حرکت مین آئی اور اون کے خیال سفسطی نے بیجا دخل دہی شروع کی اور سوال و جواب
کی صورت مین شک و شبہہ مین ڈالنے کی تقریر کی ہے جو غلط محض ہے اگر اوسکی تفصیل کیجاوے تو طول کہینچیگی اور رسالہ
کی ضخامت بہی بہت بڑہ جائیگی لہذا مختصرًا یہہ عرض ہے کہ عدم اتباع سبیل مومنین کی بابت جو تقریر کی ہے بیضرورت
ہے اثبات مدعی (حجیت اجماع) اسکا محتاج نہین ہے کیونکہ وہ تو اوسکے ذکر سے پہلے ثابت ہوچکا ہے یعنی جبکہ مشاقہ
الرسول وحدہا موجب وعید شدید مذکور ہے تو اتباع غیر سبیل مومنین بہی ویسی ہونی چاہیئے ورنہ مالااثر لہ فی الوعید کاضم
الی ما ہو مستقل باقتضاء ذلک الوعید لازم آئیگا وانہ غیر جائز فثبت ان اتباع غیر سبیل المومنین حرام وہو المطلوب پس معلوم ہوگیا
کہ اسکے بعد اوس مقدمہ کا ذکر بے ضرورت ہے اور وہی منشأ اعتراض ہے پس جبکہ منشأ جاتا رہا تو اعتراض بہی ساقط ہوگیا
علاوہ علامہ تفتازانی نے تلویح مین لکہا ہے الاتباع ہو الاتیان بمثل فعل الغیر لکونہ فعل الغیر لالکونہ مماساقہ الیہ الدلیل مثلا ایمان
المومنین باللہ و نبوۃ موسیٰ لایعد اتباع الیہود انتہی پس اسی طرح انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ کی توحید مثل توحید آحاد خلق
پر اتباع آحاد خلق صادق نہین آتا یعنی رازی کا یہہ سوال قوی اٹہہ گیا اور دلیل صحیح و سالم ثابت ہوی کیونکہ اگرچہ یہہ مثل
فعل غیر ہے لیکن لکونہ فعل الغیر کی حیثیت سے نہین کہ اتباع مین داخل ہووے بلکہ لکونہ مماساقہ الیہ الدلیل ہے اوسکے
علاوہ یہہ عرض ہے کہ امام حافظ ابن القیمؒ اعلام الموقعین مین فرماتے ہین الاتباع افتعال من اتبع وکون الانسان تابعًا
لغیرہ نوع افتقار الیہ ومشی خلفہ وکل واحد من المجتہدین المستدلین لیس تبعًا للآخر ولا مفتقرًا الیہ بمجرد ذلک حتی یستشعر موافقتہ
والانقیاد الیہ ولہذا لا یصح ان یقال لمن وافق رجلًا فی اجتہادہ او فتواہ اتفاقًا انہ متبع لہ انتہی پس بناءً علی ہذا المعنے
الصحیح للاتباع رازی صاحب کی تقریر اعتراض و جواب کی تمام بیکار ہوگئی اور سرے سے اعتراض ہی از بیخ و بن اکہڑ گیا یعنے
انبیاء و ملائکہ کی موافقت مع آحاد الخلق فی التوحید پر اتباع صادق نہ آیا بلکہ معاملہ اولٹا ہوگیا کہ آحاد خلق کی موافقت مع الانبیاء
علیہم السلام فی التوحید پر اتباع صادق آیا لکونہم مفتقرین الیہم فی التوحید و ماشین خلفہم و متعلمین منہم خلاصہ مرام آنکہ یہان بہی منکر
اجماع کا مع ملاحدہ ثلثہ کے اجہل و اضل ہونا ثابت ہوا فللہ الحمد **قولہ** اجماع کے حجت قطعی ہونے مین خود اہل اصول مختلف ہین
اقول بالا گزرچکا کہ ائمہ دین و محدثین مین سے کوئی اوسکا مخالف و منکر نہین ہے اور اگر کوئی متاخرین سے ہے تو وہ
تقلید النظام و الروافض اللئام ہوا ہے جسکا اعتبار نہین فتذکر **قولہ** کشف الاسرار مین لکہا ہے ذکر بعض الاصولیین الخ **اقول**
اسکا جواب بالا نقلًا عن التلویح دیا گیا ہے یعنی یہہ تاویل بلا قرینہ ہونیکی وجہ سے باطل ہے والنصوص تحمل علی ظواہرہا مالم یصرف
عنہا صارف قطعی و صرفہا عنہا من غیر ایجاد دلیل ہہنا صارف لا قطعی ولا ظنی و کل احتمال نشأ من غیر دلیل فہو باطل **قولہ**
توضیح مین بہی اس استدلال کو ضعیف جانا ہے چنانچہ کہا ہے اعلم ان ہذا الاستدلال علی ان الاجماع حجۃ لیس بقوی **اقول**

بالا گزر چکا کہ امام شافعی علیہ الرحمۃ امام اصولیین نے تین سو بار قرآن شریف کو بغور و تدبر و تروی تمام پڑھکر اس آیت کو اکمل ادلۂ حجیت
اجماع قرار دیا اور دیگر تمام ائمۂ اعلام امام احمد وغیرہ نے اون کی موافقت کی اور جس نے اس استدلال پر اعتراض کیا وہ اوس کے
فہم کا قصور ہے ع کم من عائب قولاً صحیحاً * وآفتہ من الفہم السقیم * غرضکہ صاحب توضیح وغیرہ متاخرین قاصرین
کی اون ائمۂ دین کاملین بانیین اصول دین و مقننین قوانین شرع مبین کے سامنے کیا حقیقت علاوہ وہ تو قائلین و مثبتین
اجماع کے ہین بلکہ متشددین سے ہین پس تمسک باذیال ایشان چہ معنے دارد پس افسوس کہ منکر مبطل کو شرم نہ آئی کہ کن کی
بات کو چھوڑتا اور کن کی بات کو لیتا اور شمع کا مقابلہ ساتھ آفتاب کے یا غدیر کا ساتھ نہر یا بحر کے کرتا ہے اور خود ایسا انون
واد ون وجہل و اضل ہے کہ اعتراض ذکر کرکے اوسکا جواب چھوڑ دیتا اور عبارت بھی پوری نہین نقل کرتا اور عبارات
اصولیہ کا مطلب صحیح بھی نہین سمجھتا پھر صد افسوس تو اوسکے مصدقین ملاحدہ ثلثہ پر ہے کہ وہ اوس سے بڑھکر بحر جہل عمیق مین
از سرتا پا غریق ہین اور اون کی تو ایسی مت ماری گئی ہے کہ موٹی موٹی باتین جنکو ادنی طالب علم اصول فضلاً عن الفحول
بھی جانتا اور سمجھتا ہے ان جہلا کو اون کی خبر نہین ہے اور تعجب تو یہہ کہ اون کو کتب درسیہ مثلاً تلویح پر بھی تو اطلاع
نہین حالانکہ اونکا دعوی ہمہ دانی کا بہت کچھہ لمبا چوڑا ہے وہ بھی یہان تک کہ گویا اعلم و افہم افضل اکمل امت ہین بلکہ
اون کا تو ساری امت کا مقابلہ اور روافض و معتزلہ کے ساتھہ دوستی و محبت کا معاملہ ہے خیر اب سنو کہ صاحب توضیح کا
یہہ کہنا کہ یہہ استدلال قوی نہین ہے خود اون کے فہم کا قصور ہے اور تضعیف اون کی ضعیف بل اضعف بل غلط صریح
و خطأ قبیح ہے لانہ خلاف لظاہر القرآن من غیر قرینۃ ولا برہان و حمل علی ما یوجب التکرار بلا فائدۃ فی الفرقان و ہذا لا یجوز
فی کلام الانسان فکیف یجوز فی کلام الرحمن فثبت ان الاستدلال قوی بل اقوی و ہو الذی کان علیہ ائمۃ الہدی و ہم کانوا
اعلم و افہم و ادری و اتقی و معہذا اصحاب التوضیح وغیرہ من الذین نقل عنہم المنکر کلہم یسلمون الاجماع و یقولون امرہ و یستدلون علی حجیتہ
بدلائل اخر متعددۃ لا یسعہا المقام خیر اب صاحب توضیح کی وجہ تضعیف استدلال کی سنو وہو ہذا۔ لانہ یمکن ان یکون ما اتی بہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم عین سبیل المومنین ص فہذہ الغیریۃ کافیۃ لصحۃ العطف انتہی اسکا جواب باصواب علامہ تفتازانی نے تلویح مین
یہہ دیا ہے واعترض المصنف رحمہ اللہ تعالی بانہ یجوز ان یکون سبیل المومنین ما اتی بہ الرسول علیہ السلام و کفی فی صحۃ العطف
تغایر المفہومین و جوابہ انا لا نمنع ذلک من جہۃ انہ لا یصح العطف بل من جہۃ ان سبیل المومنین عام لا تخصص لہ بما ثبت
باتیان الرسول علیہ السلام مع ان حمل الکلام علی الفائدۃ الجدیدۃ اولی من حملہ علی التکرار و تغایر المفہومین لا یرفع التکرار کما فی
قولہ اتبعوا القرآن و کتاب اللہ والتنزیل و نحو ذلک انتہی اب بعونہ تعالی حق بات خوب واضح ہوگئی کہ استدلال بلاشک
قوی ہے اور اوس پر جو معترض ہے وہ غبی غوی ہے لانہ مقلد فی ذلک للروافض اللئام والمعتزلۃ والنظام الطغام **قولہ**
سبحان اللہ کیا پختہ اور محکم اور کامل ایمان کی بات ہے **اقول** ملحدون کی منافقانہ بات ویسی ہی اولٹی ہوا کرتی
ہے کہ ایمان کی خامی و ضعف و نقصان بلکہ کفران پر شکرانہ سبحان اللہ کہا جاتا ہے اب ہم بھی بطور تعجب کے

ص مع انہ لا یکون المعطوف عینہ لان مفہوم مشاقۃ الرسول علیہ السلام غیر مفہوم اتباع غیر سبیل المؤمنین

سبحان اللہ کہتے ہین کہ دیکھو نادانون نے ادلۂ اربعہ شرعیہ مین ایک دلیل شرعی کو جو اجماع امت ہے اور وہ معصوم ہے
اور وہ قطعی ہے اور اوسکو خدا اور رسول نے مقرر کیا اور دلیل بنایا جسطرح کہ ایک گواہ۔ دو گواہ۔ چار گواہ۔ ایک جماعت
گواہ کو دلیل شرعی بنایا اور درجہ بدرجہ موجب اطمینان و ایقان کے مرتبہ (تواتر) کو پہونچایا ہے باطل کرکے روافض کو
خوش کرنا چاہتا ہے اور آفتاب حق عالمتاب کا اوسکے انکار کا خیال باطل باندھتا ہے یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواہہم
واللہ متم نورہ غرضکہ منکر مبطل کی یہہ تقریر بہی عقل و نقل کے برخلاف ہے اور بیجا ہے کہ اوسکی نسبت یہہ کہا جاوے
کہ کلام المجانین یطوی ولا یروی **قولہ** توضیح مین دلیل شرعی صرف وحی کو کہا ہے اور اجماع کے لئے موافقت وحی کی شرط
لگائی ہے فرماتے ہین و ذلک الدلیل لا یکون قیاسا لانہ لا یفید القطعیۃ عندہم ولا الاجماع للدور بقی الدلیل الذی ہو
الوحی **اقول** یہہ بھی صاحب توضیح کے قصور فہم کے سبب سے ہے ورنہ استدلال بالآیہ جو زیر بحث ہے اقوی الادلہ ہے کما مر پس
اب قیاس اور اجماع سے استدلال کی ضرورت نہ رہی اور یہہ بہی بالا گزر چکا کہ ہر اجماع کے لئے فی الواقع سند ضروری ہے
جلی ہو یا خفی مذکور ہو یا غیر مذکور کما ہو مذہب جمہور الاصولیین و ہو الحق والصواب کما قال امام ائمۃ المحققین شیخ الاسلام ابن
الساج فی بحر التدقیق العمیق و قد مر تفصیلہ فیما قبل اسکے علاوہ علامہ تفتازانی نے تلویح مین اسکا جواب باصواب دندان شکن
دیا اور صاحب توضیح کے قصور فہم کے طرف اشارہ کیا ہے فرماتے ہین والعجب من المصنف رح کیف رد استدلالات القوم
بانہا لیست قطعیۃ الدلالۃ علی کون الاجماع حجۃ قطعیۃ واورد ما یسنح لہ مالا دلالۃ فیہ علی المطلوب بوجہ من الوجوہ انتہی
پس افسوس کہ منکر مبطل نے خیانت سے یا جہالت سے اس جواب کو چھوڑ دیا ہے مگر خیر الماکرین و موہن کید الخائنین
نے ماکر کے مکر کو اضعف اور خائن کے کید کو اوہن کر دیا غرضکہ اجماع صحیح بیشک دلیل شرعی حقانی اور فی الحقیقۃ وہ وحی سماوی
ہے موحی اور موحی لہ نے ہی اوسکو دلیل شرعی بنایا ہے پس جو شخص اجماع کا منکر ہے وہ وحی آسمانی کا [illegible]
آسمانی کا جاحد و منکر ہے وہ کافر ہے ولہذا امام فخر الاسلام بزدوی وغیرہ محققین اصولیین نے منکر اجماع پر کفر کا فتوی دیا
ہے چنانچہ وہ فرماتے ہین و من انکر الاجماع فقد ابطل دینہ کلہ لان مدار اصول الدین کلہا و مرجعہا الی اجماع المسلمین **قولہ**
آپ اسباب تحریف مین فرماتے ہین و منہا اتباع الاجماع الخ **اقول** اسکا جواب مفصل بالا ہو چکا ہے یعنی حضرت شاہ
صاحب وہی اجماع کا رد کرتے ہین جسکا امام احمد رد فرماتے تہے و قد مر تفصیلہ فلا نعیدہ ولہذا آپ اوسکی بیان حقیقت مین
فرماتے ہین و حقیقتہ ان تتفق قوم من جملۃ الملۃ الذین اعتقد العامۃ فیہم الاصابۃ غالبا او دائما علی شئی فیظن ان ذلک
دلیل قاطع من ثبوت الحکم و ذلک فیما لیس لہ اصل من الکتاب والسنۃ یعنی یہہ اجماع جو مردود و محرف ہے ایک قوم کا اتفاق
ہے نہ کہ کل اقوام (امت) کا دوسرا عوام اوس قوم کی اصابت کے معتقد ہین نہ کہ عوام و خواص سب کے سب جیسا
کہ اجماع مقبول مین ہوا کرتا ہے ولہذا حضرت شاہ صاحب نے فرمایا و ہذا غیر الاجماع الذی اجمعت الامۃ علیہ فانہم اتفقوا
علی القول بالاجماع الذی مستندہ الکتاب والسنۃ او الاستنباط من احدہما ولم یجوزوا القول بالاجماع الذی لیس مستندہ

الی اجدیاد ہو قولہ تعالی واذا قیل لہم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ آباءنا انتہی یعنی ہر اجماع امت کی اتباع ضروری
ہے کیونکہ جو اجماع امت ہوگا وہ فی الحقیقۃ خدا ورسول کی بات ہوگی جلی ہو یا خفی اور جو اجماع کسی خاص قوم یا جماعت کا ہوگا اور
کتاب وسنت کے مخالف ہوگا تو وہ زمانہ جاہلیت کے اجماعات ورسومات کا مصداق ہوگا مقابلہ مین حکم آسمانی کے جسکی سند
دہی ہوگی جو جہلاء زمانہ جاہلیت کے مقابلہ مین حکم آسمانی کے اپنے رسومات پر گراوتے تہے کہ ہم اپنے باپ دادے کی رسم جاری
کے برخلاف اسکو نہین مانتے ہین یہہ ہے صحیح مطلب حضرت شاہ صاحب کی عبارت منقولہ کا جسپر چند قرائن قویہ دال ہین (۱)
باب احکام الدین من التحریف مین اس فرق کو لانا (۲) اسکو آیت مذکورہ کا مصداق بنانا (۳) اسکے بعد یہہ ذکر کرنا کہ
ما تمسک الیہود فی نفی نبوۃ عیسی ومحمد علیہما الصلوۃ والسلام الا بآراء اسلافہم الی ان قال لیس لہم فیہا تمسک الا اجماع سلفہم یعنی
اس امت کے اجماع موجب تحریف دین کو بطور تشبیہ کے ساتہہ اجماعات یہود کے ذکر کرنا دلیل ہے اس بات کی کہ بحکم لتتبعن سنن من
قبلکم حذو النعل بالنعل اس سے وہی اجماع مراد ہے جو بشر مریسی وغیرہ دیگر اہل بدع کا اجماع تہا اور اوسکو ائمہ دین امام احمد وغیرہ رد کرتے
رہے (۴) حضرت شاہ صاحب کا یہہ مضمون ایسا ہے جیسا کہ اسکے بعد تقلید کا مضمون بیان کیا ہے ومنہا تقلید غیر المعصوم
الی ان قال وہذا التقلید غیر ما اتفق علیہ الامۃ المرحومۃ فانہم اتفقوا علی جواز التقلید للمجتہدین الخ یعنی جسطرح کہ وہ تقلید حرام ہے
جس سے رد سنن ومخالفت کتاب وسنت لازم آتی ہے اسی طرح وہ اجماع بہی غیر جائز وحرام ہے جس سے مخالفت نصوص وسنن و
آثار کی لازم آتی ہے (۵) حضرت شاہ صاحب فوز کبیر مین فرماتے ہین ولکن الاعتماد الکلی علی آثار الصحابۃ والتابعین انتہی
یعنی حضرت شاہ صاحب تو جبکہ آحاد آثار صحابہ وتابعین کو حجت جانتے اور تفسیر نبوی کے بعد انکی تفاسیر کو من بعدہم کی تفاسیر
پر مقدم جانتے ہین تو اونکے اجماعات واتفاقات تفسیریہ وفتاویہ کو تو بطریق اولی حجت ومقدم جانتے ہین اور منکر مبطل اور
اسکے پیرون ملاحدہ ثلثہ کی غرض فاسد یہی ہے کہ روش شاہ صاحب کو جو سلف کی روش ہے موقوف اور باطل کیا جاوے
اور جتنے اجماعات سلف کے ہین اور سند جلی تو اون مین مذکور نہین ہے الا ماشاء اللہ وہو اقل وہ سب کے سب تحریف دین مین داخل ہوجا
اور ثناء اللہ کی تحریفات اور اوسپر الزامات ثابت شدہ کا جواب ہوجاوے تاکہ ملاحدہ ملکر خوب رقص وشب کرین غرضکہ
شاہ صاحب کی عبارت منقولہ کا مطلب غلط سمجہا یا سمجہہ کر دہوکہ دیا اور پوری پوری دجالیت وملحدیت کو ظاہر کیا اور اگر بر طریق
فرض محال شاہ صاحب کا مطلب وہی تسلیم کیا جاوے جو منکر کہتا ہے تو پہر اجماع کا نام ونشان ہی مٹ گیا کیونکہ سند جلی تو
بہت ہی کم ملیگی اور جس مین سند خفی ہے یا وہ مستنبط ہے اوسکو تو یہہ ماننے والے نہین ہین ورنہ پہر جہگڑا ہی کیا ہے کیونکہ تمام اجماعات
سلفیہ مین سند خفی یا استنباط علی ضرور ہے مگر سب مجتہدین پر ظاہر نہین ہے لیکن اوسکو مانتے تو سب ہی ہین اچہا اس بات پر
فیصلہ کرین کہ امام ابن تیمیہ اور حضرت شاہ صاحب اور وہ اصولی لوگ (جنکی کتابون سے منکر نے نقل کیا ہے کہ اجماع کے لئے
سند از کتاب وسنت یا از استنباطات ضرور ہے) جن اجماعات کو مانتے اور اپنی کتابون مین لاتے ہین اور تفسیر واجتہادی
مسائل مین جو اون کی روش ہے اوسکو مانین اور اوسپر چلین اور ضرور مانین کیونکہ اون کی عبارات سند لاتے ہین اور وہ

اجماع کے لیے سند ہونے کے قائل ہین مگر یاد رہے کہ کبھی کبھی اس فیصلہ پر راضی وخوش ہونیوالے نہین ہین ورنہ پھر جھگڑا ہی کیا ہی
تب تو دلیل ثالث شرعی ہی جاتی رہی بلکہ رابع (قیاس) بھی جاتا رہا کیونکہ جب جماعت کا اعتبار و وقار نہ رہا تو منفرداً منفرداً کا کیا
اعتبار رہیگا اور اجتہاد کو تو اجماع مین بھی دخل ہو سکتا ہے تب تو تمام تفسیرات سلفیہ و آثار صحابیہ و مسائل اجتہادیہ کتب دینیہ
فتاوی سب کے سب جو صحف مبارکہ مقدسہ اسلامیہ ہین معطل و مہمل ہو جاوین گے بلکہ تودے کے تودے اباطیل و مجموعے تحریفات
کے ٹھیرینگے اور ظالم بھی تو چاہتے ہین اور یہی تو اون کی آرزوئی دلی ہے نعوذ باللہ من ذلک تمام دجالون ملحدون زنادقہ
نیچریون اور معتزلیون کے آرا فاسدہ واہوائی مضلہ البتہ ان ملاحدہ ثلثہ اور ان کے چیلون کے پاس بہت معتبر و مستند
ٹھیرینگے بلکہ ہین کیونکہ یہہ لوگ لیاقت و استعداد شرارت واغواء و اضلال اور تحریف و لبس حق بالباطل مین ثناء اللہ سے
بدرجہا بڑھکر ہین یعنی ان شیاطین کو سلف صالحین پر مقدم کیا جاتا ہے وذلك هو الضلال البعید پھر اسپر ترقی یہہ
ہوگی بلکہ ہو چکی ہے کہ احادیث مرفوعہ صحیحہ اڑائے جاینگے چنانچہ ثناء اللہ کر چکا اور حافظ عبداللہ صاحب وغیرہ اوسکے مؤید و مصدق
ہو چکے چنانچہ ایک مثال بطور نمونہ کے بس کرتی ہے وہ کیا ہے حضرت موسی علیہ السلام کی بھی بہنی ہوی کا قصہ وارده در صحیح بخاری
بلکہ در قرآن شریف دیکھیئے ثناء اللہ اوسکا منکر ہے اور دوسرے اسکے مصدق ہین نیز محرمات کو حلال بنا دین گے بلکہ بنا چکے
چنانچہ ثناء اللہ وغیرہ مال نا حرام کو اور دادی کو حلال بنا چکے ہین فنعوذ باللہ من ذلک کلہ خلاصہ مرام آنکہ ملاحدہ ثلثہ اور
اون کے ضالین مضلین دجالین کذابین خارجین از اہل سنت والجماعت ہین اور علوم عقلیہ و نقلیہ مین خصوصاً علم پاک کتاب
و سنت مین سے کسی ایک کو بھی ان مین سے دسترس کامل و مہارت و فہم صحیح حاصل نہین طلباء علم جو مدارس مین پڑھتے ہین
اون سے اچھے ہین چنانچہ معلوم ہو چکا اور آیندہ معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالی اے ناظرین ان دجاجلہ سے بچو اور اون کے
دام فریب اغوا مین مت پھنسو ان کی تمام کارروائی خیانت و جہالت و ضلالت و شرارت پر مبنی ہے والسلام علی من
اتبع الهدی - اب رہا تیسرا سوال رحیم آبادی صاحب کا کہ (۳) آیت وضو کی تفسیر جو شارع علیہ السلام نے فرمائی اور یون
کہدیا ہذا وضوئی لا یجوز الصلاۃ اسکے خلاف مضمضہ و استنشاق کو فاغسلوا وجوہکم سے خارج اور وامسحوا برؤسکم مین مسح جمیع
سر کو مدلول قرآنی قرار نہ دینا صرف شعرات یا ربع رأس کا مسح مراد باری قرار دینا یہہ تفسیر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تغلیط ہے یا
نہین اور کیون نہین ہے فاقول وبحولہ احول وبقوتہ اصول علی من جہل فی الضلال یجول ماشاء اللہ یہہ تیسرا سوال رحیم آبادی
صاحب کا بھی کیسا ہی عجیب و غریب ہے جو بلسان حال منادی با علی ندا ہے کہ ما اجہل عبدالعزیز الرحیم آبادی وما اغفلہ وما ابعدہ
من العلم بحدیث سید المرسلین و من التفقہ فی الدین او دخل فی ارذل العمر قبل الحین خیر اب اوسکا جواب باصواب بگوش ہوش
فرمائیں سو واضح ہو کہ رحیم آبادی صاحب جہالت و ضلالت مین ترقی پذیر یہان تک ہو گئے کہ خدا و رسول پر اور ائمہ ہدی پر افترا
پردازی شروع کر دی ہے اور ملحد ثناء اللہ کی حمایت کے واسطے مضمضہ و استنشاق و مسح جمیع سر کے فرض و واجب و داخل
مدلول قرآنی ہونیکا دعوی کیا اور جو ائمہ دین اون کی فرضیت کے قائل نہین ہین اون پر تغلیط تفسیر نبوی کا الزام (جو ملحد ثناء اللہ

ودیگر ملاحدہ کا کام ہے اور وہ کفر ہے) لگایا اور ان کو ناحق بوجہ بدنام و سزاوار ملام کیا اور محمد ثناء اللہ کا بھائی بنایا ہے حالانکہ
وہ پاک لوگ اس اتہام سے منزہ و مقدس و بری ہین اور فی الحقیقۃ یہہ سب کچھہ اون کی پہلے درجہ کی جہالت وضلالت وسوء
عقیدت کا اظہار اور بزرگان دین کے مقابلہ اور اون کی تغلیط مین اپنی اعلمیت وافہمیت کے خیال باطل اور اون کی نسبت
سوء ظن کی بلا و مہلک کے یہہ سب آثار ہین (ع) بخت بد را این ہمہ آثار شد * خراب دیکھیئے کہ یہہ حدیث جو اونہون نے ذکر
کی ہے اول تو پوری نہین ہے جس سے کچھہ مطلب نکلے دوسرا این الفاظ بعینہا ہمکو معلوم نہین ہے اور اونہون نے اوسکا
حوالہ بھی نہین دیا ہے کہ اوسکو دیکھین اور غالباً یہہ الفاظ اون کے مختلق وموضوع ومصنوع مین یعنی اون کے ساختہ پرداختہ
مین یعنی لفظاً ومعنیً اونہون نے رسول اللہ پر افترا کیا ہے ورنہ بسند صحیح ان الفاظ کو پھر ان کی فرضیت کو ثابت کر کے
بتلائین اور اگر یہہ کہین کہ روایۃ بالمعنے ہے تو وہ بھی اون کے واسطے جائز نہین ہے کیونکہ وہ ہر کس و ناکس کا کام نہین بلکہ
وہ تو بڑے لوگون کا کام مشروط بالشروط تھا اور اگر بالغرض اس روایت کو بالمعنے ہی تسلیم کرلین اور آپ جیسے غیر اہل ہذا
الامر مطلقاً کو اہل لہذا الامر تصور غلط وخیال باطل مین لالین تب بھی آپکا کچھہ مطلب ثابت نہین ہوسکتا کیونکہ ایسا حکم (عدم
جواز صلوٰۃ بغیر ہذا الوضوء) فقط مرۃً مرۃً وضو کرنے کے واسطے ہے ہان البتہ سنن دارقطنی مین ایسے مضمون کی حدیث وارد
ہے کہ ایک ایک بار اعضاء وضو کا دہونا اور سر کا مسح کرنا ضروری ہے جسکے سوا نماز مقبول نہین ہوتی ہے کیونکہ بغیر ایکبار
کے دہونے کے وضو نہین ہوا اور وضو تو نماز کی شرط ہے اور انتفاء شرط مستلزم ہے انتفاء مشروط کو سنن دارقطنی مین ہے
عن ابن عمر قال توضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ مرۃ وقال ہذا وضوء من لا یقبل اللہ منہ الصلوۃ الا بہ الی ان قال تفرد بہ المسیب
بن واضح عن حفص بن میسرۃ والمسیب ضعیف دوسرے طریق مرفوع مین ہے قال من توضأ مرۃ واحدۃ فتلک وظیفۃ الوضوء
التی لا بد منہا الحدیث تیسرے طریق مرفوع مین ہے فتوضأ مرۃ مرۃ وقال ہذا وظیفۃ الوضوء ووضوء من لم یتوضأ لم تقبل لہ
صلوۃ الحدیث فبناءً علی ہذا غالباً بل قطعاً رحیم آبادی صاحب کی حدیث منقول کا مضمون ومطلب یہی ہے کہ عدم جواز صلوۃ
بغیر ہذا الوضوء مبنی ہے ترک مرۃً مرۃً پر اور ہذا سے اشارہ ہے طرف توضی مرۃ مرۃ کے نہ کہ طرف ادخال مضمضہ واستنشاق
در فاغسلوا وجوہکم کے اور مسح جمیع سر کو مدلول قرآنی قرار دینے کے کما زعم الرحیم آبادی اور اگر وہ اپنے اس زعم مین صادق ہین تو
ایسی صریح حدیث پیش کرین کہ جس مین مضمضہ اور استنشاق اور مسح جمیع الراس کی نسبت شارع علیہ السلام نے عدم جواز صلوٰۃ
کا حکم بسبب ترک ان کے کے لگایا اور پھر ایسی تصریح نبوی کو پاکر جناب مولانا مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے یا ائمہ
دین نے عمداً اوسکا خلاف کیا ہو وانی لہ اثبات ذلک ودونہ خرط القتاد وذلک عاقبۃ اہل الفساد اور یہہ یاد رہے کہ ایسی
حدیث نبوی جس مین تصریح بالا موجود ہو نہ ملیگی اور ہرگز نہ ملیگی کیونکہ یہہ ترکیب عجیب و قطع و برید غریب آپ بدولت کی ہے
جس سے تین کذب واتہام برخیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام ثابت ہوئے دو کا ذکر تو بالا ہو چکا اور تیسرا یہہ کہ ہذا وضوئی کا
جملہ احادیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضوء ثلثاً ثلثاً کے ساتھہ آیا ہے اور مضمون عدم جواز صلوۃ کا آپکے وضوء مرۃً

مرۃ کے ساتھہ آیا ہے جو اوسکے ترک پر متفرع ہے تو اب آپکی اس ترکیب کا مطلب یہہ ہوا کہ توضی ثلثاً ثلثاً کے سوا صلوۃ جائز اور
مقبول نہین ہوتی ہے تو آپنے احادیث وضوء مرۃ مرۃ اور مرتین مرتین کو جھٹلایا یا منسوخ ٹھیرایا اور سرور جہان علیہ صلوۃ
الرحمن پر بہتان فراوان باندھا یعنی ملحد کی نصرت وحمایت سے آپکو یہہ خلعت لعنت ملا فلعنۃ اللہ علی الواضع وعلی من وضع لہ
پس بعونہ تعالی ثابت ہوگیا کہ آپکا یہہ سوال آپکے حق مین وبال اور دوسرون کے حق مین نکال ہوگیا والحمد للہ المتعال اور اگر
آپ یہہ کہین کہ ہذا وضوئی وما معہ من المضمون یہہ سب روایت بالمعنے ہے وضوء مرۃ مرۃ کی اور مجموع افعال وضو کیطرف
اشارہ ہے جس مین مضمضہ واستنشاق ومسح جمیع سر بہی داخل ہے تو اون کی فرضیت بہی ثابت ہوگئی تو اوسکا جواب یہہ ہے
کہ تب تو مسح اذنین بہی فرض ہو جاویگا حالانکہ کوئی بہی اوسکی فرضیت کا قائل نہین ہے علاوہ یہہ کہ جبکہ دلیل خاص سے مسح
جمیع سر کی اور مضمضہ واستنشاق کی عدم فرضیت ثابت ہے کما سیجئی اور خاص مقدم وقاضی ہوا کرتا ہے عام پر تو آپکا
یہہ استدلال بہی غیر قائم وغیر ناہض ہوگا اور ایسا ہوگا جیسا کہ کوئی سنت از سنن صلوۃ کے واجب ہونے پر استدلال کرے
صلوا کما رأیتمونی اصلی سے پس اگر یہہ استدلال صحیح مانا جاوے تو تمام افعال صلوۃ کے فرض وواجب ہو جائینگے حالانکہ یہہ
غلط محض ہے لیکن آپکے جدلی الطبع وناصر ومنتصر ملحد ہونیکی حالت وذات پر نظر کرتے ہوے تعجب نہین کہ آپ بول اٹھین کہ تمام افعال نماز
کے واجب ہونے مین کیا مضائقہ جیسا کہ ثناء اللہ جواب سے عاجز آکر ایسا ہی کہدیا کرتا ہے سچ ہے ؏ بیحیا باش ہر چہ
خواہی کن ✤ وہذا ترجمۃ ہذا الحدیث اذا لم تستحی فاصنع ما شئت ✤ اب ذرا رحیم آبادی صاحب مضمضہ واستنشاق کی فرضیت
کی حقیقت سمجھہ لین حجۃ اللہ البالغہ مین ہے ولم اجد فی روایۃ صحیحۃ تصریحاً بان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ بغیر مضمضۃ واستنشاق
وترتیب فہی متاکدۃ فی الوضوء غایۃ الوکادۃ وہما طہارتان مستقلتان من خصال الفطرۃ ضمتا مع الوضوء لیکون ذلک
توقیتا لہما ولانہما من باب تعہد المغابن انتہی یعنی مضمضہ واستنشاق سنۃ موکدہ ہین اور مستقل طہارت ہین یعنی وجہ مین داخل
اور اوسکی تابع ہونیکی وجہ سے نہین ہین بلکہ خصال فطریہ وسنن ابراہیمیہ مین سے چلی آتی ہین شارع علیہ السلام نے اون کو برحال
رکہا اور وضوء کے ساتھہ ضم کردیا اور وضوء مین انکو شامل کرکے اس وقت مین اونکی ضرورت بتلادی - امام ابو جعفر طبری نے
اپنی تفسیر مین اس مقام پر تقریر بسیط یہہ ثابت کرکے بتلایا ہے کہ مضمضہ واستنشاق غسل وجہ مین داخل نہین ہے یعنی مضمضہ
واستنشاق فرض نہین ہے بہر طور اون کے داخل در وجہ وفرض ہونے پر کوئی دلیل قاطع نہین ہے کہ اون کی مسنونیت کے
قائل کو مغلط تفسیر نبوی کہا جاوے کما زعم الرحیم آبادی زعماً فاسداً وانما ہو افتراء علی سید المرسلین وائمۃ الدین صلی اللہ
وسلم علیہ وآلہ ورضی عنہم اجمعین اب ذرا رحیم آبادی صاحب اپنے دعوی فرضیت ومسح جمیع سر کی بہی حقیقت سن لین فتح الباری
مین ہے قال الشافعی رحمہ اللہ احتمل قولہ تعالی وامسحوا برؤسکم جمیع الراس او بعضہ فدلت السنۃ علی انہ بعضہ فان قیل فلعلہ
اقتصر علی مسح الناصیۃ لعذر لانہ کان فی سفر وہو مظنۃ العذر ولہذا مسح علی العمامۃ بعد مسح الناصیۃ کما ہو ظاہر من سیاق مسلم
فی حدیث المغیرۃ بن شعبۃ قلنا قد روی عنہ مسح مقدم الراس من غیر مسح علی العمامۃ ولا تعرض لسفر وہو ما رواہ الشافعی من

حدیث عطاء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فحسر العمامة عن رأسه ومسح مقدم رأسه وہو مرسل لکنه اعتضد بمجیئه من وجه آخر موصولا
اخرجه ابو داؤد من حدیث انس وفی اسناده ابو معقل لا یعرف حاله فقد اعتضد کل من المرسل والموصول بالآخر وحصلت القوة
من الصورة المجموعة وہذا مثال لما ذکره الشافعی من ان المرسل یعتضد بمرسل آخر او مسند الی ان قال وصح عن ابن عمر الاکتفاء بمسح
بعض الرأس قاله ابن المنذر وغیره ولم یصح عن احد من الصحابة انکار ذلک قاله ابن حزم وہذا کله مما یقوی به المرسل المتقدم ذکره انتہی
نیل الاوطار میں ہے و الحقیقة لا تتوقف علی مباشرة آلة الفعل بجمیع اجزاء المفعول کما لا تتوقف فی قولک ضربت عمراً علی
مباشرة الضرب بجمیع اجزائه فمسح رأسه یوجد المعنی الحقیقی لوجود مجرد المسح للکل او البعض ولیس النزاع فی مسمی الرأس فیقال
ہو حقیقة فی جمیعه بل النزاع فی ایقاع المسح علی الرأس والمعنی الحقیقی للایقاع یوجد بوجود المباشرة ولو کانت المباشرة الحقیقیة
لا توجد الا بمباشرة الحال بجمیع المحل لقل وجود الحقائق فی ہذا الباب بل یکاد یلحق بالعدم فانه یستلزم ان نحو ضربت زیداً و
ابصرت عمراً من المجاز لعدم عموم الضرب والرؤیة وقد زعمه ابن جنی منه واورده مستدلاً به علی کثرة المجاز والحاصل ان
الوقوع لا یتوقف وجود معناه الحقیقی علی وجود المعنی الحقیقی لما وقع علیه الفعل وہذا ہو منشأ الاشتباه والاختلاف فمن نظر الی
جانب ما وقع علیه الفعل جزم بالمجاز ومن نظر الی جانب الوقوع جزم بالحقیقة وبعد ہذا فلا شک فی اولویة استیعاب المسح لجمیع
الرأس وصحة احادیثه ولکن دون الجزم بالوجوب مفاوز وعقاب انتہی تفسیر ابن جریر میں ہے ذکر عند القاسم بن محمد مسح فقال
یا نافع کیف کان ابن عمر یمسح فقال مسحة واحدة ووصفه انه مسح مقدم رأسه الی وجهه فقال القاسم ابن عمر افقهنا واعلمنا
وفیه قال سفیان ان مسح شعرة اجزأه یعنی واحدة وفیه والصواب من القول فی ذلک عندنا ان الله جل ثناؤه امر بالمسح برأسه
القائم الی صلاته مع سائر ما امره بغسله معه او مسحه ولم یحد ذلک بحد لا یجوز التقصیر عنه ولا یجاوزه واذا کان ذلک فما مسح به
المتوضی من رأسه فاستحق بمسحه ذلک ان یقال مسح برأسه فقد ادی ما فرض الله علیه من مسح ذلک لدخوله فیما لزمه اسم ما
مسح برأسه اذا قام الی صلاته انتہی خلاصۂ مرام این مقام حسب فہم وتحقیق وتنقیح تام وفیصلۂ حقہ علماء اعلام وائمہ تفسیر
وحدیث عظام از روئے قواعد عربیہ ومحاورات لغویہ وعملدرآمد وقرار داد صحابیہ وسائر سلفیہ یہ ہے کہ مسح جمیع سر کا افضل
واولی ہے اور مسح بعض راس کا کسقدر ہی ہو جائز ہے اور فرض ادا ہو جاتا ہے اور جو ائمۂ دین اسکی فرضیت کیطرف
گئے ہیں وہ صحیح نہیں ہے کیونکہ مسح بعض سر کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اگرچہ اوسکی تکمیل بالعمامہ ہی ہو
بلکہ بغیر عمامہ کے بھی حدیث محتج بہ باقاعدہ سے ثابت ہے اور یہ بھی امام شافعی ومن بعدہم کے قاعدہ اعتضاد مرسل بمرسل
یا مسند آخر ولو کان ضعیفاً کے رو سے ورنہ اون سے پہلے کے تمام ائمۂ دین تو فقط مجرد مرسل کو محتج بہ جانتے تھے تو اسصورت
میں تو باتفاق جمیع ائمۂ دین یہ مرسل محتج بہ ہو گئی غرضکہ مسح جمیع سر کا فرض نہیں ہے جیساکہ رحیم آبادی صاحب نے
اپنے زعم فاسد وخیال کاسد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان عظیم باندہا اور اوسکا ایسا حکم قطعی حتمی نبوی
لگایا کہ بڑے بڑے صحابۂ کرام عبد اللہ بن عمر جیسے اتبع للسنة واقفہ امت اور ائمۂ دین کو جو وجوب مسح جمیع سر کے

قائل نہیں ہیں مغلط تفسیر نبوی بنایا جو مستلزم کفر مغلط ہے یعنی رحیم آبادی صاحب نے تغلیط تفسیر نبوی کی نسبت جو غیر قائلین
بوجوب مسح جمیع راس کیطرف کی ہے گویا اون کی تکفیر کی ہے نعوذ باللہ من ذلک ادر حقیقت حال یہ ہے کہ فرضیت مسح جمیع راس
کیلئے کوئی ایک دلیل صحیح قوی ہی نہیں ہے کما عرفت غرضکہ رحیم آبادی صاحب (جو سرگروہ ثنائی پارٹی کے ہیں اور وہ ان کو
بڑا عالم فاضل سمجھے ہوے ہیں جیسا کہ ہم بہی دور دورسے اون کو قبل وقوف بر حالت علمی ان کے کے ایسا ہی سمجھتے تہے) علوم
عقلیہ نقلیہ خصوصًا علم کتاب و سنت واصول و فقہ علماء امت سے بے بہرہ و بے نصیب ہیں یہانتک کہ اون کو تمام عمر
مین اب تک وضوء کی تحقیق اور اوسکے مسائل ضروریہ پر وقوف و اطلاع نصیب نہین ہوی دوسرے مسائل تو کجا بس
تعجب بالائے تعجب تو یہ ہے کہ ایسے محروم از علم کو بحر العلوم العقلیہ و النقلیہ علامۂ فہامۂ این زمان عدیم النظیر فی ہذا الآوان
فخر ہندوستان مولانا مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب کے ساتھ ادعاء مقابلہ اور اون کی تجہیل پر جرأت کا اظہار
و حوصلہ بلکہ افضل اکمل اعلم افہم امت صحابہ کرام و ائمۂ دین عظام پر حرف گیری اور اون کی اتنی بڑی سخت بے ادبی کہ تغلیط تفسیر
نبوی کا اون پر بہتان بے پایان جو موذی ہے اون کی تکفیر کی طرف اور تکفیر اون کی مستلزم ہے خود اِن کے کافر ہونیکو
اور ایسے حضرات کی حقیقت اون پاک لوگون اعلے درجہ کے بزرگون اعلم و افہم امت کے سامنے ایسی ہے جس پر مثل
صادق آوے "کیا پدی کیا پدی کا شوربہ" ولکن الحاد و فساد در دین رب العباد کے اجڑے گندے انکے نخبر [illegible]
مین ایسے گہس گئے ہیں کہ اون کے ہوش و حواس برجا نہین ہین ہداہم اللہ تعالی و ہذا آخر ما اردناہ من الجواب
بعون اللہ الوہاب والحمد للہ رب العلمین و صلاتہ و سلامہ علی سید المرسلین و علی آلہ و اصحابہ و انصار دینہ و
حماۃ سنتہ اجمعین بس اسی قدر جواب باصواب کے جواب دینے مین واعظ رحیم آبادی
راہ راست پر آجائین گے و رنہ دیکہا جائیگا۔ یا ر باقی صحبت باقی انشاء اللہ

وانا العبد المجیب الذاب عن اہل اللہ الراجی رحمۃ اللہ **محمد فقیر اللہ**

کفاہ اللہ شر من آذاہ و وقاہ شر ما قضاہ و وفقہ لما

لما یحبہ و یرضاہ

مورخہ چہارم رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۳ھ